نوائے افغان جہاد

جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ جون 2009ء

اور اللہ اپنے نور کو پورا پورا پھیلا کر رہے گا
چاہے کافروں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔
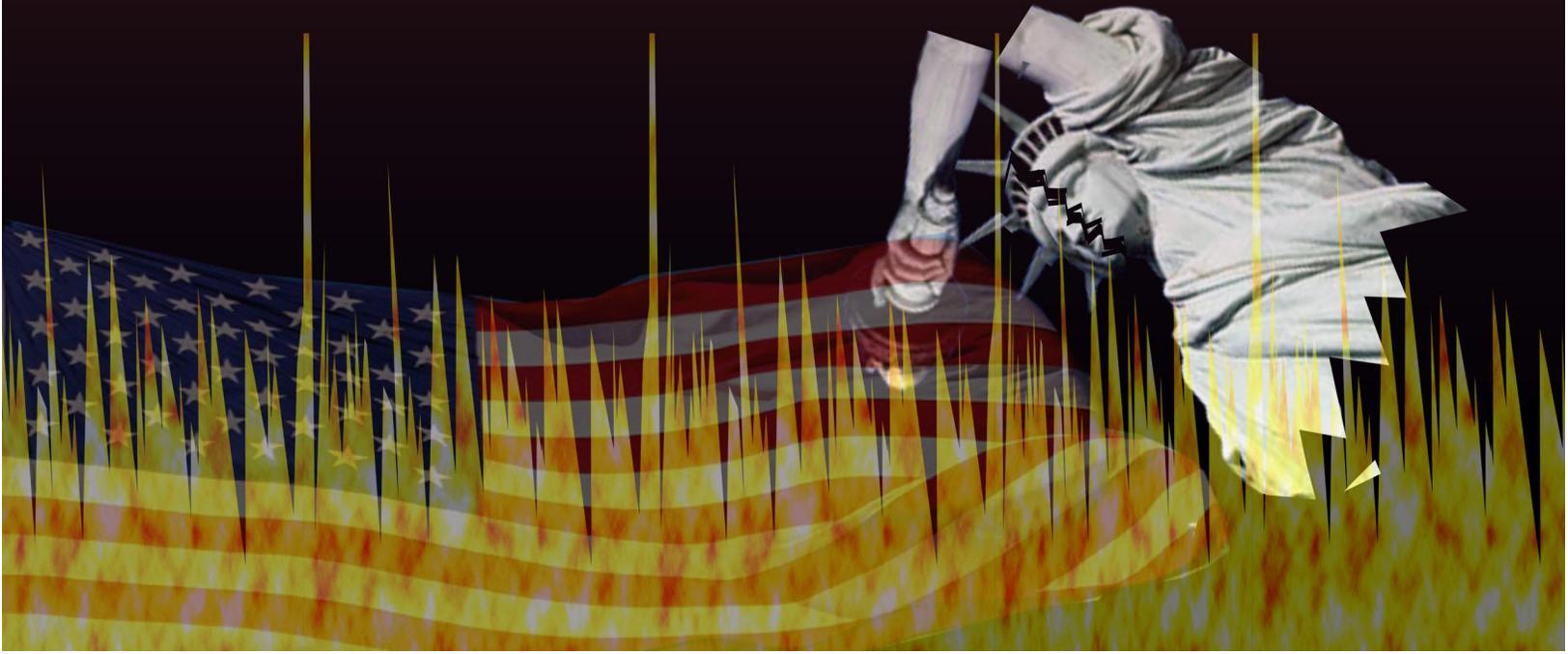
امت مسلمہ کے نام
امریکہ سے ایک درد بھری پکار

الدکتور شیخ عمر عبدالرحمن 1938ء میں مصر میں پیدا ہوئے، بچپن میں ہی نابینا ہوگئے، مصر میں ہی علم حاصل کیا، پی ایچ ڈی کی، اقامت دین کے لیے مصر اور افغانستان میں جہاد فی سبیل اللہ کرتے رہے، 1995ء سے امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر پہلے حملے کی منصوبہ سازی کے 'جرم' میں اذیت ناک قید سے گزر رہے ہیں۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے، سرورِ انبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر، ان کی آل اور ان کے وفادار ساتھیوں پر روزِ قیامت تک نزولِ رحمت ہو۔

اس جیل کے حالات جہاں میں مقید ہوں، بدترین اور انتہائی ناگفتہ بہ ہیں، اس کا اندازہ آپ مندرجہ ذیل باتوں سے کرسکتے ہیں۔

1- امریکی حکام مذہبی آزادی اور عبادت کرنے کی آزادی کے جو دعوے کرتے ہیں وہ سب ایک فریب اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں، اکتوبر 1995ء میں اس جیل میں آنے کے بعد سے لے کر آج تک نہ تو مجھے نمازِ جمعہ پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے اور نہ ہی باجماعت نماز ادا کرنے کی۔

2- جیل میں مجھ سے انتہائی متعصّبانہ اور ناروا امتیاز برتا جاتا ہے، جب دوسرے قیدی بلاتے ہیں تو محافظ فوراً اُن کے پاس پہنچ جاتے ہیں، میں گھنٹوں اپنی کوٹھڑی کا دروازہ کھٹکھٹا رہتا ہوں لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملتا۔

3- بال اور ناخن ترشوائے بغیر مہینوں گزر جاتے ہیں اور اپنا زیر جامہ تک مجھے اپنے ہاتھوں سے دھونا پڑتا ہے۔

4- مجھے قیدِ تنہائی میں رکھا گیا ہے (یاد رہے کہ شیخ عبدالرحمن نابینا ہیں، ذیابطیس کے مریض ہیں اور بڑھاپے میں قدم رکھ چکے ہیں) اس حالت میں کوئی بھی میرا ساتھی اور مددگار نہیں، جو اور کچھ نہیں تو کم از کم میرا سامان وغیرہ درست کرنے میں میری مدد کردے۔ دن رات کے کسی بھی لمحے میں میرے ساتھ گفتگو کرنے والا نہیں ہے۔ مجھے کسی دوسرے قیدی کے ساتھ علیک سلیک کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ میری کوٹھڑی کے نزدیک کسی دوسرے مسلم، غیر مسلم یا کسی ایسے شخص کی کوٹھڑی بھی نہیں جو عربی بول سکتا ہو، میرے دن خاموش ہیں، میری راتیں خاموش ہیں۔ یہ کس قدر اذیت ناک تنہائی اور کتنا بڑا ظلم ہے، ایسا کر کے وہ مجھے ذہنی اور جسمانی مریض بنا دینا چاہتے ہیں تاکہ وہ مجھ سے مسلمان ہونے کا بدلہ لے سکیں۔ کیا یہ وہی انسانی حقوق ہیں جن کے شور سے ہوا کی لہریں اور ذرائع ابلاغ بھرے پڑے ہیں؟ انسانی حقوق کی دہائی دینے والے ہمیں صرف اس لیے مشقِ ستم بناتے ہیں کہ ہماری آواز کمزور ہے اور ہم بات کرنے کے قابل نہیں ہیں۔

5- کیا آپ نے برہنہ تلاشی اور پوشیدہ اعضاء کی پردہ دری کے بارے میں کبھی سُنا ہے کہ لوگ آئیں اور اوپر سے نیچے تک کپڑے اُتار کر انسان کو اس حالت میں لے آئیں جس میں وہ پیدا ہوا تھا، خدا کی قسم جب بھی کوئی دوست یا عزیز (حالانکہ امریکہ میں میرا کوئی رشتے دار نہیں، تمام عالمِ اسلام میرا خاندان ہے) مجھ سے ملنے آتا ہے تو میرے ساتھ یہ نازیبا سلوک کیا جاتا ہے۔ ایک ملاقات کے بدلے مجھے دو مرتبہ برہنہ کیا جاتا ہے۔ مجھ سے کہا جاتا ہے کہ میں اپنے تمام کپڑے اُتار دوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ اتنی بات پر مطمئن ہو جائیں گے۔ جیل کا چیف گارڈ ''کرلنگ ڈے'' نامی ایک اور شخص اور جیل کے دوسرے، بہت سے محافظ میرے پوشیدہ اعضاء کی اچھی طرح تلاشی لیتے ہیں، میرے اردگرد کھڑے ہو کر قہقہے لگاتے ہیں۔ میں اپنے ذہن کا بوجھ ہلکا کرنے کے لیے پوری امت مسلم سے یہ ضرور کہوں گا کہ وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے عقیدے کے مطابق زندگی بسر کریں۔

جب میں برہنہ حالت میں جھکا ہوا ہوتا ہوں تو محافظ میرے اردگرد گھومتے ہوئے میرے پوشیدہ اعضاء کے اندر جھانکتے ہیں اور جو شخص میرا اس طرح معائنہ کرتے ہوئے زیادہ وقت لیتا ہے اسے داد و تحسین کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ اس نے اپنا فرض نہایت تندہی سے سرانجام دیا ہے۔ وہ میرے ساتھ ایسا انسانیت سوز اور ذلت آمیز سلوک اس لیے کرتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور اس طرح کے سلوک کو میرے خدا نے منع فرمایا ہے۔ وہ ایسا کیوں نہیں کریں گے؟ انھیں تو ان کا شکار ہاتھ لگ گیا ہے، انھوں نے اپنی منزل مراد پالی ہے، وہ میرے جسم کے پوشیدہ اعضاء میں کیا تلاش کرتے ہیں؟ کیا وہ میرے اعضاء میں ان ہتھیاروں، دھماکہ خیز مواد اور منشیات کو تلاش کرتے ہیں جو میں اپنی کال کوٹھڑی سے اپنے احباب تک پہنچاتا ہوں؟ یا اپنے ملاقاتیوں سے لے کر اپنی کوٹھڑی میں لے جاتا ہوں؟ وہ ہر ملاقات کے بعد دو مرتبہ مجھ سے یہ ناروا سلوک کرتے ہیں۔ اس مشکل کی گھڑی میں شرمندگی اور ندامت سے میرا وجود پانی پانی ہو جاتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ اس سے پہلے کہ یہ لوگ میری تذلیل کریں زمین پھٹ جائے اور میرا وجود نگل لے، کیا یہ بات ان لوگوں کے لیے خوش کن ہو سکتی ہے جو اپنے دین اور اس کی عظمت کے محافظ ہیں؟

اے اخوت کے علمبردار بہادر لوگو! اے اپنے دین کی حفاظت اور احکامِ خدا کی تعمیل کرنے والو! اے دین کی عظمت و وقار کے لیے قربانی دینے والو!

اے اللہ کے بندو! اب تو گہری نیند سے بیدار ہو جاؤ! اپنی گرجتی ہوئی آواز کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ! اے اللہ کے بندو! باہر نکلو تاکہ تمھاری آوازِ حق دنیا کے گوشے گوشے میں سنائی دے۔ اے بندگانِ خدا! ایک ہو کر سچائی کی آواز بلند کرو اور برائی کا خاتمہ کر ڈالو، اس سے پہلے کہ کافرانہ جارحیت کی آگ تمھیں اپنی لپیٹ میں لے لے، اس آگ کو بجھا ڈالو۔

کیا جیلیں علماء کے لیے ہوتی ہیں یا مجرموں کے لیے؟ اہلِ کفر نے مسلمان امت کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے، اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرو اور اہلِ کفر پر ثابت کردو کہ مسلمان موت سے نہیں ڈرتے۔ اس قوم کو خوابِ غفلت سے کون بیدار کرے گا؟ جو ہواؤں میں قلعے تعمیر کرتی ہے، جس کا احساس مردہ ہوگیا ہے، جو استعماری سازشوں کے خلاف کسی قسم کا ردعمل ظاہر نہیں کرتی۔ اگر اس قوم کے علماء کو بھیڑ بکریوں کی طرح جیلوں میں ٹھونس دیا گیا تو یہ قوم وقت کے غبار میں گم ہو جائے گی، کیا اس قوم میں خوف خدا رکھنے والے بہادر ختم ہوگئے ہیں؟ کیا اس کے پاس وہ مضبوط آواز نہیں جس کی دہشت سے برائی کا وجود ریزہ ریزہ ہو جائے؟ اے بندگانِ خدا! مادی نقصانات کے خوف سے دامن چھڑا کر جسدِ واحد بن جاؤ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۲، شمارہ نمبر۵

جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ جون 2009

رسول صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے قیامت تک کے لیے تلوار کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، یہاں تک کہ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی جانے لگے اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھا گیا ہے اور جس نے بھی میرے امر کی مخالفت کی، اس کے لیے ذلت اور پستی رکھ دی گئی ہے اور جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انھی میں سے ہے''۔

(مسند امام احمد، طبرانی)

عنوانات

ادار یہ
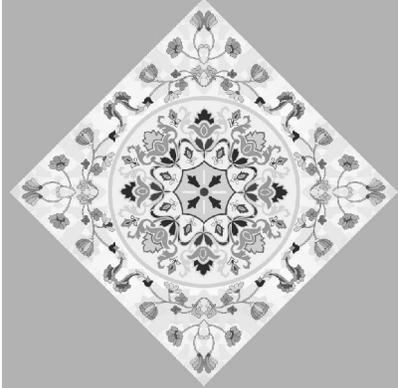
تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Www.nawaiafghan.wordpress.com

اور

Www.nwaiafghan.wordpress.com

قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے،اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

وہ سبھی اس صنم خانے کے پجاری ہیں!!!

اہل ایمان اور اہلِ کفر کے درمیان جنگ دنیا بھر میں پوری آب وتاب کے ساتھ چھڑ چکی ہے اور حتمی طور پر ''کفر کا جانا ٹھہر گیا، صبح گیا کہ شام گیا'' کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ ان آٹھ سالوں میں عالمِ کفر نے مسلسل اس بات کی کوشش کی ہے کہ حق کو دھندلا کیا جائے۔ کبھی ''انڈیا کے ایجنٹ'' کا پروپیگنڈا کیا کبھی اسلام کے ''متشددانہ ایڈیشن'' کا واویلا کیا گیا، کبھی فحاشی اور عریانی کی وکالت کروائی گئی کہ ''ان کو سختی سے روکنا اسلام کے اصل چہرہ مسخ کرنے کے مترادف ہے۔''

اللہ کے ایک درویش بندے نے کفر اور اس کے تمام تر اداروں پارلیمنٹ، عدلیہ اور فوج کو بُت قرار دیا اور جمہوریت کو کفر قرار دیا تو ایک طوفانِ طاغوتی اس کے در پے ہو گیا، ہر قسم کی تقسیم ختم ہو گئی۔ جمہوریت اور اس کے اداروں پر ایمان رکھنے والے مذہبی اور غیر مذہبی سبھی گویا ادھار کھائے بیٹھے ہوں۔

عالمی کفر یہ صلیبی اتحاد اور اُن کے مرتد کاسہ لیس تو جمہوری نظام کو زمین بوس ہونے سے بچانے کے لیے اپنا تن، من، دھن لگائے ہی ہوئے ہیں اور انھوں نے اپنے تنخواہ دار میڈیا کو بھی اس اہم 'ڈیوٹی' پر لگا رکھا ہے جبکہ سول سوسائٹی اور این جی اوز کی نیلی پیلی پریاں 'مظاہریاں' کر رہی ہیں کہ شریعت آ گئی تو ہمارے ہر برتن میں منہ مارنے پر پابندی عائد ہو جائے گی۔ میدان سے مفرور ایک سیاسی بہروپیا، طالبانی شریعت اور طالبان کے خلاف روز منہ سے جھاگ اُڑاتا ہے۔ آستانوں اور مقبروں کے مالِ حرام پر پلنے والے طفیلیئے بھی مشائخ کانفرنسیں کر کے طاغوت کے ساتھ ہمیشہ کی طرح اظہارِ بندگی کر رہے ہیں اور سوات میں فوجی کارروائی کو جہاد قرار دے رہے ہیں۔ رافضیت کی باسی کڑھی میں بھی اُبال آیا ہوا ہے اور ہمیشہ کی طرح اب بھی اپنے خبثِ باطن کو چھپانے میں ناکام ہے۔ قدیم کمیونسٹ بھی برس رہے ہیں اور حالیہ روشن خیال بھی دھواں دھواں ہو رہے ہیں اور تو اور 'مذہبی سیاستدان' بھی جمہوریت کے دفاع میں 'مناظروں' کا چیلنج دے رہے ہیں۔ 'ن' اور 'پی پی' کا تو کیا کہنا ایک سے بڑھ کر ایک شاہ کے وفادار بندوں میں شامل ہونے کو کوشاں ہیں۔

بُت کدہ جمہوریت کے سبھی پجاری اس دُکھ میں ہلکان ہو رہے ہیں کہ اگر اس مقدس گائے پر سنگ باری ہونی شروع ہو گئی تو پھر یہ نظام ہر جگہ ہی پٹ جائیگا۔ حقیقت یہ ہے کہ عالمی نظام کفر گذشتہ کئی عرصے سے اس بات کے لیے کوشاں ہے کہ عالمی طور پر بھی اور ریاستوں کی سطح پر بھی' اس نظامِ طاغوت کی ناکامی کا تاثر کسی طور پر نہ ابھرے اور نہ ہی عام ہو۔ اگر یہ بات زبانِ زدِ عام ہو گئی تو پھر اس نظام کی ساکھ کو بچانا ممکن نہیں ہو سکے گا۔

شریعت کو اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ سامنے آنے میں جہاں عالمی کفر اور اسکے مقامی گماشتے مانع ہیں وہیں ''مذہبی جمہوریئے'' بھی اس کھیل میں پوری طرح شریک ہیں اور وہ کسی طور پر بھی حق کا اصل چہرہ واضح ہونے کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ اس سے ان کی دوکانداری ختم ہو جائیگی۔ اس لیے وہ مسلسل اس بات کی جگالی کرتے ہیں کہ ''طالبان اصل میں ردِ عمل ہیں اگر امریکہ اس خطے سے چلا جائے تو یہ خود بخود ختم ہو جائیں گے'' کہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ''نظام کو خرابیوں سے پاک کیا جائے وگرنہ طالبان آ جائیں گے''۔ ان تمام باتوں میں وہ عالمی طاغوت کے سامنے اپنے آپ کو متبادل کے طور پر بھی پیش کر رہے ہوتے ہیں کہ اگر اس نظام کی بقا عزیز ہے تو ہماری باری لگاؤ وگرنہ ''وہ'' آ جائیں گے جو نظامِ باطل کی بساط ہی لپیٹ ڈالیں گے۔ طاغوت کی نگاہ میں ''اچھے لوگ'' وہ ہیں جو اس کے نظام میں شامل ہو کر نظام کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں، اس نظام کی خرابیوں پر تنقید کرتے ہیں کیونکہ اس نظام کو اپنی ساکھ بحال رکھنے کے لیے 'حزبِ اختلاف' کی ضرورت ہوتی ہے اور آدابِ جمہوریت کو ملحوظ رکھ کر اختلاف کرنے کی تو باقاعدہ تنخواہ دی جاتی ہے۔

ہیلری بھی افغانستان میں 'اچھے طالبان' تلاش کر رہی ہے جو اس کے نظام میں شامل (Install) ہو کر اصلاح کریں اور ان کے نظام کو برتر واعلیٰ مان کر اس کے تابع رہنا قبول کریں۔ اس وقت یہ بات خود سمجھنے اور سبھی 'یارانِ نکتہ دان' کو سمجھانے کی ہے کہ عالمی کفریہ نظام جس اسلام سے خائف ہے وہ اس نظام اور اس کے تمام اداروں کو کفر بیان کرتے ہیں۔ اس طرح یہ طاغوتی نظام ان تمام افراد اور گروہوں کو یکساں طور پر اپنا دشمن سمجھتا ہے جو اس کے نظام کے ہر جزو اور پورے کُل کو رد کرتے ہیں۔

درایں حالات اہلِ ایمان کی اولین ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ افراد اور اداروں کو رد کرنے کی بجائے پورے نظام اور اس کے کفر کو بیان کریں۔ لکھنے والوں کو یہ موضوع دعوتِ تحریر دے رہا ہے اور بولنے والوں کو دعوتِ تقریر! شریعت کو بغیر کسی لاگ لپٹ کے' اصل صورت میں بیان کیا جائے کیوں کہ اصل موضوع یہی ہے کہ جہاد کے ذریعے عالمی طاغوتی نظام اپنے کُل میں بھی اور اس کی تمام تر اکائیاں بھی بکھرنے، ٹوٹنے اور ختم ہونے کو ہیں۔ اب شریعت ہی انسانیت کے دردوں کا درماں بننے کو ہے' بات کا بھی یہی موضوع ہے اور عمل کا بھی!

طاغوت سے انکار

الشیخ ابومصعب الزرقاوی شہیدؒ

''شیخ احمد فضیل الخلایلۃ'' اُردن میں پیدا ہوئے، عین شباب میں جہادِ افغانستان میں دادِ شجاعت دیتے رہے' اُردن میں شریعت کے غلبے کے لیے جہاد کی بنیاد ڈالی۔ اسی جرم کی بنیاد پر وہاں کی طاغوتی حکومت نے گرفتار کیا اور فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا۔ اس مقدمے کے دوران شیخ نے جو بیان دیا اس کا منتخب حصّہ شائع کیا جا رہا ہے۔

شیخ احمد فضیل الخلایلۃ کا جہاد میں رمزی نام ''ابومصعب الزرقاوی'' تھا۔ اپنے اور غیر اسی نام سے اُنہیں جانتے ہیں۔ جہادِ عراق میں صلیبیوں پر حقیقتاً شعلہ بن کر برستے رہے۔ فدائی حملوں کو نئے انداز میں متعارف کروایا ڈیڑھ سو سے زائد استشہادیوں کے امیر ہونے کی بناء پر ''امیر الاستشھادیین'' کے لقب سے معروف ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو علم دین کی نعمت سے بھی نوازا تھا اس طرح انہوں نے قلم اور تلوار سے بیک وقت جہاد کیا اور اپنے خون کو اپنے اللہ کے ہاں پیش کر دیا۔ اس بیان کا ایک ایک حرف اپنے پیچھے عمل اور خون کی گواہی لیے ہوئے ہے۔

☆ غیر اللہ کے قانون پہ فیصلہ کرنے والے اے قاضی!

(اس بات پر غور کیجیے کہ السواقہ جیل اردن کی فوجی عدالت میں فوجی ججوں کے سامنے بیان دیتے ہوئے الزرقاوی شہیدؒ نے کس طرح شجاعت و جرأت سے فوجیوں کو ان القاب سے پکارا۔ یہ جرأت انہیں کا خاصہ تھی۔)

تُو جانتا ہے کہ ہماری دعوت اللہ عزوجل کے اس قول کی اتباع میں ہے

﴿ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدو الله واجتنبوا الطاغوت﴾

''تحقیق ہم نے تمام امتوں کی طرف رسول بھیجے کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون﴾

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اور صرف عبادت کے لیے پیدا کیا''.....

مفسرین کہتے ہیں: ﴿أی لیوحدونی وحدی﴾

کہ صرف مجھ اکیلے کو یکتا مانا جائے اور اے قاضیو تم یہ سمجھتے ہو کہ عبادت صرف اور صرف نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا نام ہے اور اس پر تم یہ کہتے ہو کہ ہم اللہ ﷻ کی ہی عبادت کرتے ہیں اور کیا تم ہمیں دیکھتے ہو کہ ہم نے کبھی غیر اللہ کی عبادت کی ہو؟ ہم سجدہ بھی کرتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور اللہ ﷻ کے لیے ہی ذبح کرتے ہیں۔ تو میں تمھیں کہتا ہوں کہ عبادت کا مطلب صرف وہ نہیں ہے جو تم نے بنا رکھا ہے بلکہ وہ تمہارے گمان سے زیادہ وسیع اور جامع ہے۔ کلمہ توحید تو وہ ہے جس کی وجہ سے اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا کیا اور رسول بھیجے اور ان رسولوں کے ساتھ کتابیں بھیجیں.... وہ ہے ''لاالہ الا اللہ'' اور یہ دو قسموں پر ہے۔ ایک شق ہے ''نفی'' لاالہ یعنی اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں جس سے اُس کے علاوہ ہر الوہیت کی نفی ہو جاتی ہے اور یہ کہ نماز روزہ میں حج اور تشریع میں کسی کی عبادت نہیں اور اس کی دوسری شق ہے ''اثبات'' الا اللہ یعنی اس بات کا اثبات کہ الوہیت صرف اللہ کے لیے خاص ہے تو کسی بھی صغیرہ یا کبیرہ میں اس کے علاوہ کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔

یہ کلمہ توحید وہ عظیم کلمہ ہے جس کے بغیر کوئی بھی انسان آگ سے نہیں بچ سکے گا اور نجات کے لیے کلمہ کی شروط اور اس کے مقتضیات پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقیٰ لا انفصام لها﴾

''پس جو کوئی طاغوت کا انکار کرتا ہے اور اللہ ﷻ پر ایمان لاتا ہے تو اس نے ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیا جسے کبھی ٹوٹنا نہیں''۔

پس یہ آیت کہہ رہی ہے کہ طاغوت ﴿غیرُالله﴾ کا انکار، اس کی عبودیت سے انکار اور ﴿یؤمن باللہ﴾ اقرار و اثبات اللہ کے لیے عبودیت کو خاص کیا جائے۔ اللہ ﷻ نے ایسے شخص کو ضمانت دی ہے کہ اگر اس نے خالص اللہ ﷻ کی عبادت کی اور طاغوت کا انکار کیا تو اسے ایسا مضبوط سہارا میسر آ گیا جس کی مثال نہیں۔ یہ وہ مضبوط کڑی ہے جس کے بغیر نجات ممکن نہیں۔ پس نماز، زکوٰۃ اور حج ایمان کی کڑیاں ہیں اور سارے نیک اعمال زنجیر ہیں۔ اگر کوئی ان سب کو بجالاتا ہے مگر توحید کے کڑے کو نہیں لاتا تو کوئی شک نہیں کہ اس کا عمل اس کو کوئی نفع نہ دے گا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ﴿وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناه هباءً منثورا﴾

اور جو عمل انہوں نے کیے ہماری طرف تو ہم نے اسے اڑتا ہوا بھوسہ بنا دیا۔ کیونکہ ایسے اعمال توحید خالص کی بنیاد پر نہیں کیے گئے تھے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿وجوه یومئذ خاشعة ـ عاملة ناصبة﴾

''بہت سے چہرے ڈرے ہوئے ہوں گے بہت زیادہ عمل کرنے والے''۔

امیر المؤمنین عمرؓ بن الخطاب، ایک راہب کے قبے کے پاس سے گزرے تو اسے آواز دی اے راہب، تو وہ باہر آیا تو عمرؓ نے اس کی طرف دیکھا اور رونا شروع کر دیا۔ انھیں کہا گیا اے امیر المؤمنین آپ کیوں رونے لگے، یہ کون ہے؟ کہا میں نے اللہ عزوجل کا وہ قول یاد کیا:

﴿عاملة ناصبة تصلیٰ ناراً حامیه﴾

''بہت زیادہ عمل کرنے والے اور اس میں مگن رہنے والے جو بھڑکتی ہوئی

یہ قوانین جن کو مسلمانوں کے اوپر اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں نے فرض کر دیا ہے یہ قوانین درحقیقت ایک دوسرا دین ہے جسے وہ مسلمانوں کے صاف وشفاف دین کے مقابلے میں رواج دینا چاہتے ہیں

ہوئی آگ کی طرف جائیں گے''۔ تو اس بات نے مجھے رُلا دیا کہ اس نے بہت زیادہ عمل کیا اور قیامت کے دن جہنّم میں پہنچ جائے گا۔

اسی لیے قیامت کے دن سب سے پہلا سوال جو کیا جائے گا وہ توحید کے بارے میں ہوگا تا کہ اس کی عبادت کی تحقیق ہو جائے۔ حدیثِ صحیح میں ابن عباسؓ سے مروی ہے جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے سیدنا معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا:

﴿انك تقدم قوما اهل الكتاب فليكن اول ماتدعوهم اليه عبادة الله،وفي رواية ان يوحدو الله ،فان هم اجابوك فأخبرهم ان الله فرض عليهم زكوة من اموالهم وترد علی فقرائهم﴾

''کہ تیرا سامنا اہل کتاب سے ہوگا اس لیے سب سے پہلے انہیں جس چیز کی دعوت دینا وہ ہے اللہ واحد کی عبادت اور ایک روایت میں ہے کہ وہ اللہ کو ایک مان لیں اور اگر وہ اس بات کا اقرار کر لیں تو انہیں بتا کہ اللہ ﷻ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے فقراء پر لوٹائی جائے گی۔ تو معاذؓ نے انہیں پہلے نماز زکوۃ اور حج وغیرہ کے شعائر کی دعوت نہیں دی بلکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے انہیں حکم دیا کہ انہیں اللہ واحد کی عبادت کی طرف بلائیں۔

اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔

﴿ولقد بعثنا فی كل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت﴾

''تحقیق ہم نے ہر قوم کی طرف رسول بھیجا یہ کہ اللہ واحد کی عبادت کی جائے اور طاغوت سے اجتناب کیا جائے''۔

طاغوت ''لغوی'' طور پر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنی حد سے نکلا ہوا ہو جیسے کہ اللہ فرماتے ہیں ﴿انا لما طغی الماء حملناكم فی الجارية﴾ کہ جب پانی حد سے بڑھ گیا تو ہم نے تمہیں کشتی میں سوار کر دیا۔

اصطلاحی طور پہ طاغوت کا معنی ہے

﴿كل ماعبد من دون الله وهو راض بالعبادة﴾

ہر وہ چیز جس کی اللہ ﷻ کے علاوہ عبادت کی جائے اور وہ ایسی عبادت پہ راضی ہو۔

طاغوت کی اشکال مختلف ہوتی ہیں......

☆ کبھی وہ ایک بت ہوتا ہے اور کبھی ایک قبر یا انسان یا کوئی قانون۔ جاہلیّت میں لوگ بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے، ان کے لیے ذبح کرتے اور انھیں سے دعائیں والتجائیں کرتے تھے

☆ ان کے بعد قبر پرست آ گئے جو ان کے لیے ذبح کرتے تھے اور ان سے برکت حاصل کرتے تھے اور انھیں اللہ کے ساتھ الہ وارباب سمجھتے تھے۔

☆ لیکن آج کے دور میں انھوں نے اس عبادت کو ایک نیا رنگ دے دیا ہے اور وہ ہے اشخاص و افراد کی اطاعت جس میں وہ ان کی تحلیل وتحریم میں اطاعت کرتے ہیں اور وہ ان کے لیے وہی کچھ مشروع کرتے ہیں جو ان کی خواہشات کو اچھا لگتا ہے۔ پس وہ ان کے لیے حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرا دیتے ہیں۔ اللہ ﷻ فرماتے ہیں:

﴿ان الحكم الا لله امر ان لا تعبدوا الا اياه﴾

''حکم صرف اللہ کا ہے اسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کی جائے''۔

امام احمدؒ وغیرہ نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے کہ عدی بن حاتم ایک عیسائی آدمی تھے۔ وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ آیات تلاوت فرما رہے تھے:

﴿اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله﴾

انھوں نے اپنے علماء اور راہبوں کو اللہ کے علاوہ الہ بنا لیا تھا۔ تو عدی نے کہا

﴿يا رسول الله ماعبدوهم﴾

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم انھوں نے کبھی ان کی عبادت نہیں کی۔ عدیؓ کا گمان تھا کہ عبادت صرف رکوع وسجود ہی کو کہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

﴿احلوا لهم الحرام و حرموا لهم الحلال فاطاعوهم فتلك عبادتهم اياهم﴾

ان کے لیے حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرا دیا جس میں ان کی اطاعت کی گئی تو یہی ان کی عبادت ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں یہ لوگ جنھوں نے اپنے علماء اور راہبوں کو اللہ کے علاوہ الہ بنا لیا اور تحلیل وتحریم میں ان کی اطاعت کی!!۔ اگر انھوں نے علم ہونے کے باوجود ان کی اطاعت کی' یہ جانتے ہوئے کہ وہ اللہ ﷻ کے دین کو بدل رہے ہیں تو یہ ''کفر'' ہے اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسے شرک ٹھہرایا ہے حالانکہ وہ ان کے لیے نہ ہی نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی ان کے لیے سجدہ کرتے تھے۔ اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں ''اور جب علم چھوڑ دیا جائے جو اللہ ﷻ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت سے سکھایا گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں اس کے مخالف حکم کی اتباع کی جائے تو ایسا شخص ''مرتد وکافر'' ہے اور دنیا وآخرت میں سزا کا مستحق ہے۔

اللہ ﷻ فرماتے ہیں:

﴿المص ـ كتب انزل اليك فلايكن فی صدرك حرج منه لتنذر به وذكری للمؤمنين۔ اتبعوا ماانزل اليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء قليلاًما تذكرون﴾

''**المص** ـ یہ کتاب (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آپ کی طرف نازل کی گئی ہے پس اس کے ذریعے مومنوں کو ڈرانے کے معاملے میں آپ اپنے دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں۔ پیروی کرو اس بات کی جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتاری گئی ہے اور اس کے علاوہ دوسرے اولیاء کی پیروی نہ کرو اور بہت کم ہی تم نصیحت پکڑتے ہو''۔

اللہ ﷻ فرماتے ہیں:

﴿ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه وانه لفسق وان الشياطين ليوحون الی اوليائهم ليجادلوكم وان اطعتموهم انكم لمشركون﴾

''کہ ایسی چیز کو ہرگز نہ کھاؤ جس پہ اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو کیونکہ یہ فسق ہے اور بے شک شیاطین اپنے

استعماریوں نے ہمارے لیے ایسے طبقات پروان چڑھائے جن کو انھوں نے اس قانون کا دودھ پلایا ہے یہاں تک کہ ان میں ایسی ثقافت پروان چڑھ گئی جنھوں نے اس جدید دین کو اپنایا اور اپنی شریعت طاہرہ کو منسوخ کر ڈالا

اولیاء کو وحی کرتے ہیں کہ تاکہ وہ تمہارے ساتھ جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو تم مشرکوں میں سے ہو جاؤ گے''۔

طبرانی، ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تو

﴿أرسلت فارس الی قریش ان خاصموا محمدا وقولوا له تذبح انت بید بسکین فهو حلال ، وماذبح الله عزوجل فهو حرام ؟﴾

ایک گھڑسوار قریش کی طرف یہ پیغام دے کے بھیجا گیا کہ تم محمد ﷺ کے ساتھ جھگڑا کرو اور آپ سے کہو کہ تم اپنے ہاتھ میں چھری لے کے ذبح کرو تو وہ حلال ہے اور جسے اللہ ﷻ ذبح کردے تو وہ حرام ہے؟

☆ غیر اللہ کے قانون پہ فیصلہ کرنے والے اے قاضی:

جب تو نے یہ جان لیا اور تجھ پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ کفر بواح اور کھلا شرک یہ ہے کہ غیر اللہ کو

آج کے دور میں انھوں نے اس عبادت کو ایک نیا رنگ دے دیا ہے اور وہ ہے اشخاص و افراد کی اطاعت جس میں وہ ان کی تحلیل و تحریم میں اطاعت کرتے ہیں اور وہ ان کے لیے وہی کچھ مشروع کرتے ہیں جو ان کی خواہشات کو اچھا لگتا ہے۔ پس وہ ان کے لیے حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرا دیتے ہیں

''شریعت ساز'' مانا جائے چاہے ایسا شریعت بنانے والا عالم، حاکم، نائب یا کوئی رئیس وغیرہ ہو اور یہ بات تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں یہ فیصلہ کردیا ہے

﴿ ان اللّه لا یغفر ان یُشرك به و یغفر ما دون ذلك لمن یشاء﴾

''بے شک اللہ نہیں بخشتا اس بات کو کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا وہ جو چاہے بخش دیتا ہے''۔ پھر اس کے بعد تم نے اپنے وضعی دستور میں یہ قانون بنا رکھا ہے جس کی شق نمبر ۲۶ یہ کہتی ہے۔

☆ قانون سازی کا اختیار بادشاہ اور ممبران پارلیمنٹ کے پاس ہے۔

☆ اختیار قانون سازی کو دستور میں موجود قواعد وضوابط کے تحت استعمال کیا جائے گا۔

پھر تم نے یہ جان لیا کہ کوئی بھی شخص جس نے ایسے واضح کفریہ دین کو قبول کیا جو کہ اللہ ﷻ کے قانون کے ساتھ متناقص ہے اور اس کی توحید کے مخالف ہے ایسا شخص ان قانون بنانے والوں کو اللہ کے علاوہ رب مانے ہوئے ہے جو اللہ ﷻ کے ساتھ ان کی عبادت کا شرک کرتا ہے ۔

شیخ احمد شاکرؒ نے کہا جبکہ وہ خلافت عثمانیہ کے مصر میں شرعی عدالت کے قاضی تھے: ''یہ قوانین جن کو مسلمانوں کے اوپر اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں نے فرض کردیا ہے یہ قوانین درحقیقت ایک دوسرا دین ہے جسے وہ مسلمانوں کے صاف وشفاف دین کے مقابلے میں رواج دینا چاہتے ہیں اور انہوں نے لوگوں کے دلوں میں اس کی اطاعت وتقدیس کا بیج بودیا ہے اور اس کے لیے لوگوں کو متعصب بنادیا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کی زبانوں پر یہ الفاظ جاری ہوگئے

(بقیہ صفحہ نمبر ۱۵ پر)

بقیہ: اے شہیدو! تمھارا یہ احسان ہے۔۔۔

حاضر ہوگئے۔ آج پھر اسلام کو مدد کی ضرورت ہے تو ہم کیوں نا یہ عارضی خوشیاں چھوڑ کر جنت کی ہمیشگی والی خوشیاں حاصل کرتے۔ حالانکہ جدائی کا غم نظر آرہا تھا، لیکن کیا کرتے ہمیں تو اللہ کی رضا حاصل کرنی تھی، اسلام کو بچانے کے لیے اپنی قربانیاں دینی تھیں۔

نشیب دنیا کے اے اسیرو! فراز تم کو بُلا رہا ہے — ہیں جنتیں منتظر تمھاری محاذ تم کو بُلا رہا ہے
دلیل کیا مجھ سے مانگتے ہو نبیؐ کی امت کا حال دیکھو — قدم گھروں سے نکالنے کا جواز تم کو بُلا رہا ہے

ذاکر صاحب یاد ہے آپ اکثر مجھ سے ایک نظم سُنا کرتے تھے!

وہ میرے پاس بیٹھی کہہ رہی تھی — میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے
اے عم زادی! مجھے اللہ نکالے — تو کیا اللہ کو میں روک لوں گا ؟
کتابی آیتیں شکوہ کریں گی — تو پھر میں اپنے رب سے کیا کہوں گا؟
اگر میں لوٹ آیا فضلِ حق سے — تو اللہ ہی مجھے لوٹا کے لایا۔۔۔
اگر میں اپنے رب سے جا ملا تو — تو پھر تم ڈھونڈ لینا اور سایہ
میں لنگڑا اور اندھا تو نہیں ہوں — کہ میرا عذر مجھ کو روک پائے
جسے کوئی بھی بیماری نہیں ہے — بھلا وہ کیوں نہ میدانوں میں جائے؟

اور میں ہر دفعہ ایک شعر چھوڑ جایا کرتی تھی، اس لیے کہ جدائی کا خوف مجھے اندر سے ختم کردیتا تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جدائی کا وقت آیا تو بے شک آنکھوں سے آنسو رواں تھے لیکن زبان سے ہم اللہ کی رضا پہ راضی تھے۔ جب آپ گھر سے کچھ دنوں کا کہہ کر جانے لگے تو کہا: ''میں ہر دفعہ آپ کو چھوڑ کے محاذ پہ جاتا رہا' وہاں بہت اداس رہتا تھا لیکن یہ اداسی میرے لیے کبھی رکاوٹ نہ بن سکی، اس لیے کہ ہم اللہ سے راضی اور اللہ ہم سے راضی ہے (ان شاء اللہ) لیکن آج میرا دل آپ کو چھوڑ کے جانے کو نہیں چاہ رہا۔ پتا نہیں کیوں، لیکن جانا تو ان شاء اللہ ہے ہی، لیکن جتنی محبت، احترام، لگن مجھے آپ سے ہے آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کرسکتیں۔'' میں نے کہا: ''یہ سب کچھ سچ سہی لیکن میرا دل یہ کہتا ہے کہ یہ کچھ دن کی جدائی ہمیشہ کی جدائی نہ بن جائے؟'' اور پھر ہم دونوں کے آنسو نکل آئے اور آپ جانے سے پہلے دونوں بیٹوں کو بے حد پیار کرنے لگے اور آپ کے آنسو گرتے رہے، کیا پتہ تھا کہ واقعی یہ ملاقات آخری ملاقات ہے۔

اور پھر وہ وقت بھی آگیا جس کا آپ کو شدت سے انتظار تھا۔ آپ مجاہدینِ اسلام کو تربیت دے رہے تھے، فارغ ہوئے تو وضو کرنے لگے، آپ کے کچھ ساتھی بھی وضو کرنے بیٹھے تھے اچانک میزائل آکر گرے' یہ کارروائی پاکستانی وامریکی فوج کی مشترکہ کارروائی تھی۔ جس کے نتیجے میں آپ اور آپ کے چند ساتھی شہید ہوگئے۔ سلام اے شہید! تمھیں میرا سلام! شہادت پائی تو کیسی کہ جسموں کے چیتھڑے تک بھی نہ ملے کہ اتنا ہی پتہ چلتا کہ یہ کس کس مجاہد کی میت ہے۔ اے شہید! کتنی بڑی خوش نصیبی ہے یہ، کہ اللہ کے دربار میں آپ کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے ان شاء اللہ اس حال میں ہوگی کہ وہ آپ سے راضی اور آپ اللہ تعالیٰ سے راضی۔

اے میرے شہید! آپ کو یہ غم کتنا زیادہ تھا کہ میں تین سال مقبوضہ وادی میں رہا اور مجھے کوئی زخم نہ لگا، آپ کی خوش نصیبی کہ زخم لگا تو ایسا کہ یہ ہی نہ پتا چلے کہ جسم کہاں ہے اور زخم کہاں....

❀---❀---❀

غیر ریاستی عناصر
سیرتِ اصحابِ کہف کی روشنی میں

اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص کسی صورت بھی پہاڑوں، غاروں اور کھوؤں کے احوال جاننے سے مستغنی نہیں ہوسکتا کیونکہ ابتدائے آفرینش سے ہی اہلِ اسلام کی داستانیں پہاڑوں، غاروں اور کھوؤں سے بھری پڑی ہیں۔

قرآنِ کریم نے انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لیے جن قصّوں کو اپنے مقدس کلام کا حصّہ بنایا ہے ان میں اصحابِ کہف (غاروالوں) کا قصہ بھی ہے جو کہ مفصل صورت میں بیان کیا گیا ہے اور اس سورۃ کا نام ہی انھی سے منسوب یعنی ''سورۃ کہف'' ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کو تا قیامت امر کر دیا۔

اصحابِ کہف کا آئینہ اہلِ ایمان کے سامنے پیش کیا گیا ہے کہ اپنے ایمان کی کیفیت کو اس میں دیکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اصحابِ کہف کی جن امتیازی خصوصیات کا تذکرہ کیا ہے وہ یہ ہیں کہ

''وہ چند نوجوان تھے جنھوں نے اعلان کیا تھا کہ ہمارا رب بس وہی اللہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے اور ہم اس کے سوا کسی کو اپنا الٰہ نہیں مانتے۔''

ان کے اسی اعلانِ ایمان کی بدولت سارا معاشرہ اور وقت کے حکمران اُن کے دشمن بن گئے۔ کیونکہ بالعموم حکمرانوں کے عقائد ونظریات کا ہی معاشرے میں چلن ہوتا ہے۔ طاغوتی حکمرانوں کے ظلم وستم سے اپنے ایمان کو بچانے کے لیے وہ نوجوان ایک غار میں چلے گئے کہ ہمارا رب ضرور ہمارے لیے کوئی راستہ نکالے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اُن نوجوانوں کو طویل مدت کے لیے سُلا دیا۔ وہ نیند بھی انوکھی نیند تھی، اللہ تعالیٰ انھیں کروٹیں دلاتے رہے اور غار کے دھانے پر اُن کا کتا بھی پاؤں پھیلائے بیٹھا رہا۔ اُن کی اس پوری کیفیت کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ

''اگر تو انہیں دیکھے تو الٹے منہ بھاگ کھڑا ہو اور ان کے رعب سے تم پر دہشت چھا جاتی۔''

بالکل تہی دامن ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کفار کے دل میں ایمان والوں کی ہیبت ڈال دیتے ہیں۔

اصحابِ کہف نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور غار میں جا کر ڈیرے ڈال دیے کہ ہمارا بھروسہ تو صرف اللہ تعالیٰ پر ہے وہی ہمارے لیے کوئی راستہ نکالے گا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دستگیری بھی فرمائی۔ دشمن سے بھی ان کے ایمان کو محفوظ رکھا اور پھر اُن کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا اور دیکھنے والوں کو بھی اہلِ حق کی کیفیات کا بچشمِ سر مشاہدہ کروایا۔

یہ حقیقت ہر وقت ذہن وقلب میں جاگزیں رہنی چاہیے کہ اہلِ ایمان کے نزدیک سب سے قیمتی چیز ایمان ہوتی ہے اور کفار بھی اسی ایمان کو چھیننے کے درپے ہوتے ہیں۔ لیکن ایمان والے ہر قیمت پر اس ایمان کی حفاظت کرتے ہیں اور ایمان کو بچا کر جان اس پر قربان کرنا عین کامیابی سمجھتے ہیں۔

جب طویل اور گہری نیند سے اللہ نے غار والوں کو جگایا تو انہوں نے وہ سکّے جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے اپنے میں سے ایک کو دیے اور کہا کہ دیکھنا کہ اپنے حالات کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا وگرنہ وہ اہلِ باطل تمہیں سنگسار کر دیں گے یا اپنی ملت میں واپس لے جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم کبھی بھی فلاح نہیں پاسکیں گے۔

اہلِ ایمان تو فلاح اور کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہی گردانتے ہیں اور اس کے عوض دنیا بھر کو ٹھکرا دیتے ہیں اور ایمان سے محرومی ان کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کا خسارہ اور ناکامی ہوتی ہے۔ نیند سے جگانے کے بعد کے واقعات سے دو باتیں نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں۔

1- اہلِ ایمان توکل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر کرتے ہیں۔ لیکن وسائل واسباب کو اختیار ضرور کرتے ہیں علماء کہتے ہیں کہ اسباب کو اختیار کرنا توکّل کے خلاف نہیں بلکہ ترک کرنا توکّل کے خلاف ہے کہ انسان اپنے آپ پر بھروسہ کرنے لگتا ہے۔ اسباب اختیار کرنے کے نتائج کی توقع ان سے نہیں بلکہ مسبب الاسباب سے رکھنا اہلِ ایمان کا طرۂ امتیاز ہے۔

ساری دنیا کے ذرائع ابلاغ اور شرق وغرب کی تمام طاغوتی ریاستوں کے حکمران، اُن کے ادارے، اور ان کی افواج اپنی تمام تر صلاحیتیں ایک ہی نکتے پر مرکوز کیے ہوئے ہیں کہ کس طرح اس ''غیر ریاستی عنصر'' کو ختم کیا جائے؟

2- اہلِ باطل ہر دور میں اہلِ ایمان کو اپنی ملت میں واپس لے جانے کے خواہاں ہوتے ہیں اور اگر زچ ہو جائیں تو پھر اُن کو سنگسار کرنے، جلانے یا قید کرنے کے حربے استعمال کرتے ہیں تاکہ دیکھنے والوں پر باطل کی ہیبت پڑے اور وہ حق قبول کرنے سے خائف ہو جائیں۔

اصحابِ کہف کی سیرت کی روشنی میں موجودہ دور کے اہلِ ایمان کی کیفیت اور اہلِ باطل کے احوال کو دیکھا جائے تو گہری مشابہت دکھائی دیتی ہے۔ طاغوت وکفار نے ان اہلِ ایمان کو ''غیر ریاستی عناصر'' سے موسوم کر رکھا ہے اور یہ اصطلاح بجا طور پر اُن پر ہر دو معنوں میں صادق آتی ہے۔

1- یہ اہلِ ایمان کفر کی قائم کردہ تمام تر ریاستوں، اُن کے آئین وقوانین اور ان کے اداروں کے انکاری ہیں۔

2- کفر کی تمام تر ریاستیں انہیں اپنا شہری قرار دینے سے انکاری ہیں۔

یہاں موجودہ دستوری ریاست یا قومی ریاست کی حقیقت کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ ویسے تو اس

کے بارے میں مکمل جاننے کے لیے مفصل مضمون کی ضرورت ہے لیکن اس قدر علم ہونا ضروری ہے کہ کفار نے زمین کو مختلف چھوٹے چھوٹے خطوں میں تقسیم کر کے انہیں ریاست قرار دے کر تسلیم کیا ہوا ہے۔ یہ تمام تر ریاستیں عالمی کفر کی پاسبان ہیں اور سرمایہ دارانہ نظام کی بنیادی اکائیاں ہیں، سرمائے کی بڑھوتری اس ریاست کا بنیادی وظیفہ ہے۔ ریاست میں آئین و دستور کی بعینہ وہی حیثیت ہوتی ہے جو دارالاسلام میں قرآن وسنت اور دوسرے مأ خذِ شریعت کی ہوتی ہے۔

اس وقت کی ریاست تاریخ کی سب سے مضبوط ترین ریاست ہے اور آج اہلِ ایمان کے خلاف جو صلیبی جنگ لڑی جارہی ہے وہ بھی تاریخ کی انوکھی اور عجیب جنگ ہے۔ پوری تاریخِ انسانی میں اس طرح کی جنگ کی نظیر ملنا مشکل ہے کہ دنیا بھر کا کفر اکٹھا ہو کر ''غیر ریاستی عناصر'' کے خلاف جنگ لڑ رہا ہے۔ ریاست کے پسِ منظر کو جاننے کے بعد یہ بات اچنبھے کی نہیں رہتی کہ کفار و ملحدین بھی اور مرتدین بھی ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر اہلِ ایمان کے خلاف نبرد آزما ہیں۔

ساری دنیا کے ذرائع ابلاغ اور شرق وغرب کی تمام طاغوتی ریاستوں کے حکمران، اُن کے ادارے، اور ان کی افواج اپنی تمام تر صلاحیتیں ایک ہی نکتے پر مرکوز کیے ہوئے ہیں کہ کس طرح اس ''غیر ریاستی عنصر'' کو ختم کیا جائے؟

غیر ریاستی عناصر بھی اصحابِ کہف کی مثل مادی وسائل سے تہی دامن و تہی داماں ہیں اور ان کے پاس کھونے کے لیے مادی اسباب میں سے کچھ بھی نہیں اور عالمی نظام کفر سب کچھ کھو رہا ہے اپنی وقعت بھی اور اعتبار واعتماد بھی، افراد بھی اور وسائل وٹیکنالوجی بھی حتیٰ کہ زمین بھی کھونے کے قریب ہے۔ تمام تر ٹیکنالوجی رکھنے کے باوجود کفر کے بس میں نہیں کہ وہ اس جنگ کے بارے میں فیصلہ کر سکے کہ جنگ کو کتنا جاری رکھنا ہے اور کہاں روکنا ہے؟ اس طرح اس طویل جنگ میں کفر کے لیے یہ فیصلہ کرنا بھی ممکن نہیں رہا کہ وہ کون سا مرحلہ ہوگا جس میں ہم یہ اعلان کرنے کے قابل ہوں گے کہ اب ہم یہ جنگ جیت گئے ہیں کیونکہ ریاستیں تو پہلے ہی ان کے پاس ہیں لیکن اُن پر کنٹرول کے لیے عملاً وہ قابل نہیں رہے۔

اس جنگ میں ریاستوں کے کار پردازان کو جو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ وہ آپس میں بھی کسی پر اعتماد نہیں کرتے۔ چونکہ جنگ، غیر ریاستی عناصر سے ہے اس لیے وہ کہیں بھی کسی بھی روپ میں ہو سکتے ہیں۔ اور یہ بات کفر کے لیے سب سے زیادہ دردِ سر بنی ہوئی ہے اس لیے وہ پرویز کے بھی جوتے اتر واتے ہیں اور زرداری کے وفد کی بھی جامع تلاشی لیتے ہیں۔ گویا کہ وہ آپس میں بھی ایک دوسرے پر اعتماد نہیں کرتے۔

ریاست اس جنگ کو اپنی آخری جنگ جان کر لڑ رہی ہے اور اُسے بھی نظر آرہا ہے کہ یہ جنگ اپنی طوالت کے باوجود ریاست کی شکست وریخت کے نتیجے پر ہی منتج ہوگی اور دُنیا بھر میں پھیلے ہوئے غیر ریاستی عناصر، دارالاسلام قائم کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

اصحابِ کہف کی سیرت اور غیر ریاستی عناصر کی کفر کے ساتھ موجودہ جنگ سے یہ اَمر بخوبی مترشح ہوتا ہے کہ ایمان اپنی اصل حالت میں جہاں کہیں بھی ہوگا، چاہے وہ قلیل ترین گروہِ مومنین ہی کیوں نہ ہو، کفر کے لیے حقیقی خطرہ ہوگا یہ کسی طور بھی ممکن نہیں کہ ایمان اپنی اصل حالت میں موجود ہو اور پھر بھی کفر اس کو گوارہ کر لے۔

❁---❁---❁

بقیہ: کیا نبویؐ فیصلے پیروی کے لائق نہیں؟؟؟

اس معاملے کا دوسرا پہلو کہ سزا سرِ عام کیوں دی جاتی ہے؟ اور مردوں نے پکڑا کیوں؟ تو عرض ہے کہ دورِ نبویؐ اور عہدِ صحابہ میں حدود سرِ عام ہی نافذ کی گئیں تھیں کیونکہ قرآن نے یہی تعلیم دی ہے۔ جہاں تک سزا دینے والے مَردوں کا تعلّق ہے تو عرض ہے کہ فاطمہ نامی عورت کا ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ جب بارگاہِ نبوتؐ سے صادر ہوا تھا تو ہاتھ کاٹنے کے لیے کوئی عورت جلاد نہیں لائی گئی تھی بلکہ مرد تھا اور ایسی خدمات کبار صحابہؓ سے لی گئی تھیں۔ ناقد حضرات خواہشاتِ نفسانی کو چھوڑ کر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

بہت سے جہلا نے عورت کے لیے کوڑوں کی سزا کو انسانیت کی تذلیل، بہیمانہ اور وحشیانہ قرار دیکر جہاں ایک طرف مسلمانوں کے عقائد پر حملہ کیا ہے وہیں بالواسطہ طور پر نبیؐ مہربان جو رحمۃ اللعالمین ہیں، رؤف ورحیم کی صفات کے حامل ہیں ان کی شان میں گستاخی کر کے اپنے ایمان کو بھی مشکوک بنا دیا ہے۔ ان کو چاہیے کہ یہ لوگ توبہ کریں۔

''لا الہ الا الانسان'' کے کلمے کے حامل مغرب پسند طبقے کے لیے تو اسلامی حدود یقیناً وحشیانہ ہو سکتی ہیں لیکن جو شخص ''لا الہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' کا اقرار کرتا ہے اسے پھر نبویؐ فیصلوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ہی پڑے گا۔

کوڑوں کی شرعی سزا پر ریاستی اختیارات پر تجاوز کا بہانہ بنا کر واویلا کرنے والے تمام لوگ لمحہ بھر کے لیے سوچیں اور پھر جواب دیں کہ اگر معاشرے میں زنا عام ہونے لگے، چوریاں اور ڈکیتیاں روز کا معمول بن جائیں، شراب سرِ عام پی جانے لگے اور حکومت قدغن لگانا تو دور بلکہ اُن کو تحفظ دینے کے لیے قوانین بنانا شروع کر دے تو کیا یہ تمام لوگ اس بات کو قبول کر لیں گے کہ یہ سب کچھ ان کے گھروں کے اندر اور گلی محلوں ہوتا رہے؟؟؟ اور وہ اس کی روک تھام کے لیے کچھ نہ کریں (کیوں کہ ایسا کرنا حکومت کی رِٹ کو چیلنج کرنے کے مترادف ہوگا)۔ اس کی روک تھام کے لیے یقیناً کچھ قواعد وضوابط بنانے کی بات کی جائے گی۔ اس صورت میں ان ناقص عقول کے قواعد وضوابط معیار نہیں ہونگے بلکہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے بنائے گئے قواعد و قوانین معیار ہونگے۔ تاریخ گواہ ہے کہ یہی ''وحشیانہ سزائیں'' ہی ہیں جنہوں نے معاشروں میں جرائم کی روک تھام کی ہے۔ اگر واضح اور دوٹوک انداز میں کوئی شخص یہ کہہ دے کہ میں نبویؐ فیصلوں اور تعلیمات کو نہیں مانتا تو اس کے بارے میں ایک عام مسلمان بھی یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس شخص کا اسلام سے کوئی تعلّق نہیں۔ لہٰذا ان نبویؐ فیصلوں سے برأت کا اظہار کرنے کے لیے مختلف ڈھنگ اپنائے جاتے ہیں۔

اللہ ﷻ برکت دے صوفی محمد صاحب کے کام میں کہ انہوں نے پاکستان نامی اس خطے میں شرعی قوانین اور فیصلوں کے شرعی نظام کے بھولے بسرے الفاظ کو ہماری سماعتوں کے لیے مانوس بنایا ہے۔

❁---❁---❁

کیا نبویؐ فیصلے پیروی کے لائق نہیں؟؟؟

مولانا کاشف الخیری

دورِ جدید کے ذہنی انتشار اور فتنہ وفساد کی اصل جڑ جغرافیائی حد بندیوں سے ماورا پوری دنیا پر مسلط وہ نظامِ فکر ہے جو کسی بھی معاملے میں حدود وقیود کے بغیر رائے دینے کو ہر کسی کا بنیادی حق (Fundamental Right) سمجھتا ہے۔اس نظام میں قطعاً یہ لحاظ نہیں رکھا جاتا کہ زیرِ بحث مسئلہ مسلمات میں سے ہے یا اس کا تعلق اجتہادی نوعیت کے مسائل سے ہے۔رائے زنی کرنیوالے فرد میں اس معاملے کو موضوع بحث کرنے کی صلاحیت ہے بھی یا نہیں؟؟اس سوچ کی بنیادی وجہ آزادیٔ رائے اور آزادی اظہار کا مغربی تصور ہے۔

مغرب کا یہ تصورِ آزادی نظری طور پر ہر انسان کے لیے کسی بھی قسم کی رکاوٹوں اور بندشوں کا انکار کرتا ہے لیکن جب عملی دنیا کے مسائل میں قدم رکھتا ہے تو اپنی بے بسی کا اظہار کر دیتا ہے۔آزادی کی رٹ لگانے والا ہر شخص اب کسی نہ کسی قاعدے اور ضابطے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔چنانچہ وحی کے انکاری یہ لوگ اپنی عقل وفہم کے مطابق قانون وضع کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ حقیقی امن قائم کرنے میں ناکام رہتا ہے۔دوسری طرف وحی کو ماننے والے معاشرے میں اگر وہ قانون نافذ کر دیا جائے جو خالقِ عقول نے وضع کیا ہے تو امن کی حقیقی روح معاشرے میں نظر آتی ہے۔اسی معاشرے میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اس قانون کو نافذ کرنے میں تسلیم کی بجائے تجویز کا رویہ اپناتے ہیں اور یہ جسارت کرتے ہیں کہ ''یہ قانون تو ٹھیک ہے مگر فلاں قانون انسانی مصالح سے میل نہیں کھاتا،فلاں انسانی حقوق کے خلاف ہے،فلاں انسانیت کی تذلیل ہے اور فلاں ترقی کے خلاف ہے وغیرہ وغیرہ''

ہمارے ملک میں یہ صورتِ حال اُس وقت پیدا ہوئی جب چند ہفتے قبل سوات میں ایک لڑکی کو ناجائز تعلقات کی بناء پر کوڑے مارنے کی ویڈیو فلم قومی اور بین الاقوامی نشریاتی اداروں پر دکھائی گئی۔اور چیف جسٹس نے اس معاملے میں این۔جی۔اوز کی خواتین ثمر من اللہ وغیرہ کے چکر میں آکر مغرب کو اپنا غلامانہ تأثر دینے کے لیے ازخود ایکشن لیا اور اس کے بعد الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔چند''قائدین''اور''مشاہیر''کے بیانات ملاحظہ ہوں:

''انسانیت کی تذلیل برداشت نہیں کی جائے گی''(زرداری۔گیلانی)

''یہ واقعہ بنیادی انسانی حقوق کے منافی ہے''(افتخار چوہدری۔چیف جسٹس)

''اسلام خواتین پر ظلم کی اجازت نہیں دیتا''(نواز شریف)

''سول سوسائٹی،این۔جی۔اوز،ایم۔کیو۔ایم،سیاسی کارکنوں،وکلاء اور منہاج القرآن کے احتجاجی مظاہرے''

''واقعہ اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش ہے''(سمیع الحق)

''شدت پسند شریعہ کے سخت ورژن کا نفاذ چاہتے ہیں''(نواز شریف)

قطع نظر اس سے کہ یہ ویڈیو فلم جھوٹ تھی یا سچ؟جرم کا ارتکاب ہوا یا نہیں؟سزا دینا ریاستی اداروں کا اختیار تھا یا کسی اور کا؟اس سارے منظر نامے کا بنظرِ غائر جائزہ لیا جائے تو تنقید کرنے والی ہر زبان جس ذہن کی عکاسی کرتی ہے اور جس سوچ کی کارفرمائی کا سراغ دیتی ہے وہ شرعی قوانین سے بیزاری کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔اس کے لیے پیرایہ اظہار اور الفاظ کی مینا کاری جس طرح بھی کر لی جائے حتمی نتیجہ شریعت سے بیزاری ہی نکلے گا۔

معاشرے کی اصلاح اور مفاسد کو دور کرنے کے لیے فطرت تقاضا کرتی ہے کہ جرائم کے ارتکاب پر سزائیں دی جائیں اور اُن کو نافذ کیا جائے۔شریعتِ اسلامیہ جرائم کے ارتکاب پر دی جانیوالی سزاؤں کو حد اور تعزیر کے عنوانات سے علیحدہ کرتی ہے۔فقہ اسلامی کے ذخیرہ کتب میں حد کی تعریف میں یہ الفاظ ملتے ہیں:

''حد اس مقررہ اور متعین سزا کا نام ہے جو بطور حق اللہ مقدر اور واجب ہوتی ہے۔جو جزاً لاگو ہوگی اور قاضی کے پاس معاملہ پہنچ جانے کے بعد اس میں کمی یا چھوٹ نہ ہوگی''

(ھدایة 94/2، المبسوط 36/9، الدر المختار 3/4)

''لا الہ الا الانسان'' کے کلمے کے حامل مغرب پسند طبقے کے لیے تو اسلامی حدود یقیناً وحشیانہ ہوسکتی ہیں لیکن جو شخص ''لا الہ الااللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' کا اقرار کرتا ہے اسے پھر نبویؐ فیصلوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ہی پڑے گا۔

'حدود' قرآن وسنت میں قطعی طور پر متعین کر دی گئی ہیں۔دورِ نبویؐ اور عہدِ خلافت راشدہ میں اُن پر عمل درآمد بھی ہوا ہے۔حدود کی اہمیّت پر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

''اللہ کی حدود میں سے حد کا نفاذ اللہ کی زمین پر چالیس راتوں کی بارش سے زیادہ بہتر ہے''

''جو کوئی قرآنِ مجید کی آیت سے جھگڑے تو اس کی گردن مارنا جائز ہے(انکار کرنا غور طلب ہے)اور جس نے توحید ورسالت کا اقرار کیا اس کے خلاف کسی کو راہ نہیں مگر یہ کہ وہ'حد'کو پہنچے وہ اس پر قائم کی جائے گی''

''ہر قریبی اور دور والے پر حد کرو اور ضمن میں تمہیں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کی پرواہ نہ ہونی چاہیے''

چنانچہ قرآنی احکامات اور تعلیماتِ نبویؐ کے ساتھ قبیلہ جہینہ،غامدیہ اور چند دوسرے واقعات میں کئے گئے نبویؐ فیصلوں سے کسی بھی انداز میں اعراض برتنا تو کجا اعتراض کرنا دین دشمنی کے علاوہ کسی اور زمرے میں نہیں آتا۔ان روایات میں ایک روایت کو تو 51 صحابہ کرامؓ نے روایت کیا ہے جو متواتر المعنی کے درجے کو پہنچتی ہے۔

(باقی صفحہ نمبر ے پر)

طالبان فوبیا

محترمہ عامرہ احسان

ویڈیو سوات کا جھوٹا پروپیگنڈہ تھا ہی تھا کہ طالبان کا بخار از سرنو پوری حدت اور شدت کے ساتھ چڑھ گیا۔ ٹیلی ویژن کے دہانے، اخباروں کے کالم، ریڈیو پر ہچکیاں، سسکیاں، طالبان آ گئے، طالبان آ گئے، بونیر پہنچ گئے، شانگلہ وارد ہو گئے۔ مارگلہ کی پہاڑیوں کی طرف سہم سہم کر دیکھا جا رہا ہے۔ امریکہ چیخ چلا رہا ہے، اس کے حواری گرما گرم جیبوں کے ساتھ اس کی سر میں سر ملا رہے ہیں۔ رابرٹ گیٹس، دخل در معقولات کئے چلا جا رہا ہے۔ سات سمندر پار بیٹھا طالبانی بخار میں پھنک رہا ہے۔ ہلیری کلنٹن، مائیک مولن، سبھی پر ہذیانی کیفیت طاری ہے۔ ڈرو، ہٹو، بچو۔ طالبان آ گئے۔ طالبان آ گئے۔ پاکستان طالبان سے لاحق خطرات کو محسوس کرے، ان سے نمٹنے کے لیے بھرپور کارروائی کرے۔ یہ پاکستان کے مامے، تائے، پھوپھے جس شدت سے سینہ کوبی کر رہے ہیں۔ ہائے طالبان اور وائے طالبان بلکہ وہاں طالبان (Why)! حالانکہ بھدی سی مثل مشہور ہے۔ ماں سے بڑھ کر چاہے تو پھپھا کٹنی کہلائے۔ ہمیں ان کٹنیوں کٹنیوں کی پہچان ہونی چاہیے۔ انہیں ہماری فلاح کتنی عزیز ہے۔ اس کی قلعی تو ہالبروک کے بھارت بارے بیانات سے واضح ہو رہی ہے۔ متکبرانہ بھارت نوازی کی انتہا کر دی ہے کہ ایک طرف طالبان کا واویلا دوسری طرف بھارت کی ہمنوائی اور کشمیر سے لاتعلقی کا دوٹوک بیان۔ ہماری کم نصیبی یہ ہے کہ این جی اوز، سول سوسائٹی کے نام پر پھیلائے گئے دین بیزار مغرب زدگان واویلا کر رہے ہیں۔ جنھیں طالبانائزیشن کے بھبھکے تو دینے آتے ہیں ہماری تہذیب، اقدار، دنیا و آخرت کے پرخچے اڑانے والی ویسٹرنائزیشن (Westernization) نظر نہیں آتی۔

ایک نجی ٹیلی ویژن کا منظر نامہ بڑا اندوہناک تھا۔ مغربائزیشن کا سراپا نمونہ یہ خاتون اینکر (میزبان) شدید ہذیانی کیفیت میں گرفتار تھی۔ منہ سے جھاگ، ناک کان سے دھواں گویا نکل رہا تھا۔ ظاہر ہے موضوع زیر بحث طالبان کی یلغار تھی۔ باڈی لینگویج، استہزا آمیز مسکراہٹ، غیض و غضب کے بیچ مضحکہ خیز صورتحال پیدا کر رہی تھی۔ اس کے سامنے دست بستہ ایک ٹیلی ویژنی عالم صاحب بڑی لجاجت سے اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش میں اسلام کی صفائیاں پیش کر رہے تھے۔ اگرچہ اسلام کی اس سے بڑی توہین کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے سرپھروں کے سامنے اس کی صفائی پیش کی جائے۔ حالانکہ قرآن دوٹوک کہہ رہا ہے۔

"صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے اب جس کا جی چاہے مان لے جس کا جی چاہے انکار کر دے۔" (الکہف-29).....

"تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے تو پھر جائے۔ اللہ اور بہت سے ایسے لوگ پیدا کر دے گا جو اسے محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہوگا۔ جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ (المائدہ-54)

یہ اندازہ تو تھا کہ قوم تکلیف دہ حد تک دینی جہالت کا شکار ہے تاہم بوقتِ امتحان ہی علم، جہالت کا اندازہ ہوتا ہے۔ قرآن سے کلیتاً نابلد قوم اور اس کے رہنما جن کی علمی کسمپرسی کا یہ عالم ہے کہ بہت بڑی تعداد وہ ہے جس نے صرف ناظرہ قرآن پڑھ رکھا ہے۔ موت فوت پر سپارہ جیسے تیسے پڑھ لینے کی حد تک شناسائی ہے۔ اسلام کا علم مبنی بر سنی سنائی یا خواہشات نفس میں لتھڑا الٹیا ہوا علم ہے۔ دنیا بھر کے علوم کی شناوری کرنے والی اللہ کی نازل کردہ صرف ایک کتاب کے کل تیس ابواب سے بھی لاعلم ہیں لیکن عالمانہ تحریر و تقریر کرنے میں اتنی (Pathetic) لاعلمی کے باوجود کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ سیاق و سباق سے ہٹ کر "من مانے مفہوم بنا کر قرآن کی آیات اور حدیث کے مجموعوں سے حوالے نکال کر مضامین رقم اور تقاریر ارشاد فرما دیتے ہیں"

لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کی عطا کردہ کج فکری کے تحت اسلام کے نازک اور پیچیدہ میدان میں ایسی بے باکانہ فکری جولانیاں دکھاتے ہیں کہ انسان لرز کر رہ جاتا ہے۔ جس بے باکی اور روانی سے طالبان کے پردے میں اسلامی نظام زندگی (ربِ کائنات اللہ جل شانہ کے نازل کردہ) نظام قانون کی دھجیاں بکھیری جاتی ہیں۔ یہ نہ جانتے ہوئے کہ اسلام اتنا بھی لکڑ ہضم، پتھر ہضم نہیں ہے کہ آپ اس کی اساس سے بغاوت کر جائیں۔ اصولِ دین کا انکار کر دیں اور ایمان کا کچھ بھی نہ بگڑے۔

فتنۂ دجال حق و باطل کو گڈمڈ کر دینے اور Confusion سے عبارت ہے۔ اور آج یہ الجھاؤ اپنے عروج پر ہے۔ دینی جماعتیں سیاسی مفادات بالائے طاق رکھتے ہوئے اسلام اور صرف اسلام کے مفاد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے رہنمائی کا فریضہ ادا کریں۔ خوف طالبان کا نہیں اس اجلے ستھرے نظامِ زندگی کا ہے جو یہاں ایک منضبط طرزِ حیات لاگو کرتا ہے۔

بندہ کبھی اللہ کو ناراض کر دینے والی ایسی بات زبان سے بول دیتا ہے جس کی طرف اس کی توجہ نہیں گئی ہوتی مگر اس کے باعث وہ جہنم کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ (بخاری)۔ خبر ہی نہیں کہ نواقضِ اسلام کیا ہیں؟ کبائر کا مرتکب تو اللہ کی رحمت پر معلق ہے چاہے تو معاف کر دے اور چاہے پکڑ لے یا بعد از عذاب نجات دیدے۔ قتل، زنا، چوری، ڈکیتی، سود، شراب خوری، کبائر ہیں۔ نواقضِ اسلام نہیں لیکن یہ زبان ہے جس سے عقیدے کا اظہار کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوا جاتا ہے اور کچھ اعتقادات رویے اور کام ہیں جو اس دائرے سے نکال باہر کرتے ہیں۔ داخل ہونے کی بھی کچھ شرائط ہیں، رہنے کے بھی کچھ قواعد ہیں اور نکال باہر کرنے کے بھی کچھ ضوابط ہیں۔ ہمارے ہاں بلا روک ٹوک چلنے والی ایک زبان ہے جو ہر وادی میں بھٹکتی پھرتی ہے۔ بلاخوف و خطر جسے نیٹو، یورپی یونین، کامن ویلتھ، اتحاد برائے دہشت گردی کی مشروط رکنیت اور وجوہِ اخراج تو معلوم ہیں لیکن (معاذ اللہ) اسلام ہی ایک موم کی ناک اور اللہ میاں کی گائے ہے جس کا کچھ نہیں بگڑتا، جدھر چاہے موڑ دو۔ حالانکہ ہم وہ امت ہیں جسے سب سے بڑھ کر زبان کی حفاظت سکھائی گئی ہے۔ قسم کھا کر توڑ دی، اب کفارہ ادا کرو۔ زبان سے جو بات نکالی تھی یا اس پر قائم رہو یا اس کا بگھتان دو تا کہ آئندہ سوچ سمجھ کر بولو۔ ایلاء اور طلاق کے قواعد و ضوابط بھی زبان ہی سے اظہار کے تحت ہیں جس کی

ادائیگی کے بعد نتائج بھی مرتب ہونگے۔ روزہ رکھوا کر ضبط نفس اور ضبط گفتار کی تاکید اور مشق بھی کروائی گئی لیکن طالبان کے ضمن میں جو ہالبروک، گیٹس وائرس چھوڑا گیا تھا تو پتہ چلا کہ یہ قوم ایمان کے اعتبار سے کتنے پانی میں ہے۔

داڑھی، عمامہ کلاشنکوف دیکھ کر خوف کا وہ مظاہرہ کیا گیا جو امریکہ کے بحری بیڑوں میں لدے میزائل بردار طیاروں، ڈرون حملوں، شراب، خنزیز، فحاشی میں ڈوبی تہذیب کو ہمراہ لیے چلے آنے والوں کو دیکھ کر بھی طاری نہ ہوا تھا۔ جبکہ مذکورہ بالا تینوں علامتیں شعائر اسلام ہیں۔ سنت رسول ﷺ ہیں اور ہر مسلمان سے مطلوب ہیں۔ آثار بتاتے ہیں کہ یہی حالات وواقعات آنے والے کل میں جب امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کو لے کر آئیں گے تو ہمارے نشریاتی ادارے، دانشور حضرات وخواتین اسی رویے سے ان کا استقبال کریں گے۔ یہ عین وہی رویہ ہے جو نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری پر یہود نے اختیار کیا تھا کیونکہ اسلام ان کی خواہشات نفس، طرز حیات پر عین اسی طرح کاری ضرب لگا رہا تھا۔

طالبان کے پردے میں اسلامی نظام زندگی (رب کائنات اللہ جل شانہ کے نازل کردہ) نظام قانون کی دھجیاں بکھیری جاتی ہیں۔ یہ نہ جانتے ہوئے کہ اسلام اتنا بھی لکڑ ہضم، پتھر ہضم نہیں ہے کہ آپ اس کی اساس سے بغاوت کر جائیں۔ اصولِ دین کا انکار کر دیں اور ایمان کا کچھ بھی نہ بگڑے۔

طالبان کے لیے شدت غضب میں ریڈیو پر ایک صاحب فوج کو برا بھلا کہہ رہے تھے کہ کیا اس دن کے لیے فوج تیار کی گئی تھی کہ وہ مٹھی بھر طالبان سے بھی نہ نمٹ سکے۔ کیا ستم ہے کہ فوج کو ڈرون حملوں پر خاموش رہنے پر تو مطعون نہ کیا جا سکے؟ امریکہ کی فرمائش پر اپنے علاقوں پر بمباری، بربادی پر تو اُف بھی کہنے کی اجازت نہ ہو۔ البتہ فوج کا مقصدِ وحید یہ ہے کہ وہ داڑھی، پگڑی سے خوف زدہ قوم کی حفاظت کرے۔ نشان عبرت انہیں بنائے جو ہمیں نماز، ایمان، اسلام کی طرف لے جانے کی ''سازش'' کریں۔ نظریاتی دہشت گردی کی یہ انتہا نہیں تو کیا ہے؟؟ گروہ تو ازل تا ابد وہی تین رہے ہیں۔ مومن، کافر، منافق۔ آخر الذکر پر اللہ کے غضب کی شدت اسی بناء پر کہ بظاہر مسلمانوں میں شامل یہ گروہ کفر سے بڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتا ہے۔ کفر ہمیشہ اسی گروہ کی بدولت مسلم معاشرے میں ریشہ دوانیوں پر قادر ہوتا ہے۔ فتنہ دجال حق و باطل کو گڈمڈ کردینے اور Confusion سے عبارت ہے۔ اور آج یہ الجھاؤ اپنے عروج پر ہے۔

دینی جماعتیں سیاسی مفادات بالائے طاق رکھتے ہوئے اسلام اور صرف اسلام کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے رہنمائی کا فریضہ ادا کریں۔ خوف طالبان کا نہیں اس اجلے ستھرے نظام زندگی کا ہے جو یہاں ایک منضبط طرز حیات لاگو کرتا ہے۔ آزاد شتر بے مہار طور اطوار کی گنجائش نہیں رہتی۔ طالبان کا خوف اوپر کے طبقے کو ہے۔ قوم کے سرداروں، سیاست، معیشت، تجارت (سودی، حرام جلب زر) آرٹ، کلچر (کے نام پر عریانی وفحاشی کے کاروبار) سیکولر میڈیا، مذہبی اجارہ داری، نسلی تعصب کی آگ بھڑکا کر سیاست چمکانے والے، غرض ہر نوعیت کی سرداری کو اسلام ازل سے ایک چیلنج دیتا آیا ہے۔ آج بھی سادہ، اجلا عوام الناس کا نجات دہندہ اسلام مذکورہ بالا طبقات کی سرداری پر ضربِ کاری لگاتا ہے اور ان کے بزنس چوپٹ کرتا ہے۔ عوام الناس کو بہکایا، بھٹکایا یا اکسایا جا رہا ہے تا کہ طالبان کا ہوا کھڑا کر کے نفسیاتی خوف پیدا کیا جا سکے۔ پے در پے حکومتوں نے ایک اجڑی بکھری قوم کو سمیٹنے، اعتماد دینے، اٹھا کھڑا کرنے کی بجائے امریکہ کے ہاتھ گروی رکھ کر پیسے بٹورنے کی سوا کچھ نہ کیا۔ یہاں تک کہ اب یہی کام دبی زبان سے اگلے حکومتی امیدواروں نے بھی شروع کر دیا ہے۔

عوام بے چارے تو سردار صاحب والے فارمولے کے تحت دوڑ دوڑ کر ہانپ مر رہے ہیں۔ (سردار صاحب بنیان بار بار اتار کر پہن رہے تھے۔ پوچھنے پر وجہ یہ بتائی کہ جوئیں پڑ گئی ہیں۔ میں نے انہیں دوڑا دوڑا کر مار ڈالنا ہے) طالبان فارمولا افغانستان میں جنگ سے اجڑی بکھری قوم کے لیے پچھلی صدی کے اواخر میں سکون امن اور راحت لیکر آیا تھا۔ ہماری ضرورت وہ حکمران ہیں جن کی اپنی ضروریات نہایت محدود ہوں۔ ان کے پاس عوام کے لیے وقت، فرصت اور خدا خوفی ہو۔ جو اللہ کے سوا کسی کے آگے دبنے، جھکنے، بکنے والے نہ ہوں۔

ڈاکٹر قدیر خان بھی ان کے ہاتھ زیادہ محفوظ اور سکھی رہیں گے۔ اسلام سے ڈرنے والے مجید نظامی فارمولے کے تحت بھارت چلے جائیں۔ انھیں اسلام سے بچ کر زندگی گزارنے کی تمام تر سہولیات فراہم ہونگی۔ پاکستان جہاں اتنے مداری آزما چکا کیوں نہ ان بہادر غیور طالبان کو آزما کر دیکھ لیں۔ کشمیر کا مسئلہ بھی حل ہو جائیگا۔ رہا امریکہ، برطانیہ اور نیٹو تو اسے اگر طالبان منظور نہیں تو یہ بھی دیکھ لیں کہ وہ برطانیہ جانے والے طلباء کے ساتھ کیا حشر برپا کرتا ہے۔ انگریزی میں ڈگری کا طلبگار اگر برطانوی پولیس کے ٹھڈے برطانیہ کی ٹھنڈی سڑکوں پر کھائے گا اور ہارورڈ کی تعلیم یافتہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو شرمناک مظالم سے گزارا جائیگا اور جان پکنز کی ذہین وفطین (عافیہ کی بہن) ڈاکٹر فوزیہ صدیقی اپنی بہن کی رہائی کے لیے دربدر ماری ماری پھرتی رہیں گی۔ تو کیا وہ باکباز طالبان جن کی گواہی، ایمان، سچائی اور اخلاص سے معمور ہونے کی گواہی یوآن رڈلے (مریم) نے اسلام قبول کر کے دی۔ امریکی فارمولوں کی نسبت بہتر نہیں ہیں؟؟ انتخاب ہمیں کرنا ہے۔ امریکی کالونی عراق/افغانستان نئے کرزئی تلے (جو تیار ہو رہا ہے) یا طالبان کی مدد سے آزاد، خودمختار سر اٹھا کر جینے والا پاکستان، جس سے امریکہ بھی ڈر، دب کر رہے؟ ہماری اول آخر ضرورت ایک بہادر، بے خوف قیادت ہے۔ توحید کی قوت سے جس کا باز وقوی ہو۔ ایک ہاتھ میں قرآن دوسرے میں کفر کا سر توڑ دینے والا اسلحہ ہو، جو دیگر سیاسی، دینی، جماعتوں میں بہرطور موجود نہیں۔ پاکستان کی بقاء کی فکر کیجئے اور وہ اسلام ہی میں مضمر ہے، بے دینی اور خدا بیزاری میں نہیں۔

کیا ستم ہے کہ فوج کو ڈرون حملوں پر خاموش رہنے پر تو مطعون نہ کیا جا سکے؟ امریکہ کی فرمائش پر اپنے علاقوں پر بمباری، بربادی پر تو اُف بھی کہنے کی اجازت نہ ہو۔ البتہ فوج کا مقصدِ وجود یہ ہے کہ وہ داڑھی، پگڑی سے خوف زدہ قوم کی حفاظت کرے۔ نشان عبرت انہیں بنائے جو ہمیں نماز، ایمان، اسلام کی طرف لے جانے کی ''سازش'' کریں۔

طالبان: ایجنٹ بھی، ہدف بھی؟

(حمزہ عبدالرحمٰن)

'ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات' کی بنیاد پر بزدل، نا اہل، غلام طبیعت حکمرانوں کے ہاتھوں پاکستان اب امریکہ کے لیے 'سوفٹ ٹارگٹ' بن گیا ہے۔ ایٹمی صلاحیت' خوفزدہ' کونے میں سمٹی' دبکی' حیران ہو ہو کر اس ملک کے حکمرانوں کو دیکھ رہی ہے' اسے نوچ لینے کے لیے تین اطراف سے آگ لگائی بھڑکائی جا چکی ہے۔ سرحد، بلوچستان، کراچی ۔۔ امن و امان بحال ہونے اور سوات کی رونق لوٹ آنے کے جو اسباب پیدا ہوئے تھے، اس پر انگریزی اخبارات اور ٹیلی ویژن چینلوں نے خوب ہا ہا کار مچائی۔ امریکہ، نیٹو سے ہم آواز ہو کر بین ڈالنے کے نتیجے میں یہ راگ بہت جلد اپنے جلو میں دوبارہ گن شپ ہیلی کاپٹر، ٹینک اور توپخانے کی گھن گرج لے آیا۔ افغانستان میں تو نہتے کمزور افغان بھی لوہے کا چنا ثابت ہوئے اور یہاں ہم زبردست فوجی قوت اور اسلحے وایٹمی صلاحیت کے باوجود اپنی بے حمیتی کے سبب حقیر ہو کر رہ گئے۔ طالبان سے ضد اور چڑ کی واحد وجہ اسلام ہے۔ امریکہ پوری دنیا میں اپنی مادر پدر آزاد ایڈز زادہ اور 'سوائن فلوٗ زدہ ثقافت وتہذیب کی بقا اور تحفظ کی خاطر مسلم دنیا پر آگ برسا رہا ہے۔ حیرت کی بات صرف یہ ہے کہ امریکہ کی اسلام دشمنی تو سمجھ میں آتی ہے لیکن مسلمان دانشوروں کی ذہنی کیفیت عقل، سمجھ سے باہر ہے۔ ٹیلی ٹاک شوز اور تحاریر میں اچھے بھلے اسلام پسندوں کو بھی جب طالبان کے پسندے بنانے کی فکر میں مبتلا دیکھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ اتنی چکرائی ہوئی سوچ، گویا دن میں تارے نظر آرہے ہیں۔ ایک لمحہ طالبان کے حق میں بات ہوتی ہے ان کے خلاف آپریشن کو برا بھلا کہا جاتا ہے۔ دوسرے ہی لمحے طالبان امریکہ بھارت سے اسلحہ لے کر پاکستان کے خلاف لڑنے والے شر پسند ٹھہرائے جا رہے ہوتے ہیں۔ تضاد بیانی بولنے لکھنے والوں کو محسوس نہیں ہوتی۔

> عشائیوں، ظہرانوں سے اگر بم برساتے امریکہ کا علاج ممکن ہوتا تو اب تک بات بڑھتے پھیلتے یہاں تک نہ آپہنچتی۔ جو لوگ اس کا علاج کر رہے ہیں، اور بہت مؤثر کر رہے ہیں، ہم من حیث القوم انہی کے در پے ہیں، صرف اس لیے کہ کہیں ہماری لیڈری نہ چھن جائے۔ کہیں ہمارے کارکن نہ دوڑ جائیں۔ کہیں پارٹی کا شیرازہ نہ بکھر جائے۔

سرکاری پریس ریلیزوں کے تحت لمبا پروپیگنڈا چلایا گیا کہ سوات میں نفاذِ شریعت کا مطالبہ لے کر لڑنے والے ''بھارتی وافغانی وامریکی ایجنٹ ہیں''، ''جعلی داڑھیاں رکھنے والے غیر مختون لوگ ہیں''۔ یکا یک چشمِ فلک نے یہ منظر دیکھا کہ انہی لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ مولانا صوفی محمد کے جلوے میں نظامِ عدل کے طلبگار اور تائید کنندگان بن کر نفاذِ شریعت پر اظہارِ مسرت کے لیے جوق در جوق اُمڈے چلے آرہے ہیں۔ پہلے 'سچ' بولا جا رہا تھا یا وہ اب کھل کر سامنے آگیا ہے؟ ٹیلی ویژن پر ٹائیاں کسے صاحبان اسی نوعیت کی پھنکاریں مار رہے تھے جس کے تحت طالبان اس روئے زمین کی 'ہولناک ترین مخلوق' ہے۔ ایسے میں ان کی بیماری کی حد کو چھوتی ہوئی ژولیدہ فکری تضاد بیانی کی وجہ پر غور کرتے ہوئے وہ حضرت یاد آگئے جو ایک ڈاکٹر صاحب کے پاس پریشانی میں آئے تھے۔ ان کی سانس رک رہی تھی، چکر آرہے تھے، آنکھوں کے سامنے تارے ناچ رہے تھے، بات سمجھ نہیں آرہی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے ہاتھ بڑھا کر ٹائی کی گرہ ڈھیلی کر دی تو طبیعت فوراً جگہ پہ آگئی۔ یہ علاج کر دیکھیں شاید طبیعت بحال ہو جائے۔ تاہم ملکی صورتحال اس وقت اتنی گھمبیر ہے کہ ٹائی نہ پہننے والی مخلوق کی بھی سانسیں رک رہی ہیں۔

تاہم یہ امر توجہ طلب ضرور ہے کہ امریکہ نے اس دجالی صلیبی جنگ میں ایک ہدف رکھا تھا اور اسے بھرپور کامیابی سے حاصل بھی کیا۔ وہ یہ کہ امت کو کسی سطح پہ قیادت ہاتھ نہ آئے۔ مؤثر قیادت کے بغیر عوام تو کیا لشکر بھی غیر مؤثر منتشر ہو جاتا ہے۔ قیادت کے نام پر ہر جگہ امریکہ کے کٹھ پتلی لیڈر تہہ در تہہ تیار ہیں۔ ایک ہٹے تو دوسرا جگہ لے سکے (یہی اس وقت بھی ہمارے ہاں ہو رہا ہے)۔ امریکہ کے خلاف صف آراء مجاہدین کو میڈیا کے ڈھول پیٹ پیٹ کر اتنا متنازعہ مشکوک بنا دیا جائے کہ مسلمان بہادر لیڈرشپ سے محروم، امریکہ کے مرغ ہائے دست آموز پر تکیہ کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

کبھی آپ نے غور کیا کہ عراق میں امریکہ کو شکست کس نے دی؟ انخلاء تک نوبت کیوں آرہی ہے؟ اتنی زبردست فوجی قوت کے باوجود امریکہ ناکام کس کے ہاتھوں ہوا؟ یہ بے نام ونشان لیڈر کون تھے؟ انہیں مدد کون دے رہا تھا؟ گرد وپیش کے تمام مسلمان ممالک اپنے بھائیوں کے بہتے خون سے منہ موڑے یا دوبئی برانڈ عیش وعشرت میں مبتلا تھے یا کویت، اردن کی طرح امریکہ کی چاکری میں مصروف تھے۔ کافر فوج کی سپلائی لائن، عسکری اڈے ہماری طرح وہاں کے ہمسایہ مسلمان ممالک نے فراہم کیے، قیادت گویا تھی ہی نہیں۔ بغیر سروں کے، بغیر شناخت کے لڑنے والے بے نام ونشاں نوجوان تھے۔ امریکہ بڑی کامیابی سے وہاں سے ناکام ہوا کہ اتنے بڑے کارنامے کے باوجود امت کے ہاتھ ایک نام بھی نہ آسکا۔ بالکل یہی داستان یہاں دہرائی جا رہی ہے۔ امریکہ کے خلاف صف آراء ہر نام، ہر گروہ کو میڈیا نے نہایت خشوع وخضوع سے متنازعہ اور مشکوک بنایا۔ امریکہ کی آنکھوں میں چبھنے والے کانٹے ہمیں بھی پسند نہ آئے۔ ان کے نام لینے کی اجازت بھی نہیں۔ کیونکہ ایک طرف تو سروں پہ قیمت لگی ہے، دوسری طرف یہی نام 'سی آئی اے کے ایجنٹ' 'امریکہ کے کاشتہ پودے' ان کے ایماء پر پاکستان کو توڑنے' اسلام کو بدنام کرنے والے افراد اور گروہ ہیں۔ لہذا یہاں بھی صورتحال عراق والی ہے۔ شیخ اسامہ، ایمن الظواہری، مُلا عمر، بیت اللہ محسود، طالبان، القاعدہ۔۔ اُف، یہ تو نام ہی لکھے

جانے کے لائق نہیں۔ ان سے پھوٹ پھوٹ کر دہشت گردی کی بو آتی ہے۔ امریکہ سے بڑھ کر ہم ان کے دشمن ہیں 'یہ جہادی نہیں، فسادی ہیں' ان ناموں میں کالا رنگ ہم نے اپنی تحریروں سے بھرا۔ 'امریکہ انھیں اسلحہ دے رہا ہے۔'

ایک طرف یہ پوری داستان ہے، دوسری طرف امریکہ انہی کو خود شکار بھی کر رہا ہے۔ پاکستانی فوج سے بھی انہی ناموں پر قبائل اجاڑنے کا کام لیا گیا۔ دس لاکھ مقامی باشندے اجڑ گئے، یہی کرتے رہے تو معاذ اللہ آدھا پاکستان خیمہ بستی بن جائے گا۔ ہر خاندان میں شہادتوں، بیواؤں، یتیموں کی کہانیاں اس پر مستزاد ہیں۔ ڈرون حملے امریکہ کرے گا ورنہ خود مارتے جاؤ۔ لہٰذا اصول یہ طے پایا کہ بجائے اسکے کہ ڈاکو آ کر ہمارے بال بچے مار دے، ہم اس سے پہلے خود ہی انہیں مار ڈالیں گے۔ کیونکہ مریں گے تو دونوں صورتوں میں۔ خود ماریں گے تو ڈالر مل جائیں گے جس سے باقی بچا کھچا پاکستان چلتا رہے گا۔ یہ ہدف پر اصلاً کون ہیں؟ عرب مجاہدین المعروف 'غیر ملکی'، طالبان المعروف 'بھارتی و امریکی اسلحے کے بل پر لڑنے والے دہشت گرد'۔ یہ پہیلی کچھ عجیب نہیں جو ہر چینل پر، ہر دوسری تحریر میں دہرائی جارہی ہے۔ اچھے بھلے عاقل بالغ اس رو میں بہہ رہے ہیں۔ اقبال نے مومن کے بے تیغ لڑنے کی بات کی تھی لیکن انہیں سمجھنے میں غلطی لگی۔ بے تیغ تو لڑا ہی نہیں جاسکتا۔ مومن دشمن کے اسلحے سے لڑتا ہے۔۔! بلکہ اس دور میں تو مومن ہوتا ہی نہیں۔ عراق میں کفر کو شکست جنات نے دی۔ مومن وہاں بھی نہیں تھا۔ گزشتہ ہفتے کے دوران عرب مجاہدین ابو زبیدہ اور خالد شیخ محمد سمیت دیگر گوانتانامو قیدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی تفصیل خود ظالموں نے ہی جاری کر دی۔ کتنی عجیب بات ہے کہ 'سی آئی اے کے یہ ایجنٹ' جن کے سر کی قیمت ہم نے وصول کر کے انہیں بیچا تھا، ان پر ناقابلِ بیان مظالم ڈھائے گئے۔ مذکورہ دونوں افراد کو ایک ایک دن میں ڈیڑھ سو مرتبہ 'واٹر بورڈنگ' (water boarding) کے ذریعے جیتے جی موت سے بار بار گزارا گیا۔ اس دور میں کفر کے ہاتھوں اٹھنے والے کراہوں، آہوں اور 'احد، احد' کی صداؤں کے پیچھے کھڑا ابوجہل تو ہمارا اتحادی ہوا اور جن پر یہ بلائیں ٹوٹیں، صرف اور صرف اسلام کے نام پر صف آراء ہونے کے نتیجے میں، ان میں ہمیں سیدنا بلالؓ، حضرت خبابؓ، حضرت یاسرؓ کی شباہتیں دکھائی نہ دیں۔ ہم کفر کے تھمائے جملوں کی جگالی میں مصروف رہے۔ جس طرح اصول یہ ہے کہ لعنت جب کسی پر بھیجی جائے اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو وہ بھیجنے والے پہ لوٹ آتی ہے، یہی معاملہ کفر کسی پر صادر کرنے کا بھی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ان فی سبیل اللہ مجاہدین، مہاجرین، اور قیدیوں کو سی آئی اے اور بھارتی 'ایجنٹ' قرار دینے والوں پر بھی یہ الزام اسی طرح لوٹ آتا ہے؟ جو ساحل پہ بیٹھ کر طوفان کا نظارہ کر رہے ہیں یا مزے کی زندگیاں لوٹ کر بیان جاری فرما رہے ہیں، وہ حقیقتاً خود کفر کی آلہ کاری اور ایجنٹی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ امت کو الجھانے، بہکانے کا کام کر رہے ہیں۔ نہ خود موثر رہنمائی دینے پر قادر ہیں نہ کسی اور کو دینے کی اجازت دینے پر رضامند ہیں۔ قراردادوں، پریس کانفرنسوں، سیمیناروں، دنیائے کفر کے لیڈروں سے دل بہلاوے کی ملاقاتوں، کیمروں کی چکا چوند، مائیکوں کی ہڑبونگ، عشائیوں، ظہرانوں سے اگر بم برساتے امریکہ کا علاج ممکن ہوتا تو اب تک بات بڑھتے پھیلتے یہاں تک نہ آ پہنچتی۔ جو لوگ اسکا علاج کر رہے ہیں، اور بہت موثر کر رہے ہیں، ہم من حیث القوم انہی کے درپے ہیں، صرف اس لیے کہ کہیں ہماری لیڈری نہ چھن جائے۔ کہیں ہمارے کارکن نہ دوڑ جائیں۔ کہیں پارٹی کا شیرازہ نہ بکھر جائے۔ بس فکر کی جائے تو صرف ایک بات کی کہ کل لیڈروں کو لیڈری کی جوابدہی کرنا ہوگی۔ عوام سوچ لیں، کہیں کل واویلا نہ کریں کہ 'اے ہمارے رب، ہم نے اپنے لیڈروں (سرداروں) اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں راہِ راست سے بے راہ کر دیا' (الفرقان:۶۷)۔

ہندو اور انگریز کی غلامی سے نکل کر ہم نے پاکستان بنایا تھا۔ سرمایہ داروں، جاگیرداروں، وڈیروں، سیکولر طبقے کی روشن خیالیوں کی آماجگاہ بنانے کے لیے نہیں۔ یہ سب کچھ وہاں بھی میسر ہوسکتا تھا۔ لاکھوں جانوں اور عصمتوں کی قربانیاں صرف اور صرف اسلام کی خاطر دی تھیں۔ کسی دوسرے نظریے میں اتنی طاقت نہیں کہ ہجرت اور جان کی قربانی لے سکے۔ پاکستان واپس گورے کی غلامی میں چلا گیا اور جارہا ہے۔ پاکستان کو غلامی اور ارتداد سے بچانے کا واحد راستہ گورے کے خلاف صف آرا مجاہدین کی قوت، شجاعت اور بصیرت کو رہنما بنانے کا ہے۔ حریت پسند بصیرت کا حامل ہوتا ہے، غلام کورچشم ہوتا ہے۔ 'مومن کی فراست سے ڈرو، وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے'۔ آج یہ فراست پاکستان کے اندر خوفزدہ لیڈروں کے پاس نہیں۔ یہ نور صرف اللہ سے ڈرنے والوں کے پاس ہوتا ہے۔ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہمارا دشمن ان دو فریقوں میں سے کون ہے۔ مجاہدین کو دہشت گرد گردانیں گے تو پاکستان سمیت اپنی دنیا و آخرت گنوا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا غضب مول لیں گے۔ دنیا کو یہود کے عالمی شکنجے سے چھڑانے کے لیے افغان جہاد فیصلہ کن ہے۔ ہماری ایٹمی قوت اصلاً یہود کے لیے خطرہ ہے جسے وہ ہر قیمت پر برباد کرنے کے لیے چیخ چلا رہے ہیں، دباؤ ڈال رہے ہیں۔ سالہا سال مجاہدین پر پاکستان نے ظلم ڈھائے۔ انصاف سے ذرا پیچھے پلٹ کر دیکھیے، وہ ہمارے دشمن تو کبھی نہ تھے۔ پوری یکسوئی سے امریکہ و نیٹو کے خلاف قربانیاں دے رہے تھے۔ آپ کی سرحدوں اور اسلام کا تحفظ کر رہے تھے۔ مجاہدین کی قیادت نے بے مثل صبر کے ساتھ پاکستان کی بے وفائیوں، غداریوں کو برداشت کیا۔ ۶۰۰ بیش قیمت مجاہد امریکہ کے ہاتھ بیچے۔ ان کی بیویاں، بچے، خاندان رُل گئے۔ بے شمار ہم نے خود شہید کیے یا نشاندہی کر کے ڈرون حملوں سے شہید کروائے۔ صبر کا پیمانہ اگر لبریز ہو گیا تو عجب نہ ہوگا۔ پورے علاقے کو خیمہ بستیوں میں بدل دیں، دربدر کر دیں، خون میں نہلا دیں۔ ان کے خلاف دن رات چیخیں، چلائیں، اور پھر ردِ عمل نہ ہو۔۔؟

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

❁---❁---❁

حیرت کی بات صرف یہ ہے کہ امریکہ کی اسلام دشمنی تو سمجھ میں آتی ہے لیکن مسلمان دانشوروں کی ذہنی کیفیت عقل، سمجھ سے باہر ہے۔ ٹیلی ٹاک شوز اور تحاریر میں اچھے بھلے اسلام پسندوں کو بھی جب طالبان کے پسندے بنانے کی فکر میں مبتلا دیکھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے۔ اتنی چکرائی ہوئی سوچ، گویا دن میں تارے نظر آرہے ہیں۔

جرمِ نفاذِ شریعت کی بنا پر فوج کی سوات پر چڑھائی

عبدالہادی

7 مئی کی شب صلیبی گماشتے پاکستانی وزیرِاعظم یوسف رضا نے ٹیلی ویژن پر کہا کہ ''وہ سوات کو دوبارہ فوج کے کنٹرول میں دینے کا اعلان کرتا ہے اور 'عسکریت پسندوں' کے مکمل خاتمے تک فوجی آپریشن کی منظوری دیتا ہے''۔ اپنے نام کے برعکس ظاہر و باطن کا بدصورت یوسف رضا مزید کہتا ہے کہ ''اس کی حکومت نے اے این پی کی صوبائی حکومت اور سوات کے عوام کی خواہش کے مطابق، غیر ملکی ڈکٹیشن لیے بغیر نظامِ عدل ریگولیشن کے نفاذ کا فیصلہ کیا اور قومی اسمبلی سے منظوری کے بعد صدر زرداری نے بلا تاخیر نظامِ عدل کے مسودے پر دستخط کرنے سے یہ ثابت کر دیا کہ حکومت کسی بھی معاملے میں امریکہ سے ڈکٹیشن نہیں لیتی اور اپنی عوام کے مفاد میں اپنے فیصلے خود کرتی ہے''۔ لیکن 'حکومتی اعلانِ جنگ' سے دو روز قبل 5 مئی کو پاکستان اور افغانستان کے لیے صلیبی ایلچی رچرڈ ہالبروک نے امریکی وزارت خارجہ کی کمیٹی کے سامنے یہ حقیقت آشکار کی کہ ''زرداری نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس نے معاہدے پر دستخط شدید دباؤ کے تحت کیے تھے لیکن وہ جلد ہی اس کا کوئی حل نکال لے گا اور اس کی حکومت نظامِ عدل کو نہیں چلنے دے گی''۔ ایشین ٹائمز کے مطابق پاکستانی حکومت نے امریکی دباؤ کے تحت طالبان کے خلاف دوبارہ جنگ کا اعلان کیا اور پاکستانی وزیرِاعظم کا خطاب بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ یوسف رضا نے سوات آپریشن کا اعلان 7 مئی کو کیا لیکن ہالبروک 5 مئی کو کہہ رہا تھا کہ سوات میں بمباری کے لیے پاکستانی فوج ایف۔16 طیارے استعمال کر رہی ہے لیکن حقیقت تو اس کے بھی برعکس ہے پاکستانی فوج کی طرف سے 26 اپریل سے غیر اعلانیہ فضائی بمباری ہو رہی ہے اور کئی لٹے پھٹے خاندان 3 سے 7 دن تک کی مصیبتیں اور مشکلات جھیلتے ہوئے 3 مئی کو اپنے رشتہ داروں کے ہاں کراچی پہنچے۔

سوات میں فوج کی حالیہ کارروائی دراصل جولائی ۲۰۰۷ء میں لال مسجد میں فوج گردی کے ردِعمل میں شروع ہوئی۔ جب دینی جماعتوں سمیت پورا ملک لال مسجد میں جاری فسطانیت پر بے حمیتی کی نیند سو رہا تھا۔ اس وقت سوات میں غیور مجاہدین نے حکومت کو الٹی میٹم دیا کہ کافروں کی ہم نشین اور غلام فوج 'لال مسجد میں اپنی فوج گردی بند کرے وگرنہ ہم اس کا انتقام لے کر رہیں گے۔ لیکن حکومت اور فوج اپنے صلیبی خداؤں کے حکم پر لال مسجد کے باسیوں کو شہید کرنے سے باز نہ آئی۔ چنانچہ مجاہدین کی طرف سے فوج پر حملے شروع کر دیئے گئے۔ ۲۶ نومبر ۲۰۰۷ء کو صلیب کے رکھوالے اور غلام 'پرویز' نے آپریشن راہِ حق کے نام سے فوجی طاقت کا استعمال شروع کیا۔ جواباً مجاہدین نے بھی آپریشن شروع کیا جو کہ فوج کے حقیقی آپریشن پر منتج ہوا۔ ۱۵سو سے زائد فوجی 'صلیب کی بھینٹ چڑھانے کے بعد مجبوراً حکومت ۱۶ فروری ۲۰۰۹ء ''کالعدم'' تحریک نفاذ شریعت محمدیؐ کے سربراہ مولانا صوفی محمد صاحب سے امن معاہدے پر مجبور ہوئی۔ ۴۶ دن تک نظامِ عدل ریگولیشن کو لٹکانے کے بعد قومی اسمبلی اور زرداری سے اسے منظوری دلائی گئی۔

مالاکنڈ ڈویژن پر کی جانے والی حالیہ فوج کشی نے یہ ثابت کیا ہے کہ صلیبیوں کی پجاری پاکستانی فوج اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے۔ فضائی بمباری کسی بھی مسئلے کا آخری اقدام ہوتا ہے اور یہ اس وقت کی جاتی ہے جب وہاں کے باسیوں کو مکمل طور پر ختم کرنا مقصود ہو اور انسانی جانیں کی قدر و قیمت باقی نہ رہے۔ گزشتہ طویل عرصہ سے اسلام کی سرزمین کشمیر' ہندوستان کے غاصبانہ قبضے میں ہے لیکن اس کو بھی آج تک اس کی جرأت نہیں ہوئی کہ وہ وہاں فضائی بمباری کر سکے جبکہ پاکستان کی 'مسلمان' فوج نہتے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔ پاکستانی افواج سوات میں وسیع پیمانے پر کارروائی کر رہی ہیں۔ فوج کشی کی دوران گن شپ ہیلی کاپٹروں، جہازوں، بھاری مشین دستوں اور توپخانوں سے شہری اور دیہاتی آبادیوں اور ان سے ملحقہ پہاڑی علاقوں سے گولہ باری کی جا رہی ہے۔ بمباری کرنے والے جہاز ائیر فورس کی بیس کامرہ سے اڑ کر جاتے ہیں کیونکہ یہ سوات سے قریب تر ہے۔ تمام علاقوں میں پانی، بجلی اور مواصلات کی سہولتیں منقطع کی جا چکی ہیں مسلسل اور دلوں کو ہلا دینے والی فائرنگ اور گولہ باری کی وجہ سے اب تک بونیر، شانگلہ اور سوات کی 70 فی صد سے زائد آبادی اپنے گھر بار چھوڑ کر نقل مکانی کر چکی ہے۔ مقامی ذرائع کے مطابق 19 لاکھ سے زائد مرد و خواتین اور معصوم بچے بے گھر ہونے کے بعد ہجرت پر مجبور ہوئے ہیں اور ظلم کا یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ گزشتہ تیس سالوں کے دوران یہ دنیا کی تاریخ کی سب سے بڑی جبری نقل مکانی ہے۔

> بھارت کے ساتھ مشرقی سرحد پر موجود فوج کو وہاں سے ہٹا کر بذریعہ موٹروے اور جی ٹی روڈ مالاکنڈ ڈویژن پہنچا دیا گیا ہے۔ جب کہ صلیبیوں کے خاص بندے رحمٰن ملک نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ ''سوات اور دیگر علاقوں سے ''عسکریت پسندوں'' کے خاتمے کے لیے بھارت کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے''۔ اور بھارت اور پاکستان کو مل کر مشترکہ طور پر کارروائی کرنی چاہیے۔

نہتے لوگوں پر سرِعام زمین اور فضا سے مسلسل گولہ باری کی جا رہی ہے۔ لوگ اپنا گھر بار، مال مویشی، جائیداد اور اثاثے چھوڑ کر محض تن پر پہنے لباس کے ساتھ ہجرت پر مجبور ہیں اور گولہ باری اور فضائی شیلنگ سے متاثر کٹے جسموں کے ساتھ آنسو بہاتے صدیوں پرانے اپنے مساکن کو چھوڑ کر محفوظ پناہ کے لیے دربدر ہو رہے ہیں۔ ستم تو یہ ہے کہ امت مسلمہ کی نام نہاد سب سے بڑی محافظ ہونے کی دعویدار اور ''پروفیشنل'' فوج نہتے بچوں اور خواتینِ اسلام پر بھی مسلسل بمباری کر رہی ہے۔ مینگورہ کی 70 سالہ زہرہ خاتون گھر میں تلاوت قرآن کر رہی تھیں کہ اچانک ایک مارٹر گولہ ان کے گھر پر گرا اور گھر کے دو کمرے مکمل تباہ ہو گئے جبکہ امت کی یہ ماں ایک ٹانگ سے محروم ہو گئی اور ضعیف العمری میں نام نہاد اپنی فوج کے ہاتھوں یہ ظلم سہنے پر مجبور ہوئیں۔

مالاکنڈ ڈویژن پر کی جانے والی اس فوج کشی نے بہت سے رازوں سے پردہ اٹھا دیا ہے اور امت کا درد رکھنے والا ہر فرد پاکستانی حکومت اور فوج کے اس قبیح کردار کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ سوات میں طالبان کے شریعت الٰہیہ کے قیام کے لیے اُٹھائے گئے اقدامات کے بعد

پاکستانی حکومت، ذرائع ابلاغ، سیاسی اور بعض مذہبی جماعتوں کی طرف سے واویلہ شروع کر دیا گیا تھا کہ طالبان مجاہدین ''را'' کے ایجنٹ ہیں اور بعض مقامات پر تو ان مجاہدین کو ''ہندو'' اور ''غیر مسلم'' ثابت کرنے کے لیے ''غیر مختون'' کہنے جیسے رذیل ہتھکنڈے اپنائے گئے۔ لیکن سوات اور مالاکنڈ ڈویژن پر پاکستانی حکومت کی حالیہ فوج کشی نے اس راز سے بھی کچھ اس طرح پردہ اُٹھا دیا کہ اس فوج کشی کی دنیا بھر میں سب سے پہلے تائید اور حمایت بھارتی وزیر اعظم نے کی۔ من موہن سنگھ کا کہنا ہے کہ پاکستان کا یہ اقدام وقت کی اہم ضرورت ہے اور سوات کے ایشو پر بھارتی حکومت اور عوام پاکستانی حکومت کے اس اقدام کو سراہتے ہوئے پاکستان کے ساتھ کھڑی ہے۔ گویا بھارتی حکومت اتنی احمق ہوگئی ہے کہ وہ مبینہ ''را'' کے ایجنٹوں، طالبان کو ختم کروانے کے لیے پاکستان کی فوج کشی کی حمایت کر رہی ہے۔ زرداری نے امریکی ٹی وی کے لائیو شو PBS میں یہ بیان دیا کہ اس نے ہندوستان کو کبھی بھی اپنا دشمن نہیں سمجھا اور وہ یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ طالبان اور بنیاد پرست قوتیں بڑا خطرہ ہیں۔ بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ بھارت نے زرداری کی امریکہ یاترا سے قبل ہی امریکی قیادت سے معاملات طے کر لیے تھے تاکہ پاکستان کو باور کرایا جا سکے کہ امریکہ اور بھارت کے مفادات مشترک ہیں اور پاکستان کو ان کی ہر صورت پاسداری کرنا ہوگی۔ گزشتہ تین ہفتوں سے ملک سے باہر پاکستانی صدر مسلسل برطانیہ اور امریکہ کے چرن چھو رہا ہے۔ امریکہ میں ہیلری کلنٹن کے ساتھ پریس کانفرنس کے دوران ہیلری کی طرف سے بار بار کہا کہ پاکستان اور بھارت کی آپس میں کوئی لڑائی نہیں ہے اور پاکستان کو اپنی فوجیں بھارت کے ساتھ مشرقی سرحد سے ہٹا لے اور زرداری دُم ہلا کر اس کی ہر بات کی تائید کرتا رہا۔ برطانوی اخبار ٹیلی گراف کے پاکستان میں نمائندے اسمباورڈ ولکنسن Isambard Wikinson کے مطابق بھارت کے ساتھ مشرقی سرحد پر موجود فوج کو وہاں سے ہٹا کر بذریعہ موٹروے اور جی ٹی روڈ مالاکنڈ ڈویژن پہنچا دیا گیا ہے۔ جب کہ صلیبیوں کے خاص بندے رحمٰن ملک نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ ''سوات اور دیگر علاقوں سے ''عسکریت پسندوں'' کے خاتمے کے لیے بھارت کے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے'' اور بھارت اور پاکستان کو مل کر مشترکہ طور پر کارروائی کرنی چاہیے۔ جب کہ پاکستانی وزیر خارجہ محمود نے یہ 'فرمایا' ہے کہ ''بلوچستان اور وزیرستان میں بھارت بالکل ملوث نہیں ہے۔ سوات آپریشن کو پاکستان کی سول سوسائٹی اور میڈیا کی مکمل حمایت حاصل ہے اور امریکہ سے کہا کہ آپ پریشان نہ ہوں، آپ کے اور ہمارے مفادات مشترک ہیں اس لیے ہم آپ سے مکمل تعاون کریں گے اور ہم بھارت کے ساتھ ٹریڈ سیکٹر کو فروغ دیں گے اور بھارت کے ساتھ ''ٹرانزٹ ٹریڈ ایگریمنٹ'' کو حتمی شکل دی جا رہی ہے''۔

میجر جنرل اطہر عباس نے کہا ہے کہ ''سوات میں اب تک 29 فوجی افسر ہلاک ہو چکے ہیں'' اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عام سپاہیوں کی ہلاکتوں کا کیا شمار ہوگا 18 مئی کو ایک نجی ٹی وی کا اینکر پرسن اپنے براہ راست (لائیو) پروگرام میں' سوات میں موجود نمائندے سے صورتحال کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ گفتو کے دوران اس نمائندے کے منہ سے سچ نکل گیا اس کے مطابق مینگورہ شہر ابھی تک طالبان کے مکمل کنٹرول میں ہے۔

حکومت فوجی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ طالبان مخالف کانفرنسوں کا بھی انعقاد کر رہی ہے۔ جن میں اے این پی، پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعت ن لیگ کی طرف سے فوج کشی کی حمایت میں بیانات دلوائے جا رہے ہیں۔ امریکہ کی اس قبل بھی کوشش رہی ہے کہ ممکنہ فوجی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ سیاسی جماعتوں کو بھی اپنے ساتھ کرے۔ پاکستانی حکومت کی اس طرح کے منافقانہ طرزِ عمل اور اصل صورتِ حال کو سمجھتے بوجھتے ہوئے پاکستان کی اکثر دینی جماعتیں بھی حکومتی کردار پر مسلسل خاموشی یا معذرت خواہانہ رویّہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ جبکہ بعض نام نہاد جماعتیں تو بغض و عناد میں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ باقاعدہ کانفرنسز کر کے مغلظات بک رہی ہیں۔ مذہبی جماعتوں کے دو گروہ جن میں سے ایک نام نہاد موحدین اور دوسرا عشق نبی ﷺ کا دعویدار مجاہدین کے ساتھ دشمنی میں اکٹھے پروگرامات کا انعقاد کر رہے ہیں (جب کہ عام حالات میں یہ ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے نہیں تھکتے)۔ لاہور کے ایک صاحبِ جبہ و دستار سرفراز نعیمی تو شریعت سے اس قدر خوف زدہ ہیں کہ آپے سے باہر ہو چکے ہیں۔ موصوف' فرماتے ہیں کہ فوج طالبان کا مکمل خاتمہ کرے ورنہ وہ ملک پر قبضہ کر لیں گے (شریعت کے نفاذ سے اپنا راشن پانی بند ہونے کا خطرہ جو یقینی ہے۔ نہ مزارات رہیں گے اور نہ ....)

تارِ عنکبوت کے

جال ہیں بچھے ہوئے

لومڑی ہے گھات میں، شیر کا شکار ہے

- - - - - - - - کیا عجب دیار ہے؟

'دہشت گردی' کے خلاف اس امریکی جنگ میں سب شامل ہو چکے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان، طالبان کے خلاف یہ جنگ جیت بھی سکے گا؟ اس اہم سوال کا جواب نہ تو پاکستان کے پاس ہے اور نہ ہی واشنگٹن کے پاس۔ لیکن دونوں اس بات کا اچھی طرح ادراک کر چکے ہیں کہ یہ جنگ طویل عرصے تک جاری رہے گی۔ امریکی فوج کے ریٹائر کرنل ڈگلس میک گریگر Douglas Macgregor کا کہنا ہے کہ افغانستان کے طالبان کی طرح پاکستان میں موجود طالبان کا مقابلہ کرنا بہت بھیانک ہوگا۔ امریکہ اور پاکستان کو ایک لمبے عرصے کی جنگ کی منصوبہ بندی کرنا پڑے گی اور پاکستانی طالبان اور ان کے ہمنوا امریکہ اور اس کی اتحادیوں کے لیے جنگ کے دائرہ کار کو پھیلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور وہ ان کے لیے ہر گزرتے دن کے ساتھ نئے محاذ کھول سکتے ہیں۔

فوج کی کارروائیوں سے عوام الناس کے لب و لہجے میں تیزی سے شدید تبدیلی آنا شروع ہو چکی ہے۔ عام لوگوں کے ساتھ معاشرے کے بااثر افراد بھی امریکہ کی ایما پر لڑی جانے والی جنگ کو سمجھ جانے کے بعد برأت کا اعلان کر رہے ہیں۔ ادھر صوفی محمد صاحب کے بیٹے کی شہادت کی بھی تصدیق کی جا چکی ہے۔ صوفی صاحب کے اپنے لختِ جگر کی شہادت نے شریعت محمدی ﷺ کی اس تحریک میں نئی روح پھونک دی ہے اور ان لوگوں کی زبانوں کو بھی گنگ کر دیا ہے جو دن رات صوفی صاحب کی شخصیت کو اہل اسلام کی نظر میں متنازعہ بنانے کے لیے کوشاں تھے۔ پاکستانی ذرائع ابلاغ کو ان علاقوں میں داخلے کی اجازت نہیں ہے کہ وہ فوج کے عام مسلمانوں پر توڑے گئے مظالم کے مناظر اور مجاہدین کے ہاتھوں فوج کی بنتی ہوئی درگت کی عکس بندی کر کے حقائق سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ میڈیا کو سرکار کی طرف سے یہ حکم دیا گیا کہ وہ صرف رفاہی سرگرمیوں کی کوریج کرے اس لیے وہ صرف وہی صورتحال بیان کر رہا ہے جس کی اسے حکومت اور فوج کی طرف سے ہدایت دی جا رہی ہے جبکہ حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ حکومتی دعووں کے مطابق اب تک ۷۰۰ سے زائد طالبان مجاہدین کو شہید کیا جا چکا ہے لیکن طالبان کے ترجمان حاجی مسلم

خان کے ۱۳ مئی کو بی بی سی کو دیئے گئے ایک انٹرویو کے مطابق سوات میں اب بھی زیادہ تر علاقے مجاہدین ہی کے کنٹرول میں ہیں اور مختلف فوجی کارروائیوں میں صرف 12 مجاہدین شہید ہوئے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ علاقے میں فوج جہاں بھی اور جدھر بھی نقل وحرکت کرتی ہے طالبان وہاں پہنچ جاتے ہیں ،فوج نے پیوچار اور مانٹرئی کے درمیان دستے اتار تھے لیکن وہاں پر بھی طالبان نے رسائی حاصل کر لی ہے اور اب تو وہاں کے دیہاتی بھی فوج کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ شانگلہ میں چار دن سے لڑائی جاری ہے اور طالبان نے فوج کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ منگل سے پیوچار کے اطراف میں واقع پہاڑوں میں طالبان اور فوج میں جنگ جاری ہے اور مجاہدین نے کم وبیش 10 فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے جب کہ 2 مجاہدین شہید ہوئے ہیں۔حاجی مسلم خان نے پاکستان کی دینی جماعتوں کے حوالے سے کہا ہے کہ دینی جماعتیں کھل کر اپنے مؤقف کا اعلان کریں کہ آیا وہ اللہ کی سرزمین پر اللہ کے قانون کے لئے کوشاں طالبان مجاہدین کے ساتھ ہیں یا وہ کفر واسلام کے اس معرکہ میں امریکہ اور اس کے حواریوں کا ساتھ دے کر

اس فوج کشی کی دنیا بھر میں سب سے پہلے تائید اور حمایت بھارتی وزیر اعظم نے کی۔من موھن سنگھ کا کہنا ہے کہ پاکستان کا یہ اقدام وقت کی اہم ضرورت ہے اور سوات کے ایشو پر بھارتی حکومت اور عوام پاکستانی حکومت کے اس اقدام کو سراہتے ہوئے پاکستان کے ساتھ کھڑی ہے۔گویا بھارتی حکومت اتنی احمق ہوگئی ہے کہ وہ مبینہ ''را'' کے ایجنٹوں ،طالبان کو ختم کروانے کے لیے پاکستان کی فوج کشی کی حمایت کر رہی ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محرومی کے راستے کو اپنی منزل بنانا چاہتے ہیں؟انہوں نے اسلام سے محبت رکھنے والی تمام دینی جماعتوں سے کہا کہ وہ اس سرزمین پر اللہ کی نازل کردہ شریعت کے نفاذ کے لیے مجاہدین کے ہاتھ مضبوط کریں اور اپنے اپنے محاذ پر اپنی ذمہ داروں کو بطریق احسن انجام دیں۔

فوج کے ترجمان میجر جنرل اطہر عباس نے کہا ہے کہ ''سوات میں اب تک 29 فوجی افسر ہلاک ہو چکے ہیں'' اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عام سپاہیوں کی ہلاکتوں کا کیا شمار ہوگا۔18 مئی کو ایک نجی ٹی وی کا اینکر پرسن اپنے براہ راست (لائیو) پروگرام میں سوات میں موجود نمائندے سے صورتحال کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔گفتگو کے دوران اس نمائندے کے منہ سے سچ نکل گیا،اس کے مطابق مینگورہ شہر ابھی تک طالبان کے مکمل کنٹرول میں ہے۔اینکر پرسن نے فوراً ایک دوسرا سوال کر کے موضوع کو تبدیل کر دیا۔بی بی سی کے مطابق حکومتی عمل داری صرف 38 فی صد رہ گئی ہے۔طالبان صوبہ سرحد کے 24 فی صد علاقے پر مکمل کنٹرول رکھتے ہیں۔جبکہ مزید 38 فیصد علاقوں میں طالبان متحرک نظر آتے ہیں۔65 لاکھ عوام پر عملاً طالبان حکومت کر رہے ہیں جبکہ بقیہ ڈیڑھ کروڑ لوگ اس کیفیت اور کشمکش میں ہیں کہ طالبان کب ان کے علاقوں کا کنٹرول بھی سنبھال لیں؟ طالبان کے زیر کنٹرول علاقوں میں سوات، بونیر، شانگلہ اور لوئر دیر شامل ہیں جب کہ قبائلی علاقوں میں اورکزئی ایجنسی ،شمالی اور جنوبی وزیرستان اور باجوڑ اس وقت طالبان یا ان کے حلیف ''عسکریت پسندوں'' کے مکمل قبضے میں ہیں جبکہ وہ مہمند، خیبر اور کرم ایجنسیوں میں اپنی باقاعدہ موجودگی کے آثار دن بدن زیادہ نمایاں کر رہے ہیں۔حکومت کی طالبان کے خلاف فوجی کارروائی سے اس نظریاتی پیش قدمی میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور حکومت اس صورتحال میں قطعی بے بہرہ نظر آتی ہے۔طالبان نے صوبہ سرحد کے بندوبستی اضلاع اپر دیر ،صوابی ،مردان ،پشاور ،مالاکنڈ ، ہنگو، کوہاٹ، بنوں ،لکی مروت ،ٹانک اور ڈیرہ اسماعیل خان میں اپنی مستقل موجودگی قائم کر لی ہے۔پورے مالاکنڈ ڈویژن سے ہجرت کرنے والے مہاجرین کو صوابی اور مردان کے مسلمانوں نے سنبھالا ہوا ہے اور اپنے عمل سے اسلاف کی یاد تازہ کر دی ہے۔برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کی ۲۱ مئی کی ایک رپورٹ کے مطابق ''مینگورہ میں طالبان کے خلاف فوج کی فتح سفید جھوٹ ہے اور 'عسکریت پسند' فوج کے لیے ہر محاذ پر سخت حریف ثابت ہو رہے ہیں''۔تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پاکستان کے بیشتر بڑے شہروں (کراچی، لاہور، راولپنڈی، گوجرخان وغیرہ) میں فوج کے کیپٹن سے میجر اور کرنل رینک تک کے اہلکاروں کی لاشیں ان کے آبائی علاقوں میں پہنچ رہی ہے۔

اس سارے منظرنامے میں اہل نظر دیکھ سکتے ہیں شریعت سے خوف زدہ کفر والحاد اور ان کے حواری اپنی مکاریوں اور عیاریوں سے مجاہدین فی سبیل اللہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن مجاہدین مخلصین 'نفاذِ شریعت' کا علم ہاتھوں میں تھامے تیزی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہیں اور طاغوت سے ہر لحہ ٹکرانے کا عزم وحوصلہ لیے، اللہ کے نور کو اللہ ہی کی مدد ونصرت سے ہر جگہ پھیلانے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔اس حال میں کہ انہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے سروکار نہیں اور وہ اللہ کو اپنے ساتھ پا کر خوش ہیں۔

❁---❁---❁
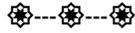
بقیہ: طاغوت سے انکار

''قانون کی بالادستی''، ''قانون کا احترام''، ''قانون کا تقدس''، لیکن اس کے مقابلے میں وہ اسلام کے قوانین کے ساتھ ایسی صفات کے الفاظ لگانے سے نہ صرف گریز کرتے ہیں بلکہ اسلامی قوانین کو رجعت پسندی، جمود اور جنگل کے قانون کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اس کی مثالیں کتب وجرائد میں بکثرت موجود ہیں جنھیں ان شیطان کے چیلوں وپیروکاروں نے لکھا ہوتا ہے۔پھر بتدریج ان کو ''قانون ساز''، اور ''فقیہ ومقنن'' کا خطاب دیا جاتا ہے۔جبکہ فقیہ کا لفظ اسلامی فقہاء کے لیے بولا جاتا ہے۔

انھوں نے شریعتِ اسلامیہ کی ہر چیز کی نفی کر ڈالی اور بہت سے لوگوں نے تصریحات اسلام کے بعض قطعی ثابت احکام کے متعلّق کہا کہ وہ اب قابلِ عمل نہیں رہے اور وہ قوانین انتہائی ابتدائی اور غیر مہذب لوگوں کے لیے بنائے گئے تھے جو آج کے دور کے لیے مناسب نہیں ہیں۔اس لیے اس فرنگی دور میں اللہ کی کتاب کی سزائیں اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ثابت سزائیں عملاً ممکن نہیں ہیں۔

شیخ احمد شاکر کہتے ہیں ان استعماریوں نے ہمارے لیے ایسے طبقات پروان چڑھائے جن کو انہوں نے اس قانون کا دودھ پلایا ہے یہاں تک کہ ان میں ایسی ثقافت پروان چڑھ گئی جس نے اس جدید دین کو اپنایا اور اپنی شریعت طاہرہ کو منسوخ کر ڈالا اور وہ اس حال پہ پہنچ گئے کہ یورپین لوگوں پہ فخر کرنے لگے اور وہ کلمہ گو میں ''آئمة الکفر'' بن گئے اور مسلمان ایسی مصیبتوں میں مبتلا ہو گئے جن میں اسلام اپنے کسی دور میں بھی مبتلا نہ ہوا تھا۔

❁---❁---❁
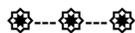
سوات میں طالبان اور خدمت خلق

عین یہی مطلوب تھا' لہٰذا جو جنگ محاذوں پر نہ جیتی جاسکی' وہ میڈیا کے محاذ نے امریکہ کی جھولی میں لا ڈالی تمام چینلز (الّا ماشاءاللہ) تواتر سے طالبان کے خلاف زہر اگلتے رہے یا کم از کم کنفیوژ کرنے کا 'فریضہ' سرانجام دیتے رہے،اسی دوران کہیں کہیں سچّی بات اپنا راستہ بنا لیتی رہی۔مثلاً سکھوں کے حوالے سے جو خبریں دی جارہی ہیں کہ وہ طالبان کے خوف سے نقل مکانی کر گئے تو جیو چینل پر سکھ سردار کا انٹرویو بیچ بول گیا' اس نے دوٹوک کہا کہ ''میں اس وقت گوردوارے میں کھڑا ہوں (حسن ابدال) جھوٹ تو ویسے بھی نہیں بولنا چاہیے اور یہاں تو جھوٹ بول بھی نہیں سکتا ہم طالبان کے خوف سے وہاں سے نہیں نکلے' ہم تو فوج کشی کی وجہ سے نقل مکانی کر کے آئے ہیں۔ہمارے ساتھ تو سلوک وہاں اتنا اچھا تھا کہ بل جمع کروانے لمبی لائن میں کھڑے ہوتے تو ہم سے کہا جاتا، سردار صاحب! آپ پہلے بل جمع کروادیں۔''

انٹرویو کار کی کوشش کے باوجود حق واضح ہوکر رہا۔سوات میں ایک محدود سی مدت میں نظام عدل وشریعت کے نفاذ نے جو برکات دکھائی تھیں ان کا احوال راقمہ کو موصولہ مراسلے سے بھی پتہ چلا۔عوام نے اس خیر اور راحت کا مزہ چکھنا شروع کیا ہی تھا، جو غیر سیاسی اور اپنے مفادات سے بالاتر ہوکر شریعت کے نفاذ میں مضمر ہے کہ بساط لپیٹ دی گئی۔ڈاکٹروں کی شکایت ملی کہ وہ من مانی فیسیں وصول کرتے ہیں۔مقامی امیر کے حکم کے تحت پورے سوات میں فیس 400 روپے سے گھٹا کر 150 روپے کردی گئی۔گیس جو باجوڑ ودیگر علاقوں میں 100 یا 110 روپے فی کلو سردیوں میں بکتی رہی،عوام کے مفاد میں امیر کے حکم سے 65 روپے فی کلو بکی جس میں دکاندار 15 روپے فی کلو منافع بھی حاصل کررہا تھا۔اسی طرح ایک بیوہ ماں نے شکایت کی کہ بیٹا نافرمان، بدزبان ہے اسے امیر نے طلب کیا، تحقیق پر سزا ہوئی (دس کوڑے)، اور وہ درست ہوگیا! شکایت ہوئی کہ شادیاں بہت مہنگی اور زر طلب ہوچکی ہیں' حکم ہوا کہ شریعت کے مطابق دلہا و دلہن گواہوں کی موجودگی،مہر کے تعیّن کے ساتھ ایجاب وقبول اور نکاح کے لیے تلاوتِ قرآن ہی کافی ہے۔جو کھانا میسر ہو کھلا دیا جائے، یہی ولیمہ ہے۔اس کے بعد مزید اخراجات لایعنی ہیں۔شعبہ عروسات کا قیام قبل ازیں اخبارات میں آچکا جو اخلاقی و معاشرتی اصلاحات کا ایک خوبصورت باب تھا جسے توپ کے گولوں اور بمباریوں کی نذر کردیا گیا۔کیوں کہ ہمیشہ شرعی شادیاں ،فوری شادیاں نہیں، بات کرو ساری رات بلا روک ٹوک اور سب کچھ کہہ دو اور جیو جیسے چاہو، شتر بے مہار والا کلچر مطلوب ہے۔اللہ، رسول ﷺ اور قرآن اپنی جگہ ''موت فوت'' پر دیکھا جائے گا۔اصل اسلام سے تو' ہمارے دین سے محبت کے دعویدار بھی (۲۱ویں صدی والے اسلام کی بنا پر) خائف ہیں اور خوش ہیں کہ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔لہٰذا صوفی محمد صاحب پر برسنے والے تیروں میں اپنوں کے ہاتھ غیروں سے تعداد میں زیادہ ہیں۔پڑھے لکھے بھی جہالت کا تراشیدہ یہ تحقیر بھرا طعنہ دینے سے نہیں چوکتے کہ اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کریں، نیزوں' تیروں سے کام لیں۔لبرل اسلام جس میں بڑھاپے تک بھی موسیقی کانوں میں رس گھولتی رہے،معاشرت،رسم و رواج سبھی جوں کے توں رہیں اور ''رندی'' اور ''جنت'' شانہ بشانہ چلیں۔طالبان واقعی 'خوفناک'، 'خطرناک' ہیں۔سیدنا حضرت عمرؓ کا دور یاد کرکے مثالیں لانے والے اُن کا کوڑا،اسلام کے لیے غیرت کیوں بھول جاتے ہیں؟ جسے مُلّا عمر اور مولوی عمر برداشت نہ ہوں وہ عمر فاروقؓ کیوں یاد کرسکیں؟ اشداء علی الکفار اور رحماء بینھم (کفار پر شدید اور باہم رحیم) کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سیدنا عمرؓ........

ڈاکٹروں کی شکایت ملی کہ وہ من مانی فیسیں وصول کرتے ہیں۔مقامی امیر کے حکم کے تحت پورے سوات میں فی 400 وپے سے گھٹا کر 150 روپے کردی گئی۔گیس جو باجوڑ ودیگر علاقوں میں 100 یا 110 روپے فی کلو سردیوں میں بکتی رہی،عوام کے مفاد میں امیر کے حکم سے 65 روپے فی کلو بکی جس میں دکاندار 15 روپے فی کلو منافع بھی حاصل کررہا تھا۔

آپ کے امریکہ کا کیا بنے گا؟ تصور میں تو لا کر دیکھیے! لرزیے! امام مہدی کی آمد کی تیاری کیجیے! وہ اسی اسوہ کو زندہ کرنے والے ہوں گے۔ان سے ٹائی سوٹ کی توقع مخلوط تعلیمی اداروں،حکومتی ایوانوں،قومی وصوبائی اسمبلی،سینٹ کے امیدوار بننے کی توقع عبث ہے۔ان کے ہاتھ میں قرآن اور کلاشنکوف ہی ہوگی۔حق کے اثبات کے لیے وہ ٹی وی ڈی بیٹ میں آکر مناظرے نہیں کریں گے۔۲۱ویں صدی کے بے معنی سحر سے خود کو نکالیے۔صدی کا شاہکار سوائن فلو! سوائن فلو صرف ایک بیماری نہیں بلکہ Sydrome ہے جس کی علامات تو اب جانی گئی ہیں۔تاہم اتحادی آٹھ سال سے اس کا شکار ہیں۔ہمارے لیے اس بحث میں اتنا ہی کافی ہے کہ:

زمانہ ایک' حیات ایک' کائنات بھی ایک

دلیل کم نظری قصۂ قدیم وجدید

اللہ ہمیں کم نظری سے محفوظ رکھے(بد نظری سے بچیں کم نظری بھی جاتی رہے گی)، غائب کو حاضر کردے اور حاضر کو ذرا اوجھل ہوجانے دے۔جلوت میں خلوت عطا کردے تو یہ امت، یہ قوم اب بھی سنبھل سکتی ہے۔منظرنامہ اگرچہ ایک مرتبہ پھر وہی ہے،لال مسجد کی طرح میڈیا راہ ہموار کرچکا ہے۔سیاق وسباق سے ہٹے ہوئے چند جملے بار بار دہرا کر ذہن تیار کردیے گئے ہیں۔خون کی نئی ہولی کھیلے جانے لگی ہے۔اہل سیاست منہ موڑ کر بیٹھ گئے ہیں کہ ''مار چکو تو گنتی بتا دینا''۔اجڑنے والوں کو تھپکیاں، دلاسے دیے جارہے ہیں۔پاکستان بچانے کے لیے پاکستانیوں کو مارا جارہا ہے۔ایک ''چین ری ایکشن'' لال مسجد پر شروع ہوا تھا۔اب کیا ہوگا؟؟؟ واللہ اعلم

(اقتباس از'ایک اور لال مسجد')

❁---❁---❁

خراسان وافغانستان میں صلیبی دنیا بے بس ہوگئی!!!

سید عمیر سلمان

حق اور باطل کی ازلی اور ابدی جنگ مختلف میدان بدلنے کے بعد اب خراسان کی مبارک سرزمین میں داخل ہو چکی ہے۔اس جنگ کا ایک فریق عالمِ کفر ہے جو اپنی تمام تر ٹیکنالوجی اور شان وشوکت کے ساتھ مُٹھی بھر مُجاہدین کو زیر کرنے کے لیے افغانستان پر چڑھ دوڑا ہے اور اس کی کمان طاغوتِ اکبر امریکہ کے ہاتھ میں ہے جو اسلام دشمنی میں اس قدر بڑھ چکا ہے کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں مسلمان اس کے مظالم سے محفوظ نہیں ہیں۔اس جنگ کا دوسرا فریق وہ چند مجاہدین ہیں جو دنیا کے مختلف گوشوں سے اپنا گھر بار چھوڑ کر فقط اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے افغانستان چلے آئے ہیں اور کوہساروں کی سرزمین پر طاغوت کے خلاف سینہ سپر ہیں۔اسلحے اور مالی اسباب کے لحاظ سے مجاہدین ہمیشہ کی طرح کفر کے مقابلے میں کم تر ہیں لیکن ان کے پاس ایک ایسی طاقت ہے جو کفر کے لیے ہمیشہ زہر قاتل رہی ہے اور کفر کبھی بھی اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑا نہیں ہوسکا۔یہ طاقت اپنے رب پر سچّے ایمان کی طاقت ہے۔اپنے رب پر سچّا ایمان ہی ایک مجاہد کو اپنا گھر بار، اہل وعیال اور دنیا کی تمام لذتیں چھوڑ کر شہادت کی تڑپ دل میں لیے، بارود کی بارش میں کھڑا ہونے پر آمادہ کرتا ہے۔اس جذبۂ ایمانی نے ہمیشہ کفر کو شکست دی ہے اور اس بار بھی کفر کو ایک ذلیل وخوار شکست سے دوچار کرے گا۔(ان شاءاللہ)

گزشتہ آٹھ برسوں سے ہی موسمِ بہار اور موسمِ گرما افغانستان میں موجود غیر ملکی فوجوں کے لیے موت کا پیغام لے کر آتے ہیں۔افغانستان کے پہاڑوں پر برف پگھلتے ہی باہر سے آنے والے فریق کے لیے موت کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ماہِ اپریل ومئی میں بھی امریکہ اور اس کے حواریوں کے ساتھ کچھ ایسا ہی ہوا ہے۔

امریکہ افغانستان میں فوج کی تعداد دوگنا کرنے پر غور کر رہا ہے۔نیٹو ممالک نے بھی مزید ۳ ہزار فوجی افغانستان بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔اس فوج کا بھی وہی حشر ہوگا جو خراسان کی سرزمین پر برطانوی فوج کا ہوا تھا۔ہماری دعا ہے کہ اس بار ایک فوجی بھی زندہ بچنے نہ پائے۔آمین

افغانستان میں اپنی شکست کے آثار دیکھتے ہوئے امریکہ کے مرتد کالے حکمران اوبامہ نے مزید فوج افغانستان بھیجنے کا اعلان کیا تھا۔اب امریکی فوج کے سربراہ مائیک مولن نے کہا ہے کہ افغانستان میں ۱۷۰۰۰ مزید امریکی فوجی بھیج دیے گئے ہیں۔یہ فوج افغانستان کے جنوبی حصوں خصوصاً ہلمند میں تعینات کی جائے گی۔اس نے کہا کہ افغانستان میں حالات اچھے نہیں ہیں اور یہ فوج حالات کو بہتر کرنے میں مدد دے گی۔

افغان فوج کی قابلیت بیان کرتے ہوئے سابق انسپکٹر جنرل ایف سی شفیق احمد نے کہا کہ افغان فوج کی ٹریننگ پاکستانی پولیس کے مقابلے میں بھی کم ہے اور وہ دہشت گردی سے نمٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔جب کہ پاکستانی پولیس کی یہ حالت ہے کہ کبھی پانچ مجاہد ۱۲۰ پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنا لیتے ہیں تو کبھی صرف ۶ مجاہد مناواں ٹریننگ سنٹر پر قبضہ کر لیتے ہیں۔بہادری میں پاکستان کی مرتد آرمی بھی کسی سے کم نہیں۔۹۶ ہزار فوج کے ہتھیار ڈالنے کی روایت پر عمل کرتے ہوئے ۳۰۰ پاکستانی فوجی ۲۵ طالبان کے آگے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ویسے بھی مجاہد کے لیے تعداد اور مالی اسباب کوئی معنی نہیں رکھتے۔جب دونوں طرف کی افواج کے حالات یہ ہیں تو افغان بارڈر کی ''سیکورٹی'' کا اندازہ بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے ایک نیا شوشہ چھوڑتے ہوئے کہا کہ 'افغانستان میں اعتدال پسند طالبان سے مفاہمت ہوسکتی ہے'۔اس نے مزید کہا کہ 'افغانستان میں ہماری کامیابی ساری دنیا کی کامیابی ہے'۔کفر وطاغوت کا یہ ہمیشہ سے وطیرہ رہا ہے کہ جب طاقت کے ذریعے کامیابی حاصل نہ ہو تو وہ اسلام کے لشکر میں غدار تلاش کرتے ہیں۔ہلیری کا یہ بیان بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ہمیں یقین ہے کہ ان شاءاللہ مجاہدین میں سے کوئی ایسا نہیں جو دنیا کے عوض اپنی آخرت بیچ دے۔رہی بات کامیابی کی تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ افغانستان میں امریکہ عالمِ کفر کی سربراہی کر رہا ہے اور اس کی فتح دنیائے کفر کی فتح ہے۔لیکن افغانستان میں امریکہ کی فتح کسی دیوانے کے خواب سے کم نہیں۔دوسری طرف امریکہ کا چغہ بردار مسخرہ، عملاً صدارتی محل کا میئر کرزئی پاگل ہوگیا اور کہہ اُٹھا کہ 'افغانستان میں القاعدہ کا کوئی وجود نہیں ہے!!!' کرزئی کی طرف سے ایسے احمقانہ بیانات آنا کوئی عجیب بات نہیں، وہ کبھی تو پاکستان کے خلاف انتہائی مشتعل بیان دے دیتا ہے اور کبھی پاکستان پر جان قربان کرنے کا عندیہ دینے لگتا ہے۔ایک طرف تو وہ طالبان سے خوفزدہ ہے جو اب کابل کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں' تو دوسری طرف اس کا 'آقا' امریکہ اس کے ساتھ سختی سے پیش آ رہا ہے۔کرزئی نے ایک اور بیان دیتے ہوئے کہا کہ ''آئین کو ماننے والے طالبان کے ساتھ مذاکرات ہوسکتے ہیں''۔یہ وہی کرزئی ہے جو کبھی کہتا تھا کہ طالبان سے کسی صورت مذاکرات نہیں ہوسکتے۔اب وہ طالبان کو اپنے کفری جمہوری نظام میں شامل ہونے کی دعوت دے رہا ہے۔اصل میں کفر چاہتا ہے کہ ہر کوئی اس کے نظام کو بالا دست مان کر اس میں شامل ہوجائے۔چاہے حزب اختلاف کے طور پر ہو یا حکومت کے طور پر،اس کے مقابلے میں مجاہدین کا مؤقف واضح ہے کہ کفر سے اگر بات ہوگی تو تلوار کی زبان میں۔

افغانستان کی جنگ میں پاکستان کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔اسی پاکستان سے ہزاروں بہادر اور غیور مجاہدین افغانستان کے جہاد میں شریک ہیں اور کفر کو ناکوں چنے چبوا رہے ہیں مگر اسی پاکستان کی مرتد حکومت پوری طرح سے کفر کی آلہ کار بنی ہوئی ہے۔اس حکومت نے ہمیشہ اسلام کے مقابلے میں امریکہ کا ساتھ دیا۔ستاون ہزار بار امریکی جہاز پاکستان کی سرزمین سے ہی اُڑ کر معصوم افغان بچوں کو بارود کا نشانہ بناتے رہے۔نیٹو افواج کا سارا اسلحہ اور سازوسامان اسی سرزمین سے ہو کر افغانستان جاتا ہے۔ماضی کی طرح اب بھی پاکستانی حکومت یہ چاہتی ہے کہ افغان بارڈر سے مجاہدین کی آمدورفت کو ختم کیا جائے۔پاکستانی اور افغانی افواج شروع سے ہی اس

کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ کسی طرح افغان بارڈر سے مجاہدین کی آمدورفت ختم کی جائے مگر انھیں ہمیشہ ناکامی ہی ہوئی۔اب پاکستان اور افغانستان کے وزرائے داخلہ نے ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت پاکستان اور افغانستان کی افواج ایک مشترکہ بارڈر سیکورٹی فورس بنائیں گی جو افغان بارڈر سے مجاہدین کی آمدورفت کے خاتمے کو یقینی بنائیں گی۔ یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے کہ ۲۶ ممالک کی افواج جس بارڈر کی حفاظت نہیں کرسکیں اس کی حفاظت پاکستان اور افغانستان کی 'مشترکہ' افواج کریں گی۔

افغان فوج کی قابلیت بیان کرتے ہوئے سابق انسپکٹر جنرل ایف سی شفیق احمد نے کہا کہ افغان فوج کی ٹریننگ پاکستانی پولیس کے مقابلے میں بھی کم ہے اور وہ دہشت گردی سے نمٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ جب کہ پاکستانی پولیس کی یہ حالت ہے کہ کبھی پانچ مجاہد ۱۲۰ پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنا لیتے ہیں تو کبھی صرف ۶ مجاہد مناواں ٹریننگ سنٹر پر قبضہ کر لیتے ہیں۔بہادری میں پاکستان کی مرتد آرمی بھی کسی سے کم نہیں ۔۹۶ ہزار فوج کے ہتھیار ڈالنے کی روایت پر عمل کرتے ہوئے ۳۰۰ پاکستانی فوجی ۲۵ طالبان کے آگے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ویسے بھی مجاہد کے لیے تعداد اور مالی اسباب کوئی معنی نہیں رکھتے۔جب دونوں طرف کی افواج کے حالات یہ ہیں تو افغان بارڈر کی ''سیکورٹی'' کا اندازہ با آسانی لگایا جاسکتا ہے۔

اوبامہ نے افغانستان میں امریکی فوج کے کمانڈر انچیف ڈیوڈ میکرنن سے استعفیٰ طلب کرلیا ہے۔اس کی جگہ جنرل میکرسٹل کو تعینات کیا گیا ہے۔مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق یہ جنرل دہشت گردوں کے ماہر کے طور پر مشہور ہے۔اپنے ۳۳ سالہ کیریئر میں یہ جنرل خاص طور پر خفیہ کارروائیوں میں کام کرچکا ہے۔یہ وہی جنرل ہے جس نے خفیہ آپریشن کے ذریعے قبائلی علاقوں سے الشیخ ایمن الظواہری کو گرفتار کرنے کی تجویز دی تھی۔

پاکستان میں نیٹو کی سپلائی لائن مجاہدین کے پے در پے حملوں کے بعد تقریباً کٹ چکی ہے۔ان حالات میں صلیبی افواج متبادل راستے ڈھونڈنے پر مجبور ہوگئی ہیں۔حال ہی میں امریکہ نے تاجکستان اور ازبکستان سے سپلائی روٹ کا معاہدہ کیا ہے جس کے مطابق تاجکستان اور ازبکستان ریلوے اور سڑک کے راستے صلیبی افواج کا رسد افغانستان پہنچانے کے لیے راضی ہوگئے ہیں۔عنقریب مجاہدین امریکہ کے لیے سامان کے اس راستے کو بھی کاٹ ڈالیں گے (ان شاءاللہ)

افغانستان کی جنگ اس وقت ایک فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہوچکی ہے۔امریکہ اس وقت افغانستان میں اپنی حالت سدھارنے کی ہر ممکن کوشش کررہا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ افغانستان میں عنقریب ایک بڑا آپریشن شروع کرنے والا ہے۔اندازاً یہ آپریشن ۱۵ جون سے شروع ہوگا۔اس آپریشن کے لیے امریکہ نے مسلمان ممالک سے کرائے کے فوجی مانگے ہیں۔ترکی نے جس کے پہلے ہی ۷۰۰ سے ۹۰۰ کے درمیان فوجی افغانستان میں موجود ہیں، مزید فوجی بھیجنے کی حامی بھر لی ہے امریکہ نے پاکستان سے بھی مطالبہ کیا ہے تاہم پاکستان نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔لیکن پاکستانی فوج کی بارڈر کی طرف غیر معمولی نقل وحرکت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان نے امریکہ سے کوئی خفیہ معاہدہ کرلیا ہے۔دوسری طرف اوبامہ نے افغانستان میں امریکی فوج کے کمانڈر انچیف ڈیوڈ میکرنن سے استعفیٰ طلب کرلیا ہے۔اس کی جگہ جنرل میکرسٹل کو تعینات کیا گیا ہے۔مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق یہ جنرل دہشت گردوں کے ماہر کے طور پر مشہور ہے۔اپنے ۳۳ سالہ کیریئر میں یہ جنرل خاص طور پر خفیہ کارروائیوں میں کام کرچکا ہے۔یہ وہی جنرل ہے جس نے خفیہ آپریشن کے ذریعے قبائلی علاقوں سے الشیخ ایمن الظواہری کو گرفتار کرنے کی تجویز دی تھی۔

امریکہ چاہے جو کچھ کرلے اس کے مقدر میں لکھی ذلت ورسوائی نہیں ٹل سکتی۔آپریشن اور جنرلوں کے تبادلے اس کی شکست کو فتح میں تبدیل نہیں کرسکتے۔اس آپریشن سے مجاہدین کو صرف ایک ہی فرق پڑے گا اور وہ یہ کہ مجاہدین کو امریکہ اور اس کے پالتو کتوں کو قتل کرنے کے مزید مواقع میسر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجاہدین مزید کفار کو جہنّم رسید کرکے خدا کے ہاں سرخرو ہوں گے۔اس وقت تمام حالات امریکہ کے مخالف جارہے ہیں اور دن بدن امریکہ کی شکست قریب تر آتی جارہی ہے۔

ان حالات میں امریکہ کھلے منہ اپنی شکست کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگیا ہے۔امریکہ کا سابق صدر بُش کئی دفعہ طالبان کو ناقابلِ شکست قرار دے چکا ہے۔نیٹو کے کمانڈر کریڈک نے بھی کہا ہے کہ مالیاتی بحران کی وجہ سے اتحادی افواج افغانستان میں مزید قیام سے گریز کریں گی۔ICOS کی رپورٹ کے مطابق طالبان افغانستان کے ۷۲ فی صد حصّے پر قابض ہیں۔ICOS کے پالیسی ڈائریکٹر پال برٹن نے کہا کہ طالبان کابل کے گرد گھیرا تنگ کررہے ہیں اور وہ کسی بھی وقت کابل پر قبضہ کرسکتے ہیں۔جنرل ڈیوڈ میکرنن نے بھی اعتراف کیا ہے کہ طالبان مختلف صوبوں میں اپنی عدالتیں قائم کرچکے ہیں۔

حال ہی میں ایک بیان میں امریکی فوج کے سربراہ مائیک مولن نے کہا ہے کہ طالبان کافی مضبوط ہوچکے ہیں۔وہ ایک طرف کابل اور دوسری طرف اسلام آباد پر قابض ہوسکتے ہیں۔

آئمۃ الکفر کے ان بیانات سے ان کی حالت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔حقیقت یہ تو ہے کہ افغانستان میں صلیبی دنیا بے بس ہوچکی ہے۔اگر افغانستان سے نکلنے کا سوچتے ہیں تو اس میں ذلت اور رسوائی ہے اور اگر ٹھہرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو مالی وجانی نقصان برداشت سے باہر ہے،اب امریکہ کو سمجھ نہیں آرہی کہ کرے تو کیا کرے؟؟؟

پاکستانی اور افغانی افواج شروع سے ہی اس کوشش میں لگی ہوئی ہیں کہ کسی طرح افغان بارڈر سے مجاہدین کی آمدورفت ختم کی جائے مگر انھیں ہمیشہ ناکامی ہی ہوئی۔اب پاکستان اور افغانستان کے وزرائے داخلہ نے ایک معاہدہ کیا ہے جس کے تحت پاکستان اور افغانستان کی افواج ایک مشترکہ بارڈر سیکورٹی فورس بنائیں گی جو افغان بارڈر سے مجاہدین کی آمدورفت کے خاتمے کو یقینی بنائیں گی۔ یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے کہ ۲۶ ممالک کی افواج جس بارڈر کی حفاظت نہیں کرسکیں اس کی حفاظت پاکستان اور افغانستان کی مشترکہ افواج کریں گی۔

اے شہید و! تمھارا یہ احسان ہے.........

شہید ذاکرؒ بھائی کی زوجہ محترمہ کے اپنے رفیقِ حیات کے بارے میں احساسات

مقتل میں اور کس کی گواہی ہے معتبر
جو سب سے معتبر ہے شہادت، لہو کی ہے
پھر یاد آ رہے ہیں شہیدانِ محترم
اسلام کو پھر آج ضرورت لہو کی ہے

''اللہ کی راہ میں مرنے والوں کو مردہ مت سمجھیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق پا رہے ہیں۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انھیں دیا ہے اس پر خوش وخرم اور مطمئن ہیں'' (آل عمران)

اپنے شوہر ذاکر شہیدؒ کے بارے میں تأثرات لکھنا میرے لیے بہت ہی مشکل ہے، اس لیے کہ اتنی پیاری اور محترم شخصیت، شفیق ہستی صرف بیوی بچوں کے لیے ہی نہیں بلکہ ہر رشتے کو اتنے اچھے طریقے سے نبھانے والے کہ کوئی غیر بھی دیکھتا تو دعائیں دیے بغیر نہ رہتا کہ یہ تو کوئی فرشتہ ہے جو آج کے اس دور میں بھی اتنی سمجھ رکھتا ہے اور رشتوں کا احترام جانتا ہے۔

ماں باپ کا بے انتہا لاڈلا، فرماں بردار بیٹا اور بہن بھائیوں کا دلارا بھائی صرف ان سے محبتیں وصول کرتا اور محبتیں بانٹتا ہی نہیں رہا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اُس وقت سے کوشاں تھے جب ابھی صرف میٹرک میں تھے۔

بچپن سے ہی شرم وحیا والا یہ شخص اللہ کو بھی بہت محبوب تھا۔ جب ابھی بہت چھوٹے تھے تو ایک دن اپنے ابا جان سے کہنے لگے: ''ابا جان! کیا بازار میں امی جان ملتی ہیں؟'' تو وہ کہنے لگے کہ ''تم نے کیا کرنی ہیں؟'' تو آپ نے جواب دیا کہ ''اگر ملتی ہیں تو بتائیں میں نے برقعے والی امی جان لینی ہیں۔'' حالانکہ گھر میں ایسا کوئی نہ تھا جو آپ کی تربیت کرتا یا آپ کے اندر ایسی سوچ پیدا کرتا۔ میٹرک میں ہی آپ نے اسلامی جہادی مراکز میں جانا شروع کر دیا۔ پھر آپ نے ٹریننگ لی اور F.A کے بعد مقبوضہ کشمیر روانہ ہوئے۔ وہاں ہندو فوجیوں کو ناکوں چنے چبواتے رہے اور تین سال کے عرصے کے بعد واپس آ گئے اور اس کے بعد مستقل ٹریننگ سینٹر سنبھال لیا اور کتنے ہی ہزاروں مجاہد آپ نے دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے تیار کیے۔ آپ اپنے ایک ایک شاگرد سے ماں کی طرح محبت کرتے، اُن کی ضرورتوں کا خیال رکھتے، آپ کو اُن سے اس قدر پیار ہوتا کہ گھر میں کبھی 6,8 ماہ بعد ایک دو دن کے لیے چکر لگاتے۔

جب ان میں سے کچھ ساتھی مقبوضہ وادی جاتے تو بہت پیار سے دعائیں دیتے ہوئے ان کو رخصت کرتے اور جب ان میں سے کوئی شہید ہو جاتا تو آپ بہت روتے اور دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی قبول کرلے۔ شہادت کی موت میرے مقدر میں بھی لکھ دے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا کس قدر شوق تھا کہ میں حیران رہ جاتی۔ اپنی شہادت سے صرف پونے تین سال پہلے جب آپ کی باجی نے بے حد اصرار کیا شادی کے لیے تو آپ رضامند ہو گئے۔ پہلے تو انکار ہی کرتے رہتے تھے لیکن ایک دن جب باجی نے آپ سے کہا کہ تم شادی کرلو میں تمھارے لیے بہت پریشان رہتی ہوں۔ تمھارا ابھی 'بوٹا' لگ جائے گا۔ تو آپ بولے: ''باجی! ہر کسی کو اپنے 'بوٹے' کی فکر ہے کسی کو اس کی فکر نہیں جو بعد میں اکیلی رہ جائے گی''

اے شہید! آپ کو یاد ہے ہماری شادی کو پانچواں دن تھا اور آپ مجھ سے کہنے لگے کہ: ''میں محاذ پر جانے کو تیار ہوں کیا آپ کی اجازت ہے؟'' میں جو نئی نویلی دلہن تھی، جس کو ابھی اپنا میکہ چھوڑنے پر ہی بہت غم تھا یہ فیصلہ سنانا پڑا کہ ''جناب! آپ جائیں، ایسا نہ ہو کہ میں آپ کو روک لوں اور اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں۔ ہماری شادی کا تو مقصد ہی اللہ کی رضا وخوشنودی کا حصول اور دینِ اسلام کی سربلندی ہے۔ ان شاء اللہ۔ پھر میں آپ کو کیوں روکوں گی؟؟'' حالانکہ دل کی کیفیت بہت مختلف تھی۔ آپ کس قدر حیران ہو کر خاموشی سے مجھے دیکھتے رہے کہ میری پانچ دن کی دلہن مجھے خود محاذ پر بھیجنے کو تیار ہے۔ اور اس کے بعد یہ سلسلہ شروع ہو گیا کہ کبھی ایک ڈیڑھ ماہ بعد گھر آتے ایک دو دن کے لیے، اور کبھی دو دو ماہ بھی لگ جاتے۔ لیکن الحمدللہ میں نے کبھی زبان سے شکوہ نہیں کیا تھا۔ اس طرح وہ بیوی جو آپ کو بے حد عزیز تھی۔ جس کے لیے آپ محاذ پہ بھی اداس رہا کرتے تھے، آپ کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکی۔ حالانکہ آپ کے گھر والے اکثر مجھے کہا کرتے کہ اس کو روک لیا کرو، ہم نے اس لیے اس کی شادی کی تھی کہ یہ نہیں جائے گا لیکن تم ایسا نہیں کرتی۔ اور میرا جواب یہی ہوا کرتا تھا ''اگر گھر بٹھانا تھا تو کہیں اور شادی کرتے، میں کیوں اللہ کو ناراض کروں؟'' میں روک بھی کیسے سکتی تھی جب مجھے ہر طرف مسلمان لُٹتے، کٹتے نظر آ رہے تھے، خلوصِ ایمان والے زنجیروں میں جکڑے تڑپتے نظر آ رہے تھے۔ اور بہت سے ایسے کہ جن کے خون سے زمین رنگین ہو رہی تھی۔ بچے یتیم اور بیواؤں میں اضافہ ہو رہا تھا۔ ایسے میں، میں اپنے گھر کو کیسے سنوار سکتی تھی؟ کہ اسلام کو درپیش خطرات مجھے بھی نظر آ رہے تھے اور غم زدہ کیے ہوئے تھے۔

ایک وقت وہ بھی تھا جب پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلان کر رہے تھے، آج اسلام کو مدد کی ضرورت ہے تو کوئی صحابیؓ گھر کا پورا سامان اور کوئی صحابیؓ آدھا سامان لے کر حاضر ہوئے۔ اور جن کے پاس کچھ نہ تھا وہ محنت مزدوری کے بعد جو چند کھجوریں ملیں وہ ہی لے کر

(باقی صفحہ نمبر ۵ پر)

جب آپ گھر سے کچھ دنوں کا کہہ کر جانے لگے تو کہا: ''میں ہر دفعہ آپ کو چھوڑ کے محاذ پہ جاتا رہا وہاں بہت اداس رہتا تھا لیکن یہ اداسی میرے لیے کبھی رکاوٹ نہ بن سکی، اس لیے کہ ہم اللہ سے راضی اور اللہ ہم سے راضی ہے (ان شاء اللہ) لیکن آج میرا دل آپ کو چھوڑ کے جانے کو نہیں چاہ رہا۔ پتا نہیں کیوں، لیکن جانا تو ان شاء اللہ ہے ہی، لیکن جتنی محبت، احترام، لگن مجھے آپ سے ہے آپ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتی۔''

پاکستان میں اسلام اور امریکی حکمتِ عملی

ابو سعد

امریکی کمیشن برائے عالمی مذہبی آزادی

The US Commision onInternational Religious Freedom نے 17 مارچ 2009ء کو "مذہبی انتہاپسندی پاکستان میں سیکورٹی، انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے لیے خطرہ ہے" کے عنوان سے ایک بحث کا انعقاد کیا۔ امریکی صدر اوباما کی پالیسی کی دیگر جزیات کی طرح "بلینک چیک" کا لفظ "نیو امریکن فاؤنڈیشن" کے منتظمِ اعلیٰ اور صدر اسٹیو کول (Stev Coll) نے استعمال کیا۔

اس نے کہا: "بہت سارے لوگوں کا مشاہدہ ہے کہ امریکہ نے نائن الیون کے بعد پاکستانی سیکورٹی سروسز کو "بلینک چیک" لکھے ہیں۔ "اس کے خیال میں اب ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کمیشن کیا ہے؟ اس کے مقاصد کیا ہیں؟ اور پاکستان کے موضوع پر منعقد کیے گئے اس پروگرام کا مقصد کیا تھا؟ اس کا جواب کمیشن کی چیئر پرسن فلائس گائر خود اپنے تعارفی خطاب میں دیتی ہے۔ ''کمیشن کو کانگریس نے 1998ء میں ملک سے باہر مذہبی آزادی اور عقائد کی خلاف ورزی کوری ویو کرنے کے لیے بنایا تھا۔ اس کی ذمہ داریوں میں صدر، سیکریٹری آف اسٹیٹ اور کانگریس کو خاص پالیسی تجاویز دینے کے علاوہ یہ بتانا بھی ہے کہ کس طرح سے امریکی پالیسی کو دنیا بھر میں انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے لیے بہتر انداز میں استعمال کیا جاسکتا ہے''۔

چیئر پرسن کے مطابق ''2002ء سے اب تک ہر سال کمیشن نے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو یہ تجویز دی ہے کہ پاکستان کو انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم ایکٹ کے تحت Country of Particular Concern یعنی ''خاص قابلِ تشویش ملک قرار دیا جائے''۔ آگے کہتی ہے: ''اس کمیشن کو دنیا کے سب سے خطرناک خطے جنوبی ایشیاء اور پاکستان میں تشدد کو فروغ دینے کا سبب بننے والی مذہبی انتہاپسندی پر سخت تشویش ہے۔''

کمیشن کا خیال ہے کہ پاکستان عقائد یا مذہبی آزادی کی شدید خلاف ورزی میں مسلسل ملوث یا اس کو برداشت کر رہا ہے۔ اب ہمیں درج ذیل مسائل کے بارے میں تشویش ہے:

(۱) حکومت (پاکستان) کی اس ملک میں مسلسل جاری فرقہ وارانہ اور مذہب کی بنیاد پر ہونے والے تشدد کی جانب عدم توجہی، جس کا نشانہ زیادہ تر شیعہ ''مسلمان'' بنتے ہیں۔ لیکن احمدی، عیسائی، ہندو، بہائی، اور دیگر اقلیتیں بھی اس کا نشانہ بنتی ہیں۔

(2)۔ سرکاری پالیسیاں بھی قابل تشویش ہیں جیسا کہ احمدی (قادیانی) مخالف قوانین، جو احمدیوں کو اپنے مذہب پر مکمل عمل کرنے سے باز رکھتی ہیں۔

(3)۔ مذہبی عدم برداشت، انتہاپسندی اور تشدد بھی قابلِ تشویش ہے، جیسا کہ خواتین کو برابر کے حقوق دینے پر ردِّ عمل۔

(4)۔ اور آخر میں کمیشن کو ''مذہب کی توہین'' کے ناقص نظریے کو فروغ دینے میں پاکستان کے قائدانہ کردار پر بھی تشویش ہے''۔

چیئر پرسن نے کہا: ''اب ان تمام مذکورہ عوامل کو دیکھتے ہوئے ہمیں یہ مسئلہ درپیش ہے کہ امریکہ کو اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟؟ یہ آج کی ہماری بحث کا موضوع ہے''۔

وہ مزید کہتی ہے: ''کیا ہمیں پاکستان پر اس بات کے لیے دباؤ ڈالنا چاہیے کہ وہ انتہا پسندوں کا براہِ راست مقابلہ کرے؟ اگر ایسا ہے تو خارجہ پالیسی کے کون سے آلات کو بروئے کار لانا چاہیے؟ ڈپلومیسی، معاشی امداد یا کثیر الاطراف ادارے وغیرہ؟ کیا عالمی مذہبی آزادی ایکٹ اس کوشش میں معاون ہوسکتا ہے؟ پاکستان کے سیاسی اور سماجی بحران کو دیکھتے ہوئے امریکہ کو اپنے اتحادیوں سے کیا مدد طلب کرنی چاہیے؟ اور آخر میں یہاں موجود ماہرین کیا تجاویز دے سکتے ہیں؟''

> یہ ایک ایسا ملک ہے جس کو اپنے تھوڑے سے حصّے پر کنٹرول (اختیار) حاصل ہے۔ سرحد کا علاقہ حکومتِ پاکستان کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ درحقیقت اس سرحدی علاقے کی سرحد افغانستان سے ملتی ہے، اس لیے اس کا افغانستان میں بڑھتی ہوئی لڑائی، تشدد اور طالبان سے گہرا تعلّق ہے۔ طالبان نے اب اس علاقے میں جڑیں پکڑلی ہیں اور علاقے کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ جس کا شاید تصور کیا جاسکتا تھا

> اپنی گفتگو میں امریکی کانگریس کی رکن شیلا جیکسن لی کہتی ہے:
> ''چیئر پرسن کے خیال میں اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے این۔ جی۔ اوز کو فروغ دینا ہوگا جو ان کے مطابق دوسرے ممالک کی بہ نسبت تعداد میں بہت کم ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین کے ساتھ ہونے والے برتاؤ کے مسائل سے نمٹنا ہوگا۔ میں اس سلسلے میں حکومت سے لڑی ہوں کہ خواتین کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑھتا ہو تشدد، توہینِ رسالت کے قوانین، عورتوں پر تشدد جیسے مسائل جن کی نشاندہی مس چیئر پرسن کرچکی ہیں''

کمیشن کی زیرِ تبصرہ ساعت اور اوباما کے پالیسی بیان کے تعلّق کو واضح کرتے ہوئے وہ کہتی ہے کہ ''جب ہم اس بحث کا انعقاد کر رہے ہیں، مجھے یہ بتادینا چاہیے کہ نئی (اوباما) انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے چند ہفتوں میں امریکہ کے پاکستان سے تعلقات کے سلسلے میں نئی پالیسی کا اعلان کرنیوالی ہے''۔ بحث شروع ہونے سے قبل ہی وہ اپنا فیصلہ صادر کرتے ہوئے کہتی ہے:

''جب تک سرحدی خطے میں محفوظ پناہ گاہیں (محفوظ جنتیں) موجود ہیں اور پاکستانی حکومت اس کو

بہتر طریقے سے کنٹرول نہیں کرسکتی، ہم سرحد کے افغان حصّے پر ضرر پذیری دیکھتے رہیں گے۔پس یہ بہت اہم ہے کہ ہم حکومتِ پاکستان کے ساتھ مل کر اس کو موثر انداز میں کنٹرول کریں''۔

امریکہ پوری دنیا کا ٹھیکیدار کس طرح ہے، اس نکتہ پر موصوفہ کہتی ہے: ''میرا خیال ہے کہ اس کمرے کو کچھ وجوہات کی بنا پر (اس بحث کیلئے) چنا گیا ہے۔پشت پر جو الفاظ ہیں، یہ سیکولر اور مغربی ہیں، مگر میرا خیال ہے کہ ان کی ایک اہمیّت ہے۔میں آپ کی توجہ ہربرٹ ہمفرے کے ان الفاظ کی جانب دلاؤں گی کہ ''کسی حکومت کا اخلاقی امتحان یہ ہوتا ہے کہ وہ ان لوگوں سے کس طرح برتاؤ کرتی ہے جو زندگی کی سحر ہیں؟ یعنی بچے، اور وہ جو زندگی کی شفق (غروب) ہیں یعنی بوڑھے، اور وہ جو زندگی کے سائے میں ہیں یعنی بیمار اور ضرورت مند اور جن کو جکڑا گیا ہے۔'' میں ان الفاظ کو امریکہ میں مذہبی اقدار کی سیکولر ترجمانی کہوں گی کہ ہم ان کا خیال رکھتے ہیں جو اپنا خیال نہیں رکھ پاتے۔اس لیے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دیگر ممالک میں مذہب کا کتنا احترام کیا جاتا ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جو اپنے لیے نہیں بول سکتے، اپنا تحفظ نہیں کر سکتے ان کو کتنا تحفظ دیا جاتا ہے؟''۔

ہمارے خیال میں اگر ان مباحث میں پاکستان کی کوئی حقیقی نمائندگی ہوتی تو پاکستانی شریک ضرور ان سے پوچھتا کہ آخر امریکہ میں انسانی حقوق اور عالمی قوانین کی خلاف ورزی کا نوٹس کون لے گا؟ کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ امریکہ پاکستان میں خواتین پر ''ظلم'' اور مذہبی آزادی کا مسئلہ چھوڑ کر پاکستان سے لائی گئی مظلوم خاتون عافیہ صدیقی پر ہونیوالے مظالم کا جواب دنیا کو دے۔ایسا کوئی سوال نہیں ہوگا، چیئرپرسن نے یہ بھی کہا ''یہ ایک ایسا ملک ہے جس کو اپنے تھوڑے سے حصّے پر کنٹرول (اختیار) حاصل ہے۔سرحد کا علاقہ حکومتِ پاکستان کے کنٹرول میں نہیں ہے۔درحقیقت اس سرحدی علاقے کی سرحد افغانستان سے ملتی ہے، اس لیے اس کا افغانستان میں بڑھتی ہوئی لڑائی، تشدد اور طالبان سے گہرا تعلّق ہے۔طالبان نے اب اس علاقے میں جڑیں پکڑ لی ہیں اور علاقے کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔اس سے بھی زیادہ جس کا شاید تصور کیا جاسکتا تھا''۔

پروگرام میں شریک تینوں پاکستانیوں کا مقصد دراصل اُن کے نزدیک چھوٹی چھوٹی منفی خبروں کو بڑی محنت سے اکٹھا کر کے وہاں بیان کرنا معلوم ہوتا ہے۔یہ خبریں کیا ہیں؟ ان پر آگے بحث کریں گے۔پہلے یہاں شرکاء کے نام جان لینے کے ساتھ ساتھ ان کی گفتگو کا جائزہ لیتے ہیں۔

اس بحث کا اہتمام 17 مارچ 2009ء کو واشنگٹن میں کمیشن کے دفتر میں کیا گیا جس میں کمیشن کی چیئرپرسن فلائس گائر اور اس کے دیگر ساتھیوں کے علاوہ امریکی کانگریس کی رکن شیلا جیکسن لی، امریکہ کا پاکستان کے لیے سابق سفیر ولیم بی میلام، صدر نیو امریکن فاؤنڈیشن اسٹیو کول، ہیومن رائٹس واچ کا علی دایان حسن، نائب صدر پریونیٹو ڈپلومیسی، انٹرنیشنل سینٹر فار ریلی جن اینڈ ڈپلومیسی اظہر حسین اور ٹوفٹس یونیورسٹی میں تاریخ کی پروفیسر عائشہ جلال نے گفتگو کی۔

توہینِ رسالت کے قانون پر مزید ''روشنی'' ڈالتے ہوئے وہ کہتا ہے: ''پہلے میں توہینِ رسالت کے قانون کے بارے میں بتاؤں گا۔یہ عام طور پر احمدی کمیونٹی کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔جبکہ بعض دفعہ اس کا استعمال مذہبی اقلیتوں یعنی عیسائی اور ہندوؤں کے خلاف بھی ہوتا ہے۔(علی حسن اور عائشہ جلال نے جہاں جہاں توہین رسالت کے قانون پر بات کی ہے وہاں احمدی کمیونٹی کو دیگر غیر مسلموں سے الگ رکھا ہے) عیسائی اور ہندوؤں کے خلاف اس کا استعمال جائیداد کے تنازعات میں ہوتا ہے جبکہ احمدیوں کو ان کے عقائد کی ترویج سے روکنے کے لیے کیا جاتا ہے۔احمدیوں کو صرف اپنے عقائد کے اظہار پر بھی اس قانون کے تحت سزا دی جاسکتی ہے۔''

پروگرام کے تینوں پاکستانی شرکاء نے گفتگو آخر میں کی، لیکن ان کا تذکرہ پہلے اس لیے ضروری ہے کہ ان کے فراہم کردہ ڈیٹا کی بنیاد پر ہی امریکی تجزیہ کرتے ہیں۔پہلے پاکستانی شریک علی دایان حسن کا تعارف انسانی حقوق کے کارکن کے طور پر کرایا گیا۔لیکن اس کو اس امریکی ادارے کا رپورٹر کہنا غلط نہ ہوگا جو چھوٹی چھوٹی منفی خبروں کو سندِ جواز بنا کر پیش کررہا ہے۔اور اس کی بنیاد پر پاکستان مخالف پالیسی کی تجویز دی جاتی ہے۔چیئرپرسن نے علی حسن کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ'' مسٹر حسن، جو کہ لاہور سے تعلّق رکھتا ہے، ہمیں (پاکستان میں) ہیومن رائٹس کی روزانہ کی صورتِ حال کی تفصیل فراہم کرے گا''

مسٹر حسن کی گفتگو چند نکات کی صورت میں ذیل میں درج کی جارہی ہے:

☆ پاکستان میں مذہبی امتیاز کے دو پہلو ہیں۔ایک قانونی اور دوسرا سیاسی

☆ قانونی لحاظ سے پاکستان ایک سنی فرقہ پرست، بلکہ وہابی فرقہ پرست ملک ہے۔

☆ اس کو جنرل ضیاءالحق کے دور میں امریکی تعاون سے ایسا بنایا گیا۔

☆ ملک میں پورا قانونی ڈھانچہ ہے، جس میں شریعت کورٹ کا ادارہ سپریم ہے۔یہ ادارہ اس پوری صورتِ حال کو خراب بناتا ہے۔

☆ توہینِ رسالت کے قوانین ہیں جن کو 1970ء کی دہائی کے آخر اور 1980ء کی دہائی کے شروع میں نافذ کیا گیا۔

☆ پاکستان میں قانونی امتیاز بھی موجود ہے۔جس کی سب سے بڑی مثال قادیانی ہیں جن کو اس امتیاز کا سامنا ہے۔یہ غیر معمولی صورتِ حال ہے کیوں کہ یہ وہ افراد ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، لیکن ان کو ایک پارلیمنٹ ایکٹ کے ذریعے غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، جہاں تک میں جانتا ہوں اس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔

☆ غیر سنی مسلمان کو غیر مسلموں سے زیادہ مذہبی امتیاز کا سامنا ہے۔

☆ ابھی حال ہی میں پانچ احمدیوں کو قانونِ توہینِ رسالت کے تحت سزا دی گئی۔

☆ پاکستان کے شمال میں طالبان کے ہاتھوں شیعہ 'مسلمانوں' کو بہت سخت صورتِ حال کا سامنا ہے۔

☆ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شیعہ اقلیت محاصرے میں ہے۔

☆ ڈیرہ اسماعیل خان میں 2006ء سے اب تک 551 افراد کو مارا جاچکا ہے۔جن میں 1 عیسائی، 1 ہندو، 9 سنی اور 540 شیعہ تھے۔

☆ ہندو اور عیسائی بھی قانونِ توہینِ رسالت کا شکار بن رہے ہیں۔مذکورہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد موصوف کا کہنا ہے: ''اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ کو کیا کرنا چاہیے؟ میرے خیال میں چیف جسٹس کی بحالی کی صورت میں ہمارے ہاتھ اچھا موقع آیا ہے۔کیوں کہ اب حکومت اور اپوزیشن ایک آئینی پیکج پر دستخط کرنے والے ہیں یہ دونوں جماعتوں کا مطالبہ ہے کہ 1973ء کے

آئین کو اصل صورت میں بحال کیا جائے لیکن بحالی کا مطلب دونوں کے نزدیک الگ الگ ہے۔ نواز شریف اس کو 12 اکتوبر 1999ء کی پوزیشن پر بحال دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس پوزیشن تک تمام امتیازی قوانین اس میں شامل ہیں۔

بحالی کی دوسری پوزیشن 5 جولائی 1977 ہو سکتی ہے۔ جب ضیاء الحق نے اقتدار پر قبضہ کیا اور بعد میں امتیازی قوانین نافذ کیے'' آگے کہتا ہے: ''میرے خیال میں پاکستان پیپلز پارٹی کے لیے آئین کو 5 جولائی 1977ء کی پوزیشن پر بحال کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا لیکن یہ ایک موقع ہے کہ نواز شریف کو قائل کیا جائے کہ وہ حقیقی سیاست کرے جو اس سیاست سے بالکل مختلف ہے جس میں وہ پاکستان کے سُنّی شدت پسند گروہوں سے گہرا تعلّق رکھتا ہے۔

''امریکیوں کو 'اطلاع'' دیتے ہوئے وہ کہتا ہے ''یہ پہلا موقع ہے کہ پاکستانی سیاست اس موڑ پر آئی ہے کہ ان امتیازی قوانین کو ختم کیا جا سکتا ہے۔''

دوسرا پاکستانی شریک اظہر حسین، نائب صدر PDICRD' ہے اور اس سینٹر کے مدرسہ پروجیکٹ کو ہیڈ کرتا ہے اس کی گفتگو کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں:

☆ پاکستان کے قیام کے وقت یہاں 200 مدرسے تھے، اب 20 سے 25 ہزار مدرسے ہیں۔

☆ مدرسوں ہی نے سپاہ صحابہ اور لشکر جھنگوی جیسے گروہوں کو جنم دیا ہے جو بہت ہی پُرتشدد اور فرقہ پرست تنظیمیں ہیں، جو شیعوں کو نشانہ بنا رہی ہیں۔

☆ طالبان کی اکثر لیڈر شپ نے دارالعلوم حقانیہ اور بنوریہ ٹاؤن سے تعلیم حاصل کی ہے۔

☆ مُلّا عمر نے پشاور میں دارالعلوم حقانیہ سے پڑھا ہے۔

عائشہ جلال سے سوال کیا گیا کہ ''پاکستان میں احمدی مخالف جذبات کو کم کرنے کے لیے کیا کرنا ہوگا اور امریکہ کو ان کوششوں میں کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟''
اس کے جواب میں وہ کہتی ہے: ''میں مختصراً یہ بیان کروں گی کہ کس طرح احمدیوں کے خلاف ردِعمل کو تبدیل کیا جا سکتا ہے؟ میرے خیال میں یہ آسان ہے۔ پاکستانی حکومت کو کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دینے کی بجائے بنیادی گورننس پر توجہ دینی چاہیے۔ یہ حکومت کا کام نہیں کہ کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دے' جب حکومت ایسا کرتی ہے تو یہاں سے مسائل جنم لیتے ہیں۔ دوسرا' احمدیوں کو اس کے بدلے میں معاشرے میں ضم کرنا ہوگا''

☆ عام یونیورسٹیوں سے پڑھنے والے گروہوں نے بھی مدرسے قائم کیے ہیں ان کو اب جماعۃ الدعوہ کہا جاتا ہے۔

☆ بریلوی، دیوبندیوں کی طرح حنفی ہیں لیکن ان کے خیالات دیوبندیوں سے مختلف ہیں جو اپنے آپ کو طالبان کہتے ہیں۔

☆ اہلحدیث جو وہابی فرقے سے تعلّق رکھتے ہیں لشکر طیبہ اور دیگر دہشت گرد گروہ چلاتے ہیں۔

عائشہ جلال جو کہ Tufts یونیورسٹی میں تاریخ کی پروفیسر ہے نے اپنی گفتگو میں کہا ''پاکستان اس وقت بعید العقل صورتِ حال سے دوچار ہے جس میں وہ اپنے مسلمان شہریوں کو ان عسکریت پسندوں سے بچانے کی کوشش کر رہا ہے جو اپنے 'فاسد' خیالات کو اسلام سے جوڑ کر لوگوں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔'' وہ آگے کہتی ہے: ''پاکستانی فوج نے شدت پسندی کی اس قسم کو اس لیے تقویت دی کہ اس کو کشمیر میں پیرا ملٹری فورس کا کردار ادا کرنے کے لیے اس کی ضرورت تھی۔ اگر آپ تاریخ پر نظر ڈالیں تو دیکھیں گے کہ 1947ء میں جب پاکستان دنیا کے نقشے پر اُبھرا تو اس نے کشمیر میں بھارت سے لڑنے کے لیے پاکستانی فوج نہیں' بلکہ فاٹا کے قبائلی بھیجے' کیوں کہ فوج کے پاس آپریشن کے لیے وسائل موجود نہیں تھے۔''

عائشہ جلال سے سوال کیا گیا کہ ''پاکستان میں احمدی مخالف جذبات کو کم کرنے کے لیے کیا کرنا ہوگا اور امریکہ کو ان کوششوں میں کیا کردار ادا کرنا چاہیے؟''

اس کے جواب میں وہ کہتی ہے: ''میں مختصراً یہ بیان کروں گی کہ کس طرح احمدیوں کے خلاف ردِعمل کو تبدیل کیا جا سکتا ہے؟ میرے خیال میں یہ آسان ہے۔ پاکستانی حکومت کو کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دینے کی بجائے بنیادی گورننس پر توجہ دینی چاہیے۔ یہ حکومت کا کام نہیں کہ کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دے' جب حکومت ایسا کرتی ہے تو یہاں سے مسائل جنم لیتے ہیں۔ دوسرا' احمدیوں کو اس کے بدلے میں معاشرے میں ضم کرنا ہوگا''۔

ممبئی حملوں کے بعد حافظ سعید کی گرفتاری سے متعلّق سوال کے جواب میں علی حسن کہتا ہے: ''ممبئی حملوں کے بعد جماعۃ الدعوۃ کے خلاف ہونے والا آپریشن جلد ختم ہو گیا کیونکہ حکومت اس کو ایک سرگرم دشمن کے طور پر نہیں دیکھنا چاہتی تھی' ایک ایسا فرد جو دوست نہیں ہے لیکن دشمن بھی نہیں ہے' اس میں اور سرگرم دشمن میں فرق ہوتا ہے' جس کو سمجھنا چاہیے۔ لشکرِ طیبہ کو سرگرم دشمن قرار دینا اس کو بالکل طالبان والی پوزیشن پر لے آتا''۔

اپنے خیالات سے امریکی ''دانشوروں'' کو مستفید کرتے ہوئے علی حسن کہتا ہے:

''یہ چیز ہم نے مشرف کے ساتھ دیکھی تھی کہ اس نے القاعدہ اور طالبان' پاکستانی طالبان' افغانی طالبان' اور کشمیر میں لڑنے والے جہادیوں میں فرق کیا تھا یہ ایک ایسی جہادی پالیسی کے مظہر ہیں جس کو قومی سلامتی کے آلے کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔''

توہینِ رسالت کے قانون پر مزید ''روشنی'' ڈالتے ہوئے وہ کہتا ہے: ''پہلے میں توہینِ رسالت کے قانون کے بارے میں بتاؤں گا۔ یہ عام طور پر احمدی کمیونٹی کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ بعض دفعہ اس کا استعمال مذہبی اقلیتوں یعنی عیسائی اور ہندوؤں کے خلاف بھی ہوتا ہے۔ (علی حسن اور عائشہ جلال نے جہاں جہاں توہین رسالت کے قانون پر بات کی ہے وہاں احمدی کمیونٹی کو دیگر غیر مسلموں سے الگ رکھا ہے) عیسائی اور ہندوؤں کے خلاف اس کا استعمال جائداد کے تنازعات میں ہوتا ہے جبکہ احمدیوں کو ان کے عقائد کی ترویج سے روکنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ احمدیوں کو صرف اپنے عقائد کے اظہار پر بھی اس قانون کے تحت سزا دی جا سکتی ہے۔''

علی حسن امریکہ کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ نہ صرف توہینِ رسالت کے قوانین کے سلسلے میں مسلمان ممالک کے قائد، پاکستان پر دباؤ ڈالے بلکہ او آئی سی کے ممبر ممالک کو بھی قائل کرے کہ وہ اس قانون کو ختم کرائیں۔

اپنی گفتگو میں امریکی کانگریس کی رکن شیلا جیکسن لی کہتی ہے: ''چیئرپرسن کے خیال میں اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے این۔ جی۔ اوز کو فروغ دینا ہوگا جو ان کے مطابق دوسرے ممالک کی بہ نسبت تعداد میں بہت کم ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین کے ساتھ ہونے والے برتاؤ کے مسائل سے نمٹنا ہوگا۔ میں اس سلسلے میں حکومت سے لڑی ہوں کہ خواتین کے ساتھ ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ اس کے

ساتھ ساتھ بڑھتا ہوا تشدد، توہینِ رسالت کے قوانین، عورتوں پر تشدد جیسے مسائل جن کی نشاندہی مس چیئر پرسن کر چکی ہیں''

وہ آگے کہتی ہے: ''سوات کے علاقے میں بلا روک ٹوک اسلامی انتہا پسندی، اور اس کے فروغ میں مدرسہ کا مبینہ کردار قابلِ تشویش ہے۔ لیکن اس کے باوجود بہتری کی امید بھی ہے۔''

بہتری کی امید کیا ہے؟ شیلا جیکسن لی بتاتی ہے: ''ایک ایسی حکومت قائم ہے جو سیکولر دکھائی دیتی ہے اور جو دیگر مذاہب کا احترام کرتی ہے''۔ ''بہت سارے لوگ پاکستانی حکومت کو کرپشن کے الزامات کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بناتے ہوں گے۔ میرے خیال میں یہ اہم ہے، لیکن ہمیں مذہبی آزادی کی خلاف ورزی کے خلاف ان کے سخت مؤقف کو امید کی ایک کرن سمجھنا چاہیے''

امریکی کانگریس کی رکن کی اس منافقت پر تبصرے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ تاہم پھر بھی یہ بتانا ضروری ہے کہ جس وبا یعنی کرپشن نے پاکستان کا بیڑا غرق کیا ہے، وہ صرف اس لیے قابلِ معافی اور غیر اہم بن جاتی ہے کہ اس کو کرنے والی پاکستانی حکومت اور پارٹی مذہبی آزادی کی خلاف ورزی کے خلاف سخت مؤقف رکھتی ہے۔ یہاں یہ بات بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ شیلا یہ تسلیم کرتی ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت پر کرپشن کے الزامات میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے۔ دنیا بھر میں ''اصلاحات'' لانے کا بیڑا اُٹھانے والے امریکہ ہی نے تو این۔ آر۔ او کے ذریعے آصف علی زرداری اور رحمٰن ملک سمیت پیپلز پارٹی کے اکثر قائدین کا 'جرم' معاف کر کے حکومت کی کرسی پر براجمان ہونے میں مدد کی تھی۔ امریکہ کے لیے ایک کرپٹ حکومت کا بنانا اس لیے ضروری تھا کہ وہ حکومت نہ صرف خود امریکی فلسفے سے اتفاق رکھتی ہے بلکہ پٹڑی سے اترنے کی صورت میں بلیک میل بھی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔

1998ء سے 2001ء تک پاکستان میں امریکی سفیر کے طور پر خدمات انجام دینے والا ولیم میلام بھی اس گفتگو میں شریک تھا۔ وہ کہتا ہے:

''(پاکستان میں) اقتدار کے حصول کی کوششیں ایک جنگ کی صورت لیے ہوئے ہیں، کیوں کہ یہاں سیاسی یا جمہوری مصالحت کا کوئی نشان نہیں ہے۔ کلنٹن نے ان قائدین (نواز شریف اور زرداری) کو فون کیا۔ ہماری سفیر این۔ ڈبلیو۔ پیٹرسن جو کہ میرے خیال میں زبردست کام کر رہی ہے، پورے عمل میں موجود رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ جتنی مرتبہ مختلف قائدین سے ملی ہے اس کی تعداد وہ خود بھول گئی ہوگی۔

بہت سارے دانشوروں کا خیال ہے کہ چیف جسٹس کی بحالی کے مسئلے میں امریکہ کا کوئی کردار نہیں رہا ہے، تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ امریکہ نے اس مسئلے میں اتنی مداخلت کی کہ امریکی سفیر کو چند دنوں کے دوران پاکستانی قائدین سے ملاقاتوں کی درست تعداد بھی یاد نہیں رہی۔

نیو امریکن فاؤنڈیشن کے ڈاکٹر اسٹیو کول نے اپنی گفتگو میں پاکستانی فورسز کو نشانہ بنایا۔ وہ کہتا ہے کہ ''امریکہ کو پاکستان میں عدم استحکام اور اداروں کے قیام کے مسائل کے علاوہ پاکستانی سیکورٹی فورسز کے کردار کا بھی سامنا ہے۔ پاکستانی سیکورٹی فورسز ماضی میں ان اسلام پسند گروہوں کو اسلحہ، آلات اور فنڈز فراہم کرتی رہی ہیں۔ جنہوں نے آج سیکورٹی فورسز کو خطرے سے دوچار کر دیا ہے ان گروہوں کے فروغ میں سیکورٹی فورسز کو بعض دفعہ امریکہ کا تعاون بھی حاصل رہا ہے''۔

جب تک سرحدی خطے میں محفوظ پناہ گاہیں (محفوظ جنتیں) موجود ہیں اور پاکستانی حکومت اس کو بہتر طریقے سے کنٹرول نہیں کر سکتی، ہم سرحد کی افغان حصے پر ضرر پذیری دیکھتے رہیں گے۔ پس یہ بہت اہم ہے کہ ہم حکومتِ پاکستان کے ساتھ مل کر اس کو مؤثر انداز میں کنٹرول کریں

اسٹیو کول کے خیال میں اب امریکی پالیسی کا سب سے بڑا مسئلہ پاک فوج کو اس بات پر آمادہ کرنا ہے کہ وہ اسلام پسند گروہوں کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرے۔

امریکی صدر نے اپنے 29 مارچ کے پالیسی بیان میں بالکل یہی بات کی ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ امریکی صدر، امریکی سرکاری اور غیر سرکاری تھنک ٹینکس کی گائیڈ لائن سے ہٹ کر نہیں سوچتا۔ خفیہ اداروں کی معتبر رپورٹس نہیں بلکہ اخباری کالموں کے تجزیے اور تھنک ٹینکس کے مفروضے ہی امریکی لیڈرشپ کی سوچ کو پروان چڑھاتے ہیں۔

پروگرام میں ڈاکٹر اسٹیو کول سے سوال کیا گیا کہ پاکستانی ذرائع ابلاغ کا ایک قاری،

ابھی حال ہی میں پانچ احمدیوں کو قانونِ توہینِ رسالت کے تحت سزا دی گئی۔ پاکستان کے شمال میں طالبان کے ہاتھوں شیعہ 'مسلمانوں' کو بہت سخت صورت حال کا سامنا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ شیعہ اقلیت محاصرے میں ہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں 2006ء سے اب تک 551 افراد کو مارا جا چکا ہے۔ جن میں 1 عیسائی، 1 ہندو، 9 سنی اور 540 شیعہ تھے۔ ہندو اور عیسائی بھی قانونِ توہینِ رسالت کا شکار بن رہے ہیں۔ مذکورہ رپورٹ پیش کرنے کے بعد موصوف کا کہنا ہے: ''اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ کو کیا کرنا چاہیے؟

سامع اور ناظر امریکہ کے خلاف ہر طرح کا ''نظریہ سازش'' دیکھتا ہے۔ تو مذہبی انتہا پسندی اور انسانی حقوق کے بارے میں رائے عامہ کو تشکیل دینے میں آپ میڈیا کا کیا کردار دیکھتے ہیں اور امریکہ اس کے لیے کیا کرے کہ میڈیا بالکل ایک الگ اسٹوری (امریکی نقطہ نظر سے) پیش کرے؟

اس کے جواب میں ڈاکٹر اسٹیو کول کہتا ہے:

''پاکستان میں ایک زور آور میڈیا ہے، جس میں بعض بعید القیاس بہادر اور آزاد صحافی ہیں۔ امریکی فنڈز کے ذریعے ان کی ساکھ خراب کیے بغیر امریکی حکومت کو میڈیا کے اس سیکٹر کی طرف توجہ دینا ہوگی جو اپنے طور پر وہ کردار ادا کر رہے ہیں جو آپ کسی ''جمہوریت'' میں ''میڈیا'' سے چاہتے ہیں۔ وہ وسیع اتحاد اور عالمی پارٹنرز کے ذریعے یہ کام بہتر انداز میں انجام دے سکتے ہیں۔''

❁---❁---❁

گوانتاناموکے قید خانے کا محافظ

خدیجہ سراج

امریکن فوج کا تربیت یافتہ فوجی ٹیری ہولڈ بروک" گوانتاناموبے" میں چھ ماہ سے زائد گارڈ کے فرائض ادا کرتا رہا۔ایک رات جب وہ اپنے فرائض انجام دے رہا تھا اُس نے اپنی زندگی کو تبدیل کرنے والا مکالمہ کیا۔وہ قیدی نمبر 570 کا پہرے دار تھا۔یہ قیدی "جنرل" کے نام سے پہچانا جاتا تھا۔یہ 2004 کی بات ہے، ہولڈ بروک کی اس مقام پر تعیناتی کو 3 ماہ ہو چکے تھے۔اس کی تعیناتی 463ویں ملٹری پولیس کمپنی کے ساتھ تھی۔اس وقت تک وہ ڈیوٹی کا بیشتر حصّہ عام سی ڈیوٹی دیتے ہوئے گزارتا تھا۔اس کے فرائض میں قیدیوں کو تحقیقات کے لیے بحفاظت لے جانا، اُن کو اپنے قید خانوں میں مستقلاً جگہ تبدیل کراتے رہنا تاکہ وہ آپس میں رابطہ نہ رکھ سکیں۔لیکن درمیانی رات کا حصّہ جس میں سستی اور تھکان غالب آتی ہے، ہولڈ بروک بھی کسی قیدی کی بیرک کے ساتھ موٹی جالی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر دوسری طرف موجود قیدی سے باتیں کرنے لگا، یوں وقت گزرتا رہا۔

ان گفتگوؤں نے ہولڈ بروک کے "جنرل" (جن کا اصلی نام احمد الراشدی تھا) سے تعلّق کو گہرا بنا دیا۔رات گئے کی باتوں نے قید اور قیدیوں کے بارے میں اس کے خیالات کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔اسے اپنی زندگی کے بارے میں بھی عجیب سے خیالات آنے لگے۔جلد ہی اس نے عربی اور اسلام کے بارے میں کتب کے متعلّق جاننا چاہا۔اس کی طلب کو دیکھتے ہوئے ہی احمد اس سے گفتگو کرتے تھے۔یہ اوائل 2004 کی بات ہے جب ایک رات کی ملاقات میں ہولڈ بروک نے احمد سے "شہادت" کا مطلب پوچھ لیا۔کہنے کو ایک سطری جملہ تھا لیکن یہ ایک سطری جملہ ہی تبدیلی کا نقطۂ آغاز ثابت ہوا۔اسلام میں داخل ہونے کے لیے یہ جملہ داخلی دروازے کا کام کرتا ہے، زندگیوں کو تبدیل کر دیتا ہے، سوچ کے محور کو بدل دیتا ہے۔وہ جملہ کہ " کوئی خدا نہیں سوائے ایک اللہ کے اور محمدﷺ اللہ کے رسول ہیں"

ہولڈ بروک نے قلم اور کارڈ کے ایک ٹکڑے کو موٹی جالیوں کے سوراخ سے اندر ڈالا اور احمد سے کلمہ شہادت کا انگریزی ترجمہ لکھنے کو کہا۔اس پر اس کی تشفی نہ ہوئی تو اس نے عربی متن بھی لکھوایا۔اس پر وہ کافی دنوں تک غور وفکر کرتا رہا اور آخر کار اس نے ان الفاظ کو زبان سے ادا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔پھر اس کی زندگی میں تبدیلی کا مرحلہ آ گیا۔وہیں اس نے گوانتاناموبے کے کیمپ "ڈیلٹا" میں با آوازِ بلند وہ کلمہ دھرایا۔

جب گوانتاناموبے کی تاریخ لکھنے والے اس عقوبت خانے کی تاریخ لکھنے لگے تو قیدیوں سے اذیت ناک سلوک اور پوچھ گچھ کی ظالمانہ تاریخ بھی رقم ہونے لگی۔حالیہ ہفتوں میں ہولڈ بروک اور اس کے ساتھی گارڈ نے نیوز ویک کو متعین سپاہیوں کے قیدیوں کے ساتھ انسانیت سوز اور بہیمانہ تشدد کا احوال اپنے ایک انٹرویو میں بتایا۔تشدد کا یہ کام صرف سپاہی نہیں کرتے تھے بلکہ ماہر نفسیات اور پوچھ گچھ پر مامور ادارے کے ارکان بھی کرتے تھے۔اب جبکہ راز داری کی دھند چھٹ رہی ہے،ان عقوبت خانوں کی دوسری داستانیں بھی منظرِ عام پر آ رہی ہیں، جس میں قیدیوں اور محافظوں کے درمیان حیرت انگیز مکالمہ عقل کو حیران کر دیتا ہے۔وہ کس طرح کے لوگ تھے جو قید میں تھے لیکن ذہن کے دریچے کھلے رکھے تھے اور اپنی بات کو پہنچا کر ہی دم لیا۔ان گفتگوؤں کے عنوانات بہت عام سے تھے جو کہ ایک عام امریکی نوجوان کی خواہش ہوتی تھی۔اس میں سیاست، دین، حتیٰ کہ موسیقی تک پر بات ہوتی تھی۔ان گفتگوؤں کا اثر یہ ہوا کہ ان محافظوں کے اندر کچھ اور جاننے کی تڑپ پیدا ہوئی۔یہی تڑپ بسا اوقات ہمدردی میں بھی تبدیل ہوئی۔

"قیدی ان ہی محافظوں سے گفتگو کرتے تھے جن میں وہ نرم گوشہ پاتے تھے"۔یہ وہ الفاظ ہیں جو احمد نے E-Mail میں بتائے۔احمد الراشدی 8 سال عقوبت خانے میں گزار کر 2007ء میں رہا ہوئے،اس نے اپنے گھر سے نیوز ویک کو میل کی جس میں اس نے بتایا کہ "ہم ہر چیز پر گفتگو کرتے تھے۔عام سی چیزوں کے متعلّق اور ان موضوعات پر جو ہم میں مشترک تھے"۔

احمد نے بتایا کہ "ہولڈ بروک کا چیزوں کو پرکھنے کا انداز، تجزیہ اور تعبیروں کا انداز دیگر محافظوں سے جداگانہ تھا۔اس نے عقوبت خانے کے اندر ان مکینوں کے سامنے ہی اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا اور اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا۔اسکے علاوہ بھی کئی ایک نے اپنا میلان اس جانب دکھایا"

احمد مزید لکھتے ہے:"ہولڈ بروک تقابلی جائزے سے علمی گفتگو تک ہر چیز پر بات کرنا چاہتا تھا"۔یہ اس بات کا اظہار تھا کہ قیدیوں اور محافظوں کے درمیان مستقلاً رابطہ تھا۔ہولڈ بروک دیگر محافظوں سے مختلف تھا۔جب اس کی بٹالین کو 9/11 کے مقام پر دورے کے لیے لے جایا گیا تو اس کے متجسس ذہن نے اور سوالات کھڑے کر لیے۔ان سوالات کے جوابات وہ خود ہی تلاش کرتا رہا۔

ہولڈ بروک کی تعیناتی جب اس مقام پر ہوئی تو اُس کے اور دیگر محافظوں کے خیالات میں یکسر ہم آہنگی پائی جاتی تھی۔اُس وقت اس کے خیال میں یہ قیدی "بدترین لوگ" تھے۔لیکن اُس وقت اور اب میں بہت تبدیلی آ گئی ہے۔

اسپیشلسٹ برائڈن نیلی اُس وقت وہاں موجود تھا جب پہلا قیدی وہاں لایا گیا تھا۔اس

> اسلام قبول کرنے کے بعد مصطفیٰ کو اپنے ہی ساتھیوں کے تشدد کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ایک دفعہ اس کا گروپ لیڈر اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ اسے اپارٹمنٹ کے پچھلے حصّے میں لے گیا جہاں اس پر مکوں کی بارش کی گئی۔مصطفیٰ نے قبولِ اسلام کے بعد گوانتاناموبے میں خاموش زندگی گزارنی شروع کی اور اپنے آپ کو ہر چیز سے علیحدہ کر لیا۔گارڈ کے اسلام لانے کا یہ ایک واقعہ ہی نہیں تھا۔ایک اور نو مسلم گارڈ جس کا پرانا نام کیپٹن جیمز تھا، کو بھی اسلام لانے کے جرم میں گرفتار کیا گیا، مقدمہ قائم کیا گیا۔لیکن بعد میں وہ جھوٹا مقدمہ واپس لینا پڑا

نے نیوز ویک سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے خیالات وہی تھے جو بش انتظامیہ کے تھے۔ لیکن یہ سوچ جلد ہوا میں تحلیل ہونے لگی۔ ان محافظوں نے یہ سوال کھڑا کرنا شروع کیا کہ "ان قیدیوں کے ساتھ انتہا بدترین تشدد کیوں کیا جا رہا ہے؟؟؟ اگر یہ مجرم ہیں تو انہیں مروجہ سزا کیوں نہیں دی جاتی۔

نیلی بھی بعد میں مسلمان ہو گیا۔ اس نے بتایا کہ وہ رُحیل احمد نامی قیدی سے بڑی لمبی گفتگو کرتا تھا۔ ایک اور محافظ کرسٹوفر اریڈنڈ نے یورپ کا سفر کیا تا کہ سابق یورپین قیدی سے مل کر اس قید خانے کے بارے میں آگہی حاصل کرے اور دنیا کو اس کا گھناؤنا چہرہ دکھا سکے اور رائے عامہ کے بااثر حلقوں کو جھنجھوڑ سکے۔ ہولڈ بروک نے اپنے بارے میں بتایا کہ اس کے والدین کے آپس میں جھگڑے ہوتے تھے اور نتیجہ علیحدگی پر ہوا۔ اسی وجہ سے وہ بھی کثرت سے شراب نوشی کیا کرتا تھا۔ 2002ء میں جب وہ فوج میں شامل ہوا تو پنکی ازم سے متاثر تھا۔ کان کی لو پر چھید کروایا ہوا تھا۔ دہشت ناک فلموں کا شوقین تھا اور کلائی سے کندھے تک Tatoo بنوایا ہوا تھا۔ یہ وہاں کے لاابالی نوجوانوں کی نشانی تھی۔ یعنی بے مقصد زندگی گزارنے والے نوجوان اپنے آپ کو اس طرح کی مشغولیات میں الجھا کر رکھتے تھے۔

ہولڈ بروک یکسوئی کی تلاش میں تھا۔ سکون حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اسی وجہ سے جب فوج سے پہلی چھٹی ملی تو ایک خاتون سے رابطے میں آ گیا جس سے اس کی منگنی ہو گئی۔ حالانکہ رابطے کو صرف آٹھ دن ہوئے تھے۔ آخر تین مہینے بعد اس نے اس سے شادی کر لی۔

گوانتاناموبے میں تعیناتی سے قبل اسے مذہب کے بارے میں کچھ خاص شنید نہ تھی۔ لیکن وہاں پر موجود قیدیوں کے اعتماد، مذہب سے لگاؤ اور وابستگی نے اسے بے حد متاثر کیا۔ اس کا بعد میں کہنا تھا "امریکیوں کی بڑی تعداد خدا کو بھول چکی ہے لیکن یہ قیدی تو اپنے اللہ کی عبادت میں حد درجہ منہمک ہوتے ہیں اور اس بارے میں بڑا خیال رکھتے ہیں۔ ہولڈ بروک ان قیدیوں کے اعتماد سے بڑا متاثر تھا۔ اپنے اللہ پر اعتماد، اپنے عقیدے پر اعتماد، اپنے کام پر اعتماد..... ان حالات میں بھی جب ان کے درمیان رابطے کا فقدان تھا لیکن وہ اس جستجو میں ہوتے تھے کہ اپنے ساتھی کی خیریت معلوم کریں، کسی طرح ان کے کام آ سکیں، خود مشکل میں تھے لیکن دوسروں کو مشکل میں راحت دینے کے لیئے کوشاں تھے۔ حالانکہ انکی حالت خود ایسی تھی کہ کوئی ان کی مدد کرتا۔ اسکا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے قیدیوں کے لباس سے اور جائے نماز سے دھاگہ نکالتے، اسے جوڑ کر لمبی ڈوری کی شکل دے لیتے۔ ان دھاگوں کی ڈوری سے وہ ایک سیل سے دوسرے سیل میں قید ساتھیوں کی خیریت لیتے، ان کا حوصلہ بڑھاتے اور روز مرہ کی ضرورتوں پر مشورہ دیتے۔ ایک اور مثال سے آپ کو ان کے بلند حوصلوں کا پتہ چل جائے گا۔ ایک قیدی جس کی جلد پر جلن اور خارش ہو گئی تھی اس نے اپنے ملنے والے مکھن کے حصے سے تیل نکالا اور اس تیل کو اپنی خارش زدہ جلد پر لگا کر اطمینان اور سکون حاصل کیا۔

احمد نامی قیدی، ہولڈ بروک کی خاص توجہ کا مرکز بنے۔ وہ مراکشی قیدی 18 سال تک برطانیہ میں ایک ادارے کے سربراہ تھے۔ ستمبر 2001ء میں پاکستان آئے اور وہاں سے وہ افغانستان گئے جہاں وہ شمالی اتحاد والوں کے ہتھے چڑھ گئے۔ جنھوں نے اسے 5 ہزار ڈالر کے عوض امریکیوں کو فروخت کر دیا۔ گوانتاناموبے میں اُن پر یہ الزام لگایا گیا کہ انہوں نے القاعدہ کے ٹریننگ کیمپ میں تربیت حاصل کی ہے۔ 2007ء میں اُن کی بے گناہی ثابت ہوئی اور اُنہیں رہائی ملی۔

احمد نے بتایا کہ میں وہ رات نہیں بھول سکتا جب ہولڈ بروک نے قبولِ اسلام کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس نے قبول اسلام سے قبل عیسائیت اور مسلمانوں کے عقیدے کا بہت گہرائی میں مطالعہ کیا اور پھر فیصلہ کیا زندگی کو بدلنے کا، نئی زندگی کی شروعات کرنے کا۔ احمد نے اسے آنیوالے چیلنجز سے بھی آگاہ کیا اور اس راہ کی مشکلات سے بھی، لیکن ایمان تو گھر کر چکا تھا۔ یوں وہ ہولڈ بروک سے "مصطفیٰ" بن گیا۔ ربّ کو پیارا ہو گیا۔

> **ان عقوبت خانوں کی دوسری داستانیں بھی منظرِ عام پر آ رہی ہیں، جس میں قیدیوں اور محافظوں کے درمیان حیرت انگیز مکالمہ عقل کو حیران کر دیتا ہے۔ وہ کس طرح کے لوگ تھے جو قید میں تھے لیکن ذہن کے دریچے کھلے رکھے تھے اور اپنی بات کو پہنچا کر ہی دم لیا۔ ان گفتگوؤں کے عنوانات بہت عام سے تھے جو کہ ایک عام امریکی نوجوان کی خواہش ہوتی تھی۔ اس میں سیاست، دین، حتیٰ کہ موسیقی تک پر بات ہوتی تھی۔ ان گفتگوؤں کا اثر یہ ہوا کہ ان محافظوں کے اندر کچھ اور جاننے کی تڑپ پیدا ہوئی۔ یہی تڑپ بسا اوقات ہمدردی میں بھی تبدیل ہوئی۔**

مصطفیٰ بننے کے بعد اس نے اپنے ایمان کو چھپانا مناسب نہ سمجھا کہ حق کوئی چھپانے کی چیز نہ تھی۔ وہ کھلے عام قرآن اور اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرتا تھا۔ مصطفیٰ نے اپنے ساتھیوں کو بھی وہ کتابیں دکھائیں جن سے اسے قبولِ اسلام میں مدد ملی۔

اسلام قبول کرنے کے بعد مصطفیٰ کو اپنے ہی ساتھیوں کے تشدد کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ایک دفعہ اس کا گروپ لیڈر اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ اسے اپارٹمنٹ کے پچھلے حصے میں لے گیا جہاں اس پر مکوں کی بارش کی گئی۔ مصطفیٰ نے قبولِ اسلام کے بعد گوانتاناموبے میں خاموش زندگی گزارنی شروع کی اور اپنے آپ کو ہر چیز سے علیحدہ کر لیا۔

گارڈ کے اسلام لانے کا یہ ایک واقعہ ہی نہیں تھا۔ ایک اور نو مسلم گارڈ جس کا پرانا نام کیپٹن جیمز تھا، کو بھی اسلام لانے کے جرم میں گرفتار کیا گیا، مقدمہ قائم کیا گیا۔ لیکن بعد میں وہ جھوٹا مقدمہ واپس لینا پڑا۔ نیوز ویک سے بات کرتے ہوئے الراشدی نے آزادی کے بارے میں بتایا کہ شروع میں جب قید سے میں نکل کر آیا تو آزادی بھی بڑی مشکل لگ رہی تھی، یعنی بیڑیوں کے بغیر چلنا اور تیز لائٹ کے بغیر سونا۔

یہ داستان نیوز ویک میں شائع ہونے والے مضمون کی تھی جس میں مصطفیٰ نے ایمان لانے کے واقعے کو زندہ کیا اور ہمیں بھولا ہوا سبق یاد دلایا۔ احمد کا پیغام ہے کہ حالات خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں دعوت و جہاد پر یقین ہی اصل منزل ہے۔ جہاد کا کام کرتے رہنا ہے خواہ کفار کی قید میں ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اسلوب بدل جاتا ہے، اطوار بدل جاتے ہیں۔ تمہیں بیج ڈالتے رہنا ہے۔ جس کی زمین ہے وہ خود اس میں برگ و بار لائے گا۔ ہاں ہمیں احمد کا کردار ادا کرنا ہے۔ آیئے اپنا کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

❁---❁---❁
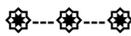
خنزیری زکام

حکیم محمد علی خالد

انسان کو اللہ تعالیٰ نے فطرت پر پیدا کیا ہے اور جو چیزیں اس کی فطرت کو مسخ کرنے والی تھیں ان کو حرام قرار دے کر اس کی فطرت کی حفاظت کا اہتمام فرمایا۔ وحی کے منکرین "صلیبیوں" نے ہر معاملے میں وحی سے ٹکرانے کی ٹھانی ہوئی ہے جس کے نتیجے میں وہ خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق بن رہے ہیں۔ امریکی، برطانوی اور ساری صلیبی دنیا ایک طرف تو عراق، افغانستان اور صومالیہ وغیرہ میں اللہ کے بندوں کے ہاتھوں تباہی کا شکار ہو رہی ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے آفات اور بیماریوں سے اُس کو نمونہ عبرت بنا رہے ہیں۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے مطابق مردار ہو، بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت قطعی حرام ہے کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے۔ (بحوالہ سورہ انعام آیت نمبر 146)۔ جدید سائنس نے اسلامی شریعت میں ممنوعہ چیزوں کے بعض اسباب جاننے کی کوشش کی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مردار اور خون میں جراثیم تیزی سے پروان چڑھتے ہیں۔ خنزیر (سؤر) کے بدن میں تمام جہان کی بیماریاں اور گندگیاں جمع ہیں مختلف کسی بھی طرح کی صفائی ستھرائی ان کو دور نہیں کر سکتی۔ خنزیر کے اندر کیڑے، بیکٹیریا اور ایسے وائرس ہوتے ہیں جن کو وہ انسان اور جانوروں میں منتقل کرتا ہے اور مختلف اقسام کے خطرناک امراض کا باعث بنتا ہے۔ اس کے اندر انفلوئنزا کا مخصوص وائرس ہوتا ہے جو کہ خنزیر پالنے والوں اور ان سے میل جول رکھنے والوں کے اندر وبائی مرض کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ مرض بظاہر ترقی یافتہ ممالک میں جہاں جہاں خنزیر پائے جاتے ہیں، زیادہ ہوتا ہے۔ بے شمار افراد کو بھی Trichinellosis کا مرض لگ جاتا ہے۔ اس مرض کی وجہ سے معدے سے آوازیں نکلنے لگتی ہیں اور کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں، جن کی تعداد کم از کم دس ہزار ہوتی ہے۔ پھر یہ کیڑے خون کے راستہ سے انسان کے پٹھوں میں منتقل ہو جاتے ہیں اور مزید مہلک امراض کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح Spiralis کا مرض بھی بیمار خنزیر کا گوشت کھانے سے لگتا ہے۔ اس مرض میں بھی انسان کی آنتوں کے اندر کیڑا پروان چڑھنے لگتا ہے جس کی لمبائی کبھی کبھی سات میٹر سے بھی زیادہ ہوتی ہے جس کا کانٹے دار سر آنتوں کی دیواروں کے اندر فضلے اور دورانِ خون کی دشواری کا سبب بنتا ہے۔ اس کی چار چوسنے والی چونچیں اور ایک گردن ہوتی ہے جس سے مزید چونچ دار کیڑے وجود میں آتے ہیں جن کا ایک مستقل وجود ہوتا ہے اور تعداد ایک ہزار تک ہوتی ہے اور ہر بار ہزار انڈے پیدا ہوتے ہیں اور انڈوں سے ملوث کھانا کھانے سے Taenia Soliim کا مرض لگ جاتا ہے۔ ٹائینا سولیئم کے انڈے (OVA) خون کی گردش میں شامل ہو کر جسم کے کسی بھی حصہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اگر یہ دماغ تک جا پہنچیں تو یادداشت کو شدید نقصان پہنچاتے ہیں اور اگر یہ دل میں داخل ہو جائیں تو دل کے دورے کا باعث بن سکتے ہیں۔ آنکھ میں جا پہنچیں تو نابینا پن ہو سکتا ہے۔ جگر میں داخل ہو جائیں تو پورے جگر کا ستیاناس کر ڈالتے ہیں۔

مخصوص درجہ حرارت پر پکانے سے بھی ایسے جراثیم کسی طور پر نہیں مرتے۔ اس گوشت کے کھانے والے میں بے غیرتی کے جراثیم بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ اسے اپنی ازدواجی زندگی میں غیروں کی شراکت اچھی لگنے لگتی ہے۔ لہٰذا مسلمان تو مسلمان کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے یا لادین افراد کو بھی اپنی صحت اور متوازن انسانی طرزِ زندگی کی خاطر اس استعمال سے لازمی بچنا چاہیے۔

سوائن فلو سے ہونے والے انفلوائنزا وائرس سے متعلق خبریں تو مارچ کے اواخر سے ہی سامنے آ رہی تھیں لیکن اب سوائن فلو کی وبا نے دنیا کے چالیس ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ یورپ میں سپین اور برطانیہ کے بعد جرمنی میں بھی اس وبا کے کیسسز کی تصدیق ہو گئی ہے۔ سوائن فلو کی وبا کا آغاز مارچ میں میکسیکو سے ہوا اور اب تک وہاں سینکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ تادمِ تحریر دنیا بھر میں اس مرض کے شکار افراد کی تعداد آٹھ ہزار آٹھ سو اٹھانوے ہے۔ کیلی فورنیا میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نیویارک میں ایک سکول کے سینکڑوں بچے اس وائرس کی زد میں ہیں۔ امریکی فوج کے اڑتیس فوجی بھی اس وبا کا شکار ہو چکے ہیں جبکہ سینکڑوں کو خدشہ لاحق ہے۔ امریکہ کے صدر اوباما نے اس وائرس کے خلاف اقدامات کے لیے کانگریس سے ڈیڑھ بلین ڈالر کا تقاضا کیا ہے۔ کینیڈا، نیوزی لینڈ، کوسٹاریکا، اسکاٹ لینڈ، اسپین، اسرائیل، جرمنی، ارجنٹائن، آسٹریلیا، آسٹریا، چلی، کولمبیا، ڈنمارک، فرانس، ہانگ کانگ، انڈونیشیا، آئرلینڈ، ہالینڈ، پولینڈ، جنوبی کوریا، سویڈن، سوئٹزرلینڈ اور تھائی لینڈ میں مہلک سوائن فلو کے مشتبہ کیسز سامنے آئے ہیں۔ میکسیکو میں تمام سکولوں جبکہ امریکہ میں متاثرہ ریاستوں کے سکول بند کر دیے گئے ہیں۔

عالمی سطح پر ہیجان اور تشویش کا باعث بننے والا سوائن وائرس تیزی سے پھیل رہا ہے۔ میکسیکو کے شہری گھروں سے نکلتے ہوئے ماسک کا استعمال کر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے سے بھی گریز کر رہے ہیں۔ اسکولوں سے لیکر ہوٹلوں تک ہر جگہ بند ہو چکی ہے۔ اس وائرس کے پھیلاؤ کی وجہ سے سیاحت بھی شدید متاثر ہو رہی ہے اور صرف میکسیکو سٹی کو روزانہ 57 ملین ڈالر کا خسارہ اُٹھانا پڑ رہا ہے۔ آٹھ ممالک جن میں فرانس، برطانیہ، کیوبا اور ارجنٹائن شامل ہیں، نے میکسیکو کے لیے اپنی پروازوں کا سلسلہ معطل کر دیا ہے اور اپنے شہریوں سے اس ملک کا سفر نہ کرنے کی اپیل کی ہے۔

اب تک سوائن فلو کی زد میں 19 امریکی ریاستیں آ چکی ہیں، جن میں کیلی فورنیا، نیویارک، ٹیکساس اور جنوبی کیرولینا بھی شامل ہیں۔ 200 سے زائد سکولوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ وائرس کے پھیلاؤ کی تشویش کی وجہ سے فرانس سے تھائی لینڈ تک، بہت سے افراد کو جن پر اس وائرس سے متاثر ہونے کا شبہ ہے طبی نگرانی میں رکھا جا رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے جاری کردہ اعلامیے کے مطابق اس مرحلے پر قابو پانا ممکن نہیں رہا ہے۔ دنیا بھر میں اس وائرس سے کوئی جگہ محفوظ نہیں ہے۔ مزید یہ کہ ادارے نے ہنگامی صورت حال میں مزید اقدامات کا اضافہ کر دیا ہے۔

سوائن فلو ہے کیا؟

ماہرین کے مطابق اس وقت دنیا میں سوائن فلو کی 4 اقسام موجود ہیں جنہیں H1N1، H1N2، H3N2 اور H3N1 کا نام دیا گیا ہے۔ سوائن فلو کی موجودہ وباء خنزیروں میں موجود ایک وائرس H1N1، Influenza A Virus sub type کی وجہ سے دنیا کی تباہی کا پیغام لے کر آئی ہے۔ یہ سب ٹائپ فلو، جانوروں اور انسانی فلو وائرس کے مختلف اجزاء سے مرکب ہے۔ اس کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس کا اب تک پتہ نہیں چلایا جا سکا لیکن جین برونڈی کی کتاب "فلو فائٹر" کے مطابق سوائن وائرس کا سب سے پہلے انکشاف 1918ء میں ہوا جسے اُس وقت سپینش فلو کا نام دیا گیا۔ اس فلو سے امریکہ میں پچاس ہزار سے زائد اور دنیا بھر میں بیس ملین ہلاکتیں ہوئی تھیں۔

خراسان کے گرم محاذوں سے

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاک وزخمی
		5اپریل2009ء		
قندوز	-	کمین	اسلحہ اور فوجی جیکٹس	21 جرمن فوجی ہلاک
	چاردرہ	ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ	ایک جرمن ٹینک تباہ	6 جرمن فوجی ہلاک
	امام صاحب	2 ریموٹ کنٹرول بم دھماکے	-	10 مرتد افغان فوجی ہلاک
ہلمند	موسیٰ قلعہ	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	2 برطانوی ٹینک تباہ	12 برطانوی فوجی ہلاک
خوست	باک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
قندھار	ڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	8 مرتد افغان فوجی ہلاک
		8اپریل2009ء		
کنڑ	منا گی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
	کمادیش	امریکی مرکز پر حملہ	مرکز تباہ	17 امریکی فوجی ہلاک
	کورنگل	امریکی کانوائے پر کمین	-	10 امریکی فوجی ہلاک
خوست	سابیرو	چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر قبضہ	3 مرتد افغان فوجی ہلاک، 2 مرتد زخمی
	باک	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 صلیبی فوجی ہلاک
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ	1 نیٹو ٹینک تباہ	6 صلیبی فوجی ہلاک
ہرات	شین ڈنڈ	2 ریموٹ کنٹرول حملے	2 اتحادی ٹینک تباہ	11 صلیبی فوجی ہلاک
قندھار	بولدک	گشتی پارٹی پر کمین	-	4 مرتد افغان فوجی ہلاک
	پنجوائی	افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	4 مرتد افغان فوجی ہلاک
		9اپریل2009ء		
ہلمند	لشکرگاہ	مرتد افغان فوج پر شہیدی حملہ	6 فوجی گاڑیاں تباہ	17 مرتد فوجی بشمول کمانڈر ہلاک
خوست	کوی کمار	مرتد افغان فوجی کانوائے پر کمین	-	8 مرتد افغان فوجی ہلاک
	علی شیر	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 امریکی فوجی گاڑی تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
	ڈومانڈہ	ریموٹ کنٹرول دھماکہ	1 سیکورٹی گاڑی تباہ	9 مرتد افغان فوجی ہلاک
لغمان	سرخوکہ	امریکی کانوائے پر حملہ	2 آئل ٹینکر تباہ	2 امریکی فوجی ہلاک

کنڑ	مناگی	امریکی کانوائے پرحملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
پکتیکا	خوشامند	گورمنٹ بلڈنگ پرمیزائل حملہ	-	-
قندھار	میوند	ریموٹ کنٹرول دھماکے	1نیٹو ٹینک،2موٹرسائیکل،1ٹریکٹر تباہ	13صلیبی ومرتدفوجی ہلاک
	فرہاری	ریموٹ کنٹرول دھماکہ	-	6 کینیڈین فوجی ہلاک
زابل	شنکئی	ریموٹ کنٹرول دھماکہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	7مرتدافغان فوجی ہلاک
10اپریل2009ء				
قندھار	پنجوئی	ریموٹ کنٹرول دھماکہ	1پولیس گاڑی تباہ	8مرتداہلکارہلاک
	ڈنڈ	ریموٹ کنٹرول دھماکہ	1فوجی گاڑی تباہ	17مرتدفوجی ہلاک
ہلمند	نوا	افغان فوجی کانوائے پرکمین	-	10مرتدفوجی ہلاک8زخمی
غزنی	موقور	ضلع کےمئیرپرحملہ	-	مئیرہلاک،گارڈزہلاک
قندوز	چاردرہ	جرمن کانوائے پرکمین	2جرمن ٹینک تباہ	12جرمن فوجی ہلاک
زابل	میزان	افغان فوجی کمانڈرکی گاڑی پرکمین	فوجی گاڑی تباہ	کمانڈرسمیت4مرتدفوجی ہلاک
11اپریل2009ء				
کنڑ	کورنگل	امریکی گشتی پارٹی پرکمین	-	32امریکی فوجی ہلاک
	نارنگ	امریکی بیس پرحملہ	بیس پرمجاہدین کاقبضہ	2امریکی فوجی ہلاک،3زخمی
ہلمند	نڈالی	2ریموٹ کنٹرول دھماکے	2برطانوی ٹینک تباہ	9برطانوی فوجی ہلاک
قندھار	پنجوئی	راکٹ حملہ	-	7مرتدافغان فوجی ہلاک
	میوند	ریموٹ کنٹرول دھماکہ	2اتحادی ٹینک تباہ	5صلیبی فوجی ہلاک
خوست	علی شیر	افغان فوجی کانوائے پرکمین	-	4مرتدفوجی ہلاک
12اپریل2009ء				
کنڑ	واٹ پور	امریکی ہیلی کاپٹرپرراکٹ حملہ	1امریکی ہیلی کاپٹرتباہ	ہیلی کاپٹرمیں سوارتمام فوجی ہلاک
خوست	نادرشاہ کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	افغان فوجی گاڑی تباہ	6مرتدفوجی ہلاک
قندھار	مُلّا عالم اخوند	صوبائی کونسلرپرحملہ	-	صوبائی کونسلرہلاک
	پنجوئی	افغان فوج کی گشتی پارٹی پرکمین	-	3مرتدفوجی ہلاک،3مرتدفوجی زخمی
قندوز	لچین	پولیس چیک پوسٹ پرحملہ	2پولیس گاڑیاں تباہ	ہلاکتیں معلوم نہیں ہوسکیں
غزنی	ابند	افغان فوجی گاڑی پرکمین	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6مرتدافغان فوجی ہلاک
	حاضر	ریموٹ کنٹرول حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6مرتدافغان فوجی ہلاک
زابل	شنکئی	امریکی کانوائے پرکمین	3امریکی ٹینک،7افغان فوجی گاڑیاں تباہ	7امریکی،35افغان فوجی ہلاک

ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملے	۔	13برطانوی فوجی ہلاک
13اپریل2009ء				
بلخ	مزار	جرمن فوج پر شہیدی حملہ	2جرمن ٹینک تباہ	12جرمن فوجی ہلاک
غزنی	قرہ باغ	امریکی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر کمین	2فوجی گاڑیاں،3سپلائی گاڑیاں تباہ	8مرتد فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	افغان کانوائے پر کمین	1افغان گاڑی تباہ	12مرتد فوجی ہلاک
وردک	مدن شیر	امریکی بیس پر میزائل حملہ	۔	6امریکی فوجی ہلاک
تخار	بانگی	افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	3مرتد فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول حملہ	1ٹینک تباہ	5صلیبی فوجی ہلاک
غور	تیوارا	ائیر کرافٹ پر حملہ	ائیر کرافٹ تباہ	۔
14اپریل2009ء				
ہرات	غوریان	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر مجاہدین کا قبضہ	2پولیس اہلکار ہلاک3 گرفتار
قندھار	زہاری	افغان آرمی کمانڈر پر حملہ	۔	آرمی کمانڈر ہلاک
قندوز	قرتاپی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1افغان فوجی گاڑی تباہ	9مرتد فوجی ہلاک،3زخمی
	قرتاپی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2افغان فوجی گاڑیاں تباہ	11مرتد فوجی ہلاک
ننگرہار	چھپڑہار	امریکی بیس پر میزائل حملہ	نقصان معلوم نہیں ہوسکا	۔
	گوشتا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	2مرتد فوجی ہلاک
نورستان	دواب	امریکی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر کمین	3امریکی فوجی گاڑیاں تباہ	18امریکی فوجی ہلاک، 2ٹرک ڈرائیور گرفتار
15اپریل2009ء				
قندھار	پنجوئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	7مرتد فوجی ہلاک
	پنجوئی	نیٹو کی گشتی پارٹی پر ریموٹ کنٹرول حملہ	۔	5نیٹو فوجی ہلاک
لوگر	خارور	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر مجاہدین کا قبضہ	8پولیس اہلکار ہلاک
ہلمند	لشکرگاہ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2فوجی گاڑیاں تباہ	5افغان مرتد فوجی ہلاک
16اپریل2009ء				
غزنی	قرہ باغ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1فوجی گاڑی تباہ	6مرتد فوجی ہلاک
	قرہ باغ	امریکہ کو سپلائی کرنے والے کانوائے پر کمین لگا کر حملہ	2فوجی گاڑیاں،5سپلائی گاڑیاں تباہ	6مرتد فوجی ہلاک
ہرات	شینڈنڈ	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	۔	6مرتد فوجی ہلاک

زابل	قلات	امریکی فوج کو سامان سپلائی کرنے والے کانوائے پر حملہ	1 ٹینک، 1 فوجی گاڑی تباہ	متعدد فوجی ہلاک
کنڑ	مناگی	امریکی فوج کی گشتی پارٹی پر حملہ	۔	4 امریکی فوجی ہلاک
ننگرہار	کھوجیانو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	4 امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	8 امریکی فوجی ہلاک
17 اپریل 2009ء				
قندھار	مزارشریف	امریکی کانوائے پر شہیدی حملہ	5 ٹینک تباہ	19 امریکی فوجی ہلاک
پکتیا	موسیٰ خیل	میزائل حملے	2 فوجی گاڑیاں مالِ غنیمت	6 مرتد فوجی ہلاک
19 اپریل 2009ء				
قندھار	پنجوئی	ریموٹ کنٹرول دھماکے	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	7 مرتد فوجی ہلاک
خوست	صابری	افغان چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	۔
لوگر	لوگر رودک روڈ	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	۔	9 فوجی گرفتار
	محمد آغا	کمین	۔	6 صلیبی فوجی ہلاک
غور	زرنج	ہینڈ گرنیڈ حملہ	چیک پوسٹ تباہ	4 پولیس اہلکار ہلاک
غزنی	قرہ باغ	سپلائی کانوائے پر حملہ	2 فوجی گاڑیاں تباہ	10 مرتد فوجی ہلاک
بلخ	چار بولدک	سپلائی کانوائے پر حملہ	نقصانات کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔	
قندوز	۔	3 پولیس چیک پوسٹ پر حملے	3 پولیس چیک پوسٹیں تباہ	9 پولیس اہلکار ہلاک
پکتیا	شام کنٹی	اتحادی کانوائے پر شہیدی حملہ	2 ٹینک تباہ، 1 رینجر گاڑی تباہ	16 صلیبی فوجی ہلاک
	خوشامند	3 ریموٹ کنٹرول حملے	4 امریکی ٹینک تباہ	19 امریکی فوجی ہلاک
وردک	مدن شیر	امریکی بیس پر راکٹ حملہ	نقصان معلوم نہیں ہو سکا۔	
20 اپریل 2009ء				
ہرات	ادرسکان	صوبائی گورنر پر شہیدی حملہ	۔	13 مرتد فوجی ہلاک، گورنر زخمی
ہلمند	سنگین	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	4 گاڑیاں تباہ	۔
غزنی	ماقر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولش ٹینک تباہ	4 پولش فوجی ہلاک
	انڈار	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 فوجی گاڑیاں	8 مرتد فوجی ہلاک
	واغاز	نیشنل سولیڈیرٹی آفس پر حملہ	3 موٹر سائیکل، 1 گاڑی مالِ غنیمت	8 آفیسر گرفتار
پکتیا	چمکنی	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 فوجی ہلاک
زابل	سیوری	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 فوجی گاڑیاں تباہ	7 مرتد فوجی ہلاک
	شامزئی	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ، 1 گاڑی تباہ	12 پولیس اہلکار ہلاک
کابل	کابل شیر	ریموٹ کنٹرول دھماکہ	فوجی ہیڈ کوارٹر تباہ	۔

	میئر	امریکی کانوائے پر کمین	5 گاڑیاں تباہ	5 ڈرائیور گرفتار
غزنی	ماقر	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 گاڑی تباہ	6 مرتد فوجی ہلاک
21 اپریل 2009ء				
پکتیا	ارگون	اینٹی ائیر کرافٹ گن سے جہاز پر حملہ	1 ڈرون طیارہ تباہ	-
زابل	شامزئی	4 پولیس چیک پوائنٹس پر حملہ	2 فوجی گاڑیاں تباہ	40 پولیس اہلکار ہلاک
	شنکسئی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 گاڑیاں تباہ	14 فوجی ہلاک
وردگ	میڈن	امریکی قافلے پر کمین	1 ٹینک، 2 گاڑیاں تباہ	18 فوجی ہلاک
خوست	خوست شیر	افغان فوجی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول حملہ	1 گاڑی تباہ	8 مرتد فوجی ہلاک
22 اپریل 2009ء				
خوست	بیرک تانا	ہیلی کاپٹر پر حملہ	ہیلی کاپٹر تباہ	-
	موچی	امریکی کانوائے پر مارٹر حملہ	-	18 صلیبی فوجی ہلاک
پکتیا	ارگون	امریکی جاسوس طیارے پر حملہ	جاسوس طیارہ گر کر تباہ	-
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	8 مرتد فوجی ہلاک
	شاہ مولز	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	6 مرتد فوجی ہلاک
پکتیکا	خوشامند	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
	خوشامند	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
وردگ	چک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	6 مرتد فوجی ہلاک
فریاب	ناموس	افغان فوجی چیک پوسٹ پر حملہ	-	3 مرتد فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	امریکی سپلائی کانوائے پر حملہ	-	9 مرتد پولیس اہلکار ہلاک
23 اپریل 2009ء				
غزنی	خواجہ عمری	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 رینجر گاڑی تباہ	7 مرتد فوجی ہلاک
	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 پولش ٹینک تباہ	4 صلیبی فوجی ہلاک
قندھار	شورواک	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6 مرتد فوجی ہلاک
پکتیکا	سروزہ	ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ	1 رینجر گاڑی تباہ	8 مرتد فوجی ہلاک
فریاب	دولت شاہ	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	نقصان کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی	
غور	شاہ رک	افغان فوجی کانوائے کمانڈر پر حملہ	-	فوجی کمانڈر ہلاک
لغمان	دلات شاہ	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	1 گاڑی تباہ	5 فوجی ہلاک
	کابل جلال آباد ہائی وے	امریکی کانوائے پر کمین	2 گاڑیاں، 2 ٹینک تباہ	15 صلیبی فوجی ہلاک
خوست	خوست شہر	انٹیلی جنس آفیسر پر حملہ	-	انٹیلی جنس آفیسر ہلاک
وردک	نرخ	امریکی و افغانی کانوائے پر حملہ	2 امریکی ٹینک تباہ، 1 افغان فوجی گاڑی تباہ	9 امریکی فوجی، 12 افغان فوجی ہلاک

قندھار	قندھارشہر	امریکی سپلائی کانوائے پرحملہ	6 گاڑیاں تباہ	۔
ہلمند	گرمسر	بارودی سرنگ دھماکہ	۔	10امریکی فوجی ہلاک
24اپریل2009ء				
بلخ	چاربولدک	امریکی کانوائے پرکمین لگاکرحملہ	3ٹینک تباہ	16امریکی فوجی ہلاک
قندھار	ڈنڈ	افغان فوجی کانوائے پرکمین	1رینجرگاڑی تباہ	7مرتدفوجی ہلاک
	ارغنداب	ریموٹ کنٹرول دھماکہ	1 گاڑی تباہ	5مرتدفوجی ہلاک
پکتیکا	خوشامند	ریموٹ کنٹرول دھماکہ	1امریکی ٹینک تباہ	5صلیبی فوجی ہلاک
زابل	میزانا	3چیک پوسٹوں پرحملہ	3چیک پوسٹیں تباہ	8مرتدفوجی ہلاک
ہلمند	گرمسر	ریموٹ کنٹرول حملہ	1نیٹوٹینک تباہ	5صلیبی فوجی ہلاک
26اپریل2009ء				
قندھار	بولدک	نیٹوکانوائے پرشہیدی حملہ	2ٹینک تباہ	12صلیبی فوجی ہلاک
	پنجوئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹوٹینک تباہ	5صلیبی فوجی ہلاک
	قندھارشہر	3شہیدی حملے		2صلیبی،14بڑےافسرہلاک
	پنجوئی	افغان فوجی کانوائے پرکمین	۔	8افغان مرتدفوجی ہلاک،4زخمی
فراح	باکوا	ریموٹ کنٹرول حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
غزنی	گیلان	امریکی سپلائی کانوائے پرکمین	2ٹرک،1 گاڑی تباہ	5 گارڈہلاک
	قرہ باغ	امریکی سپلائی کانوائے کمین	3فوجی گاڑیاں،1ٹرک	8مرتدافغان فوجی ہلاک
	قرہ باغ	ریمورٹ کنٹرول دھماکہ	1پولش ٹینک تباہ	5صلیبی فوجی ہلاک
زابل	شاملزئی	3ریمورٹ کنٹرول دھماکے	3امریکی ٹینک تباہ	16امریکی فوجی ہلاک
	شاملزئی	ریمورٹ کنٹرول دھماکہ	1امریکی ٹینک تباہ	5صلیبی فوجی ہلاک
	شاملزئی	پولیس چیک پوسٹ پرحملہ	چیک پوسٹ مجاہدین کاقبضہ	
	شاہ رسپا	امریکی بیس پرحملہ	2 گاڑیاں تباہ	6صلیبی مردار
بدخشاں	براک	جرمن اورافغان فوجی کانوائے پرحملہ	2فوجی گاڑیاں تباہ	6جرمن،5افغان فوجی
خوست	صابری	ریمورٹ کنٹرول دھماکہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	9مرتدفوجی ہلاک
پکتیکا	گواشتا	ریمورٹ کنٹرول دھماکہ	3امریکی ٹینک تباہ	18امریکی فوجی ہلاک
29اپریل2009ء				
قندوز	علی آباد	جرمن کانوائے پرشہیدی حملہ	2جرمن ٹینک تباہ	10جرمن فوجی مردار
نورستان	غازی آباد	امریکی بیس پرحملہ	2امریکی ٹینک تباہ	5صلیبی مردار
خوست	باک	ریمورٹ کنٹرول دھماکہ	1سپلائی گاڑی تباہ	ڈرائیورہلاک
قندہار	زہاری	2ریمورٹ کنٹرول دھماکے		17نیٹوفوجی ہلاک

	پنجوئی	ریمورٹ کنٹرول دھماکہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 صلیبی مردار
	بولدک	سپلائی کانوائے پرحملہ	3 سپلائی گاڑیاں تباہ	ڈرائیور ہلاک
کابل	پیردبی	سپلائی کانوائے پرحملہ	2 سپلائی ٹرک تباہ	4 مرتد فوجی ہلاک
ننگرہار	لیورا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 صلیبی فوجی ہلاک
	شاہ بالا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
پکتیکا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3 امریکی ٹینک تباہ	18 صلیبی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملے	2 برطانوی ٹینک تباہ	9 برطانوی فوجی ہلاک
کنڑ	نارنگ	امریکی وافغانی بیس کیمپ پرحملہ	3 گاڑیاں تباہ	3 مرتد فوجی ہلاک
لوگر	برکی برک	برطانوی فوج پرحملہ	۔	5 ہلاک 2 زخمی
پکتیکا	وامنا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 فوجی ہلاک
	سیروبی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	افغان فوجی گاڑی تباہ	5 مرتد فوجی ہلاک
بدغیس	غورمچ	افغان فوجی کانوائے پرکمین	1 فوجی گاڑی تباہ	6 مرتد فوجی ہلاک
	ارغنداب	پولیس چیک پوسٹ پرحملہ	۔	11 پولیس اہلکار ہلاک
زابل	شاہ جوئی	آرمی چیک پوسٹ پرحملہ	1 گاڑی تباہ	5 فوجی ہلاک
غزنی	ماقر	امریکی سپلائی قافلے پرحملہ	2 سیکورٹی گاڑیاں تباہ	6 مرتد فوجی ہلاک
لغمان	کابل جلال آباد ہائی وے	امریکی سپلائی قافلے پرحملہ	1 ٹرک تباہ	۔
30 اپریل 2009ء				
ہرات	سلام	افغان فوجی چیک پوسٹ پرحملہ	۔	6 افغان فوجی ہلاک
غزنی	انڈار	افغان آرمی کانوائے پرکمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	9 مرتد فوجی ہلاک
بغلان	۔	افغان آرمی کمانڈر پرحملہ	۔	آرمی کمانڈر ہلاک
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	2 مرتد فوجی ہلاک
1 مئی 2009ء				
ننگرہار	آچن	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
	آچن	افغان فوج کے ساتھ جھڑپ	2 فوجی گاڑیاں تباہ	10 مرتد فوجی ہلاک
	خوگایانی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	4 مرتد فوجی ہلاک، 6 زخمی
غزنی	قرہ باغ	افغان فوجی کانوائے پرکمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	10 مرتد فوجی ہلاک،
قندھار	ارغنداب	امریکی وافغان فوج کے ساتھ جھڑپ	۔	7 فوجی ہلاک
ہلمند	گرمسر	امریکی فوج پرحملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
2 مئی 2009ء				
زابل	شنکئی	2 ریموٹ کنٹرول حملے	2 فوجی گاڑیاں تباہ	13 مرتد فوجی ہلاک

غزنی	گیلان	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	12 مرتد فوجی ہلاک، 10 زخمی
	واغاز	افغان فوجی گاڑی پر کمین	افغان فوجی گاڑی تباہ	6 مرتد فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	افغان فوج کے گشتی قافلے پر کمین	۔	5 مرتد فوجی ہلاک
ننگرہار	خوجیانو	ریموٹ کنٹرول حملہ	۔	2 پولیس اہلکار ہلاک، 1 زخمی
ہرات	شینڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	9 مرتد فوجی اور 1 چیف ہلاک
نورستان	غازی آباد	امریکی بیس پر حملہ	۔	13 فوجی گرفتار
		3 مئی 2009ء		
غزنی	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولش ٹینک تباہ	4 صلیبی فوجی ہلاک
	قرہ باغ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	4 افغان فوجی ہلاک
	انڈار	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	3 مرتد فوجی ہلاک
لغمان	شارس	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	1 ٹرک تباہ	۔
وردک	سعید آباد	امریکی بیس پر 6 میزائل فائر	نقصانات معلوم نہیں ہوسکے	۔
لغمان	شارس	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 مرتد فوجی ہلاک
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	2 پولیس اہلکار ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول حملہ	1 پولیس گاڑی تباہ	6 پولیس اہلکار ہلاک
پکتیکا	منگال	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	۔	3 پولیس اہلکار 2 زخمی
		5 مئی 2009ء		
پکتیا	زرمت	امریکی جاسوس طیارے پر حملہ	جاسوس طیارہ تباہ	۔
	یوسف خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	۔	7 امریکی فوجی ہلاک
ہرات	شینڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 صلیبی فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	7 مرتد فوجی ہلاک
خوست	باک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	4 امریکی فوجی ہلاک
کنٹر	کنٹر خاص	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
	منا گی	امریکی بیس پر حملہ	۔	6 امریکی فوجی ہلاک
زابل	ارغنداب	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	ہیڈکوارٹر تباہ	5 پولیس اہلکار ہلاک
پکتیکا	خوشامند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 امریکی ٹینک تباہ	11 امریکی فوجی ہلاک
	وازی خوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
لغمان	میرلام	صوبائی مئیر پر بم حملہ	۔	مئیر اور اس کے 4 فوجی ہلاک
غزنی	انڈار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	4 مرتد فوجی ہلاک

6 مئی 2009ء				
وردک	سعید آباد	افغان فوجی کانوائے پر حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	5 مرتد فوجی ہلاک
کپیسا	الاسی	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	-	متعدد پولیس اہلکار ہلاک
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
9 مئی 2009ء				
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	7 مرتد فوجی ہلاک
غزنی	انڈار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	7 مرتد فوجی ہلاک
	قرہ باغ	جاسوس طیارے پر حملہ	جاسوسی طیارہ تباہ	-
بغلان	مرکزہ بغلان	جرمن قافلے پر حملہ	2 جرمن ٹینک تباہ	6 جرمن فوجی ہلاک
غورستان	کمدیش	امریکی بیس پر حملہ	-	6 امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	نڈالی	برطانوی فوج گشتی پارٹی حملہ	-	6 برطانوی ہلاک 4 زخمی
	نڈالی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ		5 ہلاک 6 زخمی
قندھار	دامان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 نیٹو ٹینک تباہ	11 نیٹو فوجی ہلاک
	ڈنڈ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
وردک	سعید آباد	امریکی فوج کے ساتھ جھڑپ	-	30 امریکی فوجی ہلاک، متعدد ہلاک
پکتیا	احمد خیل	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا قبضہ	10 مرتد افغان فوجی ہلاک
	ستا کنڈو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	6 امریکی ٹینک تباہ	35 امریکی فوجی ہلاک
10 مئی 2009ء				
ہلمند	گرشک	افغان فوج پر 2 شہیدی حملے	4 امریکی فوجی گاڑیاں تباہ	39 افغان فوجی اور 52 کمانڈر ہلاک
غزنی	نوغی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی تباہ	5 مرتد فوجی ہلاک
	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 نیٹو ٹینک تباہ	8 صلیبی فوجی ہلاک
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
	میزانا	امریکی وافغان فوجی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک، 1 افغان گاڑی تباہ	متعدد فوجی ہلاک
خوست	یاقوبی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	8 مرتد فوجی ہلاک
قندھار	بولدک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 آئل ٹینکر تباہ	ڈرائیور ہلاک
پکتیکا	جانی خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 امریکی ٹینک تباہ	12 امریکی فوجی ہلاک
14 مئی 2009ء				
ہلمند	نڈالی	جاسوس طیارے پر حملہ	بغیر پائلٹ جاسوس طیارہ تباہ	-
	گرشک	جاسوس طیارے پر حملہ	ڈرون طیارہ تباہ	-

قندھار	بولدک	افغان فوج پر شہیدی حملہ	5 افغان فوجی گاڑیاں تباہ	2 کمانڈر، 27 افغان فوجی ہلاک
	ائیر پورٹ	ائیر پورٹ پر مارٹر حملہ	1 جہاز تباہ	-
	ارغستان	افغان فوج پر کمین	-	4 فوجی ہلاک، 3 زخمی
خوست	سراباغ	امریکی و افغان فوج پر شہیدی حملہ	-	39 امریکی و افغان فوجی ہلاک
پکتیکا	بٹہ خیل	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر حملہ	-	11 پولیس اہلکار ہلاک، 3 گرفتار
وردک	جغاتو	امریکی و افغان فوج کے مشترکہ کانوائے پر حملہ	1 امریکی ٹینک، 1 افغان فوجی گاڑی تباہ	4 امریکی اور 3 افغان فوجی ہلاک
غزنی	انڈار	جاسوس طیارے پر حملہ	امریکی ڈرون طیارہ تباہ	-
	قرہ باغ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 فوجی گاڑیاں تباہ	10 مرتد فوجی ہلاک
	ماقر	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	13 افغان فوجی ہلاک
	انڈار	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	10 پولیس اہلکار ہلاک

01 اپریل تا 15 مئی 2009

کل فدائی حملے	13	کل ٹینک تباہ	103
گاڑیاں تباہ	162	مراکز / چیک پوسٹ پر حملے	43
صلیبی فوجیوں کی ہلاکتیں	876	مرتد افغانی فوجیوں کی ہلاکتیں	956
جہاز / ہیلی کاپٹر تباہ	11	آئل ٹینکر ٹرک تباہ	22
ریموٹ کنٹرول بم دھماکے	102	کمین / بارودی سرنگیں	82
میزائل حملے	22		

اہم ترین فرض عین

''............... جہاد اس وقت تک فرض عین کی حیثیت سے برقرار رہے گا جب تک ہم اُس آخری بقعہ زمین کو بھی آزاد نہ کرا لیں جو کبھی ایک دن بھی اسلام کے زیر سایہ رہا ہو۔ پس جہاد ہم سب پر فرضِ عین ہے جب تک ہم فلسطین، بخارا، تاشقند، اندلس، سائبیریا، آدھا فرانس (اور دیگر تمام مقبوضات) واپس نہ چھین لیں۔ اسی طرح ہر وہ بقعہ زمین جس پر کسی زمانے میں، چاہے ایک دن بھی اسلام کی حکمرانی رہی ہو.... جب تک ہم اسے دوبارہ کفار سے چھڑا نہ لیں، جہاد ہر مسلمان پر تعیّن کے ساتھ فرض رہے گا..... اور جہاں تک جہاد بالمال کا تعلّق ہے، تو جب تک جہاد کو مال کی ضرورت رہے، یہ بدرجہ اولیٰ فرض عین رہے گا................''

شیخ عبداللہ عزام شہید رحمہ اللہ

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

اپریل

☆ بنوں میں فوجی قافلے پر اور اسلام آباد سپیشل برانچ پر حملہ ہم نے کیا، ڈرون حملے بند ہونے تک کارروائیاں جاری رہیں گی۔ بیت اللہ محسود

بی بی سی کو دیے گئے انٹرویو میں تحریکِ طالبان پاکستان کے سربراہ بیت اللہ محسود نے کہا ہے کہ جب تک جاسوس طیاروں کے حملے ہوتے رہے اس وقت تک اس کا انتقام لیتے رہیں گے۔ اور آخر میں ایسا حملہ کریں گے جو غداروں کے دل میں تیر ثابت ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ امریکی اعلان کے بعد اپنی نقل و حرکت میں کوئی تبدیلی نہیں لائی بلکہ اس میں اضافہ کر دیا ہے۔

6 اپریل

☆ مہمند ایجنسی کی تحصیل امبار اور پنڈیالئی میں مجاہدین اور فوج کے درمیان شدید جھڑپیں، فوج نے گن شپ ہیلی کاپٹروں اور توپ خانوں سے گولہ باری کی۔ فوج کے متعدد اہلکار جہنّم واصل۔

9 اپریل

☆ عسکریت پسند قبائلی علاقوں میں چین پر حملے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ مشاہد حسین

ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ (ایتم) کا ہیڈ کوارٹر قبائلی علاقوں میں ہے اور ان کے القاعدہ سے تعلقات ہیں۔ وہ اکتوبر میں چین کی 60 سالہ تقریبات پر حملے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ایتم کو امریکہ اور چین دہشت گرد قرار دے چکے ہیں۔ تنظیم کے بانی حسن المعصوم کو پاکستانی فوج نے حراست میں لے کر شہید کر دیا تھا اس تنظیم کے زیادہ تر ارکان چینی صوبے سنکیانگ سے تعلّق رکھتے ہیں۔ یہ بات ق لیگ کے مشاہد حسین نے ایک اخباری بیان میں کہی۔

15 اپریل

☆ سوات معاہدہ جنگی حربہ ہے، مساجد میں بم دھماکے امریکی ایجنٹ کروا رہے ہیں۔ مُلّا نذیر

جنوبی وزیرستان کے طالبان رہنما ملّا نذیر نے کہا ہے کہ حکومت نظامِ عدل سے مخلص نہیں ہو سکتی، یہ دباؤ کے تحت کیا گیا ہے۔ امریکہ، بھارت اور موساد کے خلاف جہاد کر رہے ہیں، مقصد اسلامی نظام کا نفاذ ہے۔ ہم فدائی حملے کرتے رہیں گے اور ہمارے دشمن اور ہدف وہ لوگ ہیں جو کفرِ اعظم امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں۔

20 اپریل

☆ کرم ایجنسی کے علاقے شیک میں مجاہدین کا فوج کی چیک پوسٹ پر حملہ متعدد فوجی جہنّم واصل و زخمی

27 اپریل

☆ دیر میں طالبان مجاہدین نے ایک میجر سمیت متعدد فوجیوں کو جہنّم واصل کر دیا۔

28 اپریل

☆ میران شاہ کے قریب 'کامیر دنی' نامی گاؤں میں طالبان نے محمد صادق نامی امریکی و پاکستانی جاسوس کو جاسوسی کا الزام ثابت ہونے پر قتل کر دیا۔

☆ ضلع ہنگو میں مجاہدین نے چار یرغمالی لوگوں کو چھوڑ دیا جس کے بدلے میں حکومت سے محسود قبیلے کے 4 مجاہدین کو رہائی ملی۔

30 اپریل

☆ اورکزئی ایجنسی میں مجاہدین نے جزیہ نہ دینے پر کافروں کی 10 دکانوں اور 3 گھروں پر قبضہ کر لیا۔

3 مئی

☆ مہمند ایجنسی۔ طالبان کا فوجی چوکی پر حملہ، 18 فوجی ہلاک اور 13 زخمی جبکہ 6 لاپتہ۔ 1 مجاہد شہید

☆ باجوڑ میں نام نہاد قومی لشکر کے ساتھ جھڑپ 5 مرتد ہلاک

10 مئی

☆ پشین (جنوبی وزیرستان)۔ فوج پر حملہ 18 فوجی جہنّم واصل

12 مئی

☆ درّہ آدم خیل میں ایف۔ سی کی پوسٹ پر حملہ 13 مرتد جہنّم واصل

پاکستان کے تعاون سے امریکی ڈرون حملے

5 اپریل

دتہ خیل، شمالی وزیرستان۔ تحصیل خدو خیل کے گاؤں ڈھنڈ میں 2 میزائل لگے، گھر کے سربراہ، خواتین اور بچوں سمیت 13 شہید، 8 زخمی

9 اپریل

گنگی خیل، جنوبی وزیرستان۔ وانا سے دس کلو میٹر دور اعظم ورسک روڈ پر گاڑی پر دو میزائل حملے، 4 شہید، 5 زخمی

20 اپریل

گنگی خیل، جنوبی وزیرستان۔ وانا سے دس کلومیٹر دور مجاہدین کے مرکز پر دو میزائل لگے، ٹرک اور گاڑی تباہ، مجاہدین مکمل طور پر محفوظ رہے۔

30 اپریل

کانی گرم، جنوبی وزیرستان۔ محسود قبیلے کے علاقے کانی گرم میں گاڑی اور گھر پر دو میزائل لگے، 10 شہید

10 مئی

سراروغہ، جنوبی وزیرستان۔ سراروغہ سے 10 کلومیٹر 'تبائی' میں ایک سرکاری ہسپتال پر میزائل حملے میں 16 شہید

شریف خیل / کنگ خیل۔ ہسپتال میں حملے کے کچھ دیر بعد ملحقہ گاؤں میں میزائل حملے سے 3 شہید

13 مئی

جنوبی وزیرستان، پکتیکا کی سرحد سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع 'سرخاورہ' میں ایک مرکز پر میزائل حملے سے 10 شہید

❁---❁---❁

صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

مرتب: سعید اللہ خراسانی

پاکستان القاعدہ قیادت کا ہیڈ کوارٹر اور عالمی سر گرمیوں کا مرکز ہے : پیٹر یاس

امریکی فوج کی سنٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل ڈیوڈ پیٹریاس نے کہا ہے کہ پاکستان القاعدہ کی مرکزی قیادت کا ہیڈ کوارٹر اور اس کی عالمی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔جنرل پیٹریاس کے مطابق پاکستان کے دیگرعسکریت پسند وں نے بھی خود کو القاعدہ کے ساتھ منسلک کر لیا ہے۔القاعدہ پاکستان کے قبائلی علاقوں سے عراق،یمن ،صومالیہ،شمالی افریقہ اور یورپ کے مختلف حصوں میں القاعدہ سے منسلک دہشت گرد گروپوں کی تنظیم کے لیے امدادی رقوم،افرادی قوت اور راہنمائی فراہم کر رہی ہے۔

☆اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے غیور قبائل کی سرزمین جہاد اور مجاہدین کے گھر کی حیثیت رکھتی ہے۔لیکن دشمن کی بے بسی دیکھیے کہ جہاد کے اس بیس کیمپ پر سوائے فضائی ڈرون طیاروں کے حملے کرنے کے کچھ اور کر ہی نہیں سکتا۔کیوں کہ اس خطے کے غیور عوام بھی دین اور مجاہدین فی سبیل اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی بھرپور نصرت کرتے ہیں۔

پاکستان نہیں بھیجیں گے' امریکی فوج کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

امریکی وزیرِ دفاع رابرٹ گیٹس نے افغانستان میں اپنے غیر اعلانیہ دورے کے موقع پر امریکی فوجیوں سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی خود مختاری کا احترام کرتے ہوئے امریکی فوج پاکستان نہیں بھیجی جائے گی۔لہٰذا امریکی فوج کو پاکستان میں تعیینات کیے جانے یا اس کی حدود میں کارروائی کے حوالے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

☆اپنے سورماؤں کو تسلی دینے کی کوشش میں سچ رابرٹ گیٹس کے منہ سے نکل گیا کہ امریکی فوج پاکستان کیوں نہیں آئے گی؟ گویا اس نے یہ اعتراف کیا کہ صلیبی فوج کو پاکستان (کے قبائلی علاقوں) میں نہ بھیجنے کی وجہ پاکستان کی وہ نام نہاد خودمختاری نہیں جو درحقیقت روزِ اول سے کوئی وجود ہی نہیں رکھتی' بلکہ مجاہدین کے ہاتھوں امریکی فوج کی ممکنہ دُرگت ہے۔صلیبی یہ جانتے ہیں کہ قبائل کے غیور مسلمان برطانوی استعمار کی طرح امریکہ کا غرور بھی ان پہاڑوں میں دفن کر دیں گے۔بس یہی وجہ ہے کہ ہو یا تو پاکستانی حکومت اور فوج سے Do More کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں یا پھر جاسوس اور ڈرون طیاروں کا سہارا لیتے ہیں اور اپنے سورماؤں کو مُردار ہونے کے لیے زمین پر نہیں اُتارتے۔

پاکستانی سیاسی قیادت انتہا پسندی سے نمٹنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔طالبان کے خلاف ہر قسم کی امداد فراہم کریں گے۔ مائیکل مولن

امریکی فوج کے سربراہ ما ئیکل مولن کے ترجمان نے کہا ہے کہ ایڈ مرل مولن کو پاکستان میں بڑھتی ہوئی انتہا پسندی پر تشویش ہے اور اسے پاکستان کی سیاسی قیادت میں اس خطرے سے نمٹنے کی اہلیت نہ ہونے پر بھی مایوسی ہے۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ مولن حالیہ ہفتوں میں دو مرتبہ جبکہ مجموعی طور پر گیارہ مرتبہ پاکستان کا دورہ کر چکا ہے۔اور اس نے سوات کی صورتِ حال کو خطر ناک قرار دیا ہے۔اس نے پاکستان کی فوجی قیادت پر زور دیا ہے کہ طالبان کے خلاف مزید شدت سے کارروائی کی جائے۔اور پاکستانی فوج کوطالبان سے لڑنے کے لیے جو بھی فوجی امداد چاہیے فراہم کی جائے گی۔

☆مولن کے ترجمان کا یہ بیان کسی تبصرے کا محتاج نہیں بلکہ مالاکنڈ ڈویژن میں جاری آپریشن کا پسِ منظر بہت واضح الفاظ میں بیان کر رہا ہے۔البتہ اس آپریشن میں شریک فوجیوں اور ان کے حمایتیوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ کفار کے ساتھ مل کر کسی مسلمان کے خلاف جنگ کرنا اور وہ بھی اس کے دین کی وجہ سے،'کفر' ہے۔لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا جواب سوچ لیں۔

ہمارے اہم سٹر ٹیجک اور قومی' مفادات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ پاکستان مستحکم رہے۔اوبامہ

اپنی حکومت کے پہلے سو دن کے اختتام پر کی گئی پریس کانفرنس میں امریکی صدر اوبامہ نے کہا ہے ہمارے بہت سے سٹرٹیجك اور قومی مفادات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ پاکستان مستحکم رہے۔اس کا کہنا تھا کہ پاکستانی فوج اور حکومت دونوں یہ بات مان رہیں ہیں کہ انڈیا کی طرف سے جو مہلك خطرہ تھا'وہ گمراہ کن تھا اور سب سے بڑا خطرہ اندرونی طور پر ہے۔اس کا کہنا تھا کہ پاکستان کی موجودہ سویلین حکومت بڑی کمزور ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ان کے پاس اتنی صلاحیت نہیں کہ صحت، سکول جیسی بنیادی سہولیات مہیا کر سکیں او ر قانون کی حکمرانی،عدالتی نظام اس قابل نہیں کہ لوگوں کے کام آسکیں۔

☆اوبامہ کا یہ بیان ان لوگوں کے لیے آئینہ ہے جو پاکستان میں طالبان کو امریکی وانڈین ایجنٹ قرار دیتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ امریکہ، پاکستان کے اندر عدمِ استحکام کا قطعاً متحمل نہیں

(باقی صفحہ ۴۰ پر)

اک نظر ادھر بھی

مرتب: اویس قرنی

بغداد: امریکی فوجی کی فائرنگ ۔5امریکی ہلاک

شدید ذهنی دباؤ کے شکار امریکی نے اپنے هی ساتھیوں پر فائرنگ کرکے 3فوجیوں اور2میڈیکل افسران سمیت 5امریکی مردا ر کر دیے۔فائرنگ کا یه واقعه بغداد میں پیش آیا۔هلاك هونے والوں کی لاشیں امریکه بھجوادی گئیں۔

طاغوتِ عصر امریکہ نہ صرف مادی طور پر بلکہ ذہنی ونفسیاتی طور پر بھی شکست خوردہ ہوکر اپنے انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔امریکی فوجی کا اپنے ساتھیوں کو قتل کرنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ امت مسلمہ کے خلاف کئی محاذوں پر برسرِ پیکار امریکی فوج کے مورال کی کیا کیفیت ہے؟ابرہہ کے ہاتھیوں کی طرح یہ فوج بھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے خود ہی اپنی قوم اور قیادت کو کچل ڈالے گی۔ان شاءاللہ

پاکستان اور افغانستان کا "دهشت گردی" کے خلاف "مشترکه سرحدی فورس" کے قیام پر اتفاق

پاکستان اور افغانستان نے " مشترکه بارڈر سیکورٹی فورس" بنانے اور دهشت گردی کے خلاف مشترکه میکنزم بنانے کا اعلان کیا هے۔جس کے تحت دونوں ملك آپس میں انٹیلی جنس معلومات کا تبادله کریں گے ۔ جبکه امریکه اس سلسلے میں مدد کرے گا۔ اس کے علاوه پاکستان، افغان قانون نافذ کرنے والے اداروں کو تربیت بھی دے گا۔

جس ''بارڈر'' کو امریکہ،نیٹو اور پاکستان کی افواج ''محفوظ'' بنانے میں آٹھ سال سے ناکام ہو گئی ہیں اس کی حفاظت کے لیے ایک اور ملغوبہ تیار کیا جا رہا ہے۔امید ہے کہ ''سانجھے کی یہ ہنڈیا'' جو امریکہ سے مانگ مانگ کر پکائی جا رہی ہے، پکنے سے پیشتر ہی بیچ چوراہے میں پھوٹے گی۔رہی پاکستان کی افغان اداروں کو تربیت دینے کی بات تو اس پر ہم یہی کہیں گے کہ ''اوروں کو نصیحت،خود میاں فضیحت''

خود کش حملے حرام هیں۔دهشت گردی اور سیکورٹی فورسز پر حملوں جیسے ظالمانه افعال کا اسلام سے کوئی تعلق نهیں۔درباری علما کا مشترکه اعلامیه

پنجاب حکومت کے زیرِ انتظام اور پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ شهباز شریف کے زیرِصدارت هونے والے ایك اجلاس کے بعد اخبارات میں حکومتی خرچ پر شائع هونے والے اعلامیه میں کها گیا هے که خودکش حملے حرام هیں۔فرقه واریت،قتل وقتال،دهشت گردی،ٹارگٹ کِلنگ اور سیکورٹی فورسز پر حملوں جیسے ظالمانه افعال کا اسلام سے کوئی تعلق نهیں۔اعلامیے میں فاٹا اور سوات میں "دهشت گردی" کی بنیادی وجه امریکی ڈرون حملوں کو قرار دیتے هوئے امریکه اور اقوامِ متحده سے ان حملوں کو بند کرنے کا مطالبه کیا گیا هے۔اعلامیے کے نیچے بیسیوں درباری علما کے نام دیے گئے هیں۔

اگر اللہ تعالیٰ ان سرکاری درباری مولویوں کو ہدایت دے تو یہ قوم کو بتائیں کہ کفار کے حکم پر مسلمانوں کے خلاف جنگ برپا کرنے اور مسلمانوں کو شہید کرنے،گرفتار کرکے کافروں کے حوالے کرنے اور سب سے بڑھ کر اللہ کے نازل کردہ قانون کے مقابلے میں قوانین بنانے اور ان کو نافذ کرنے والوں کے لیے اسلام کا کیا حکم ہے؟لیکن شاید اللہ تعالیٰ نے ان کی ایمانی بصیرت اور حق گوئی کی توفیق سلب کر لی ہے ورنہ یہ حکمرانوں کے درباروں میں نہ جاتے کیوں کہ علمائے حق تو ہمیشہ حکمرانوں سے کنارہ کش رہتے ہیں۔

امریکه کے تعاون سے پاکستانی فوج نے وزیرستان میں بھی کارروائی پر غور شروع کر دیا

برطانوی اخبار ٹیلی گراف کے مطابق پاکستانی حکومت،سوات کے بعد وزیرستان میں بھی فوج کشی پر غور کر رهی هے۔پاکستانی حکومت اس مفروضے کو ذهن میں رکھتے هوئے که اگر" سوات آپریشن" کامیاب هوا تو اس سلسله کو وزیرستان تك بڑھایا جائے 'غور کررهی هے۔وزیرستان میں هدف بیت الله محسود هوں گے۔بیرونی دوروں سے واپسی پر زرداری نے بھی وزیرستان اور دره آدم خیل میں فوجی چڑھائی کا اعلان کیا هے ۔

وزیرستان کے مختلف حصوں میں فوج ۲۰۰۳ سے آپریشن کے نام پر ذلت کما رہی ہے اور جنوبی وزیرستان' محسود قبائل اور شمالی وزیرستان میں یکے بعد دیگرے مار کھانے کے بعد 'معاہدے' کرکے واپس آچکی ہے ۔'فوج کی تاریخ' گزشتہ سال محسود قبائل میں جنگ کے دوران 'قومی تاریخ' میں کئی اہم واقعات میں اضافہ ہوا جن میں ساڑھے تین سو فوجیوں کا 'افسروں سمیت' چند مجاہدین کے ہاتھوں گرفتاری اور سینکڑوں کی تعداد میں ہلاکتیں قابلِ ذکر واقعات ہیں۔

امریکی اور صلیبی غلامی میں' ڈالروں کی چاہت' لیے اگر وہ دوبارہ جنگ کرنا چاہتے

ہیں تو ضرور کریں لیکن تاریخ کو ایک نظر ضرور دیکھ لیں تا کہ جب وہ دھرائی جائے تو انہیں 'زیادہ پریشانی' کا سامنا نہ کرنا پڑے کیونکہ اس مرتبہ وزیرستان کے تمام قبائل کے مجاہدین کا اتحادِ عمل میں آ چکا ہے جس نے یہ طے کیا ہے کہ کسی ایک پر حملہ سب پر حملہ تصور ہوگا۔

سر عام کوڑے مارنے والا نظامِ انصاف قبول نہیں، یہ انسانیت کی تذلیل ہے۔ افتخار چوہدری

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار چوھدری نے حیدرآباد بار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے ایک حصے میں انصاف کا جو نظام متعارف کروایا جارہا ہے اس میں سرعام کوڑے مارے جارہے ہیں اور انسانیت کی تذلیل کی جارہی ہے۔معاشرہ اس قسم کے مناظر کس طرح برداشت کر سکتا ہے؟

افتخار چوہدری نے جو کہ پاکستان میں طاغوتی عدالتی نظام کا مرکزی کردار ہے، بہت محتاط لیکن غیر مبہم الفاظ میں اپنی پوزیشن واضح کردی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کے بالمقابل انگریز کے رائج کردہ کفری طاغوتی نظامِ قانون وانصاف کا تنفیذ کار اور محافظ ہے۔افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اسی افتخار چوہدری کی بحالی اور کفری عدالتوں کی نام نہاد آزادی کے لیے پاکستان کی بعض ایسی دینی جماعتیں بھی دو سال تک سڑکوں پر خوار ہوتی رہیں جو ایک طرف ''تحکیم بغیر ما انزل اللہ'' کو طاغوت بھی کہتی ہیں اور دوسری طرف اسی نظامِ طاغوت کے ہاتھ بھی مضبوط کرتی ہیں۔

کیا ان کو شریعت گوارا ہو سکتی ہے؟؟؟ روداد زرداری کی امریکہ حاضری کی

دورہ امریکہ کے دوران میں پانچ دن واشنگٹن میں گزارنے کے بعد مزید 6 دن نیو یارک میں گزارنے کے لیے دورے کی توسیع کی گئی۔طیبہ ضیاء نے لکھا ہے کہ نیویارک میں زرداری کے آنے سے پہلے ہی تین امریکی گوریاں اس ہوٹل میں پہنچ گئی تھیں، انھیں روکا گیا تو حسین حقانی نے اگلے دنوں کے لیے بھی انھیں روک ٹوک سے آزاد کرا لیا۔ان تین لڑکیوں میں سے ایک یہودن تھی وہ زرداری کے پاس جیل میں بھی دوران قید آتی رہی اور ایوانِ صدر میں حقانی کی بیوی فرح ناز اصفہانی کی میزبانی سے بھی لطف اندوز ہوتی رہی اور امریکہ میں بھی اس کی میزبانی سے فرحت پاتی رہی۔

یہاں وزیرِ خوراک نذر محمد گوندل کا ذکر نہ کرنا زیادتی ہوگی وہ امریکہ میں سیر کے لیے سب سے مہنگی گاڑی 'لیموزین' جس کا فی گھنٹہ کرایہ چار سو ڈالر ہے اس گاڑی میں میکدے کے علاوہ بھی کئی 'کدے' ہوتے ہیں، پر پھرتا رہا۔

زرداری کا واشنگٹن میں صرف ایک 'رات' گزارنے کا کرایہ 2800 ڈالر (عوام کے خزانے سے) ادا کیا گیا جو سوا دو لاکھ روپے سکہ رائج الوقت پاکستانی بنتے ہیں۔دیگر وزراء کی بھی غیر اخلاقی حرکتوں کا نوٹس لینے کی خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔

دھشت گردی کے خلاف جنگ کا ''معاوضہ''

پاکستانی فوج' سیکورٹی اداروں کے 2407 اہلکار ہلاک ہو چکے ہیں، 5627 ''دہشت گردوں'' کو جاں بحق کرنے کا دعویٰ ہے۔اکنامک سروے کے مطابق 38 ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔صرف 2008ء میں 16 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے جب کہ اوبامہ نے صرف 75 بلین ڈالر دینے کا اعلان کیا ہے۔جو کہ 15 بلین ڈالر سالانہ دی جائے گی۔امداد کا طریقہ کار اور اس کا استعمال امریکی حکومت طے کرے گی۔

(12 اپریل' مطلوب وڑائچ کے کالم سے)

''فرنٹ لائن اتحادی''

2700 کلومیٹر طویل پاک افغان بارڈر پر پاکستان نے ایک لاکھ سے زائد فوج تعینات کر رکھی ہے تا کہ طالبان کو بارڈر پار کرنے سے روکا جائے۔فوج اور ایف سی، پولیس کے 2100 جوان اپنی جانیں گنوا بیٹھے ہیں جب کہ آئی۔ایس۔آئی کے 50 سے زائد حکام ہلاک اور 74 زخمی ہوئے۔اس سات سالہ جنگ میں پاکستان کو 34 ارب ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے جبکہ امریکہ 11 ارب ڈالر کی امداد پاکستان کو دے چکا ہے۔

(3 اپریل، 'جاوید قریشی' کے کالم سے)

❁---❁---❁

بقیہ: صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

سکتا۔کیوں کہ اگر ایسا ہوا تو جو ''محفوظ پناہ گاہیں'' آج اُسے قبائلی علاقوں میں نظر آ رہی ہیں وہ پورے پاکستان میں پھیل جائیں گی۔اسی لیے وہ پاکستانی فوج اور حکومت پر مسلسل دباؤ ڈالتا رہتا ہے کہ وہ بندوق کے زور پر غلبۂ اسلام کے لیے اُٹھنے والی ہر آواز کو دبا دیں۔لیکن طاغوت اور اس کے حواری ان شاءاللہ ناکام ونامراد ہوں گے۔

روس نے افغانستان میں اپنی فوج بھیجنے کا امکان مسترد کردیا:

روسی نائب وزیرِ خارجہ نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ افغانستان میں روس کی موجودگی نامکن ہے جب کہ روس افغانستان میں تعینات اتحادی فوج کی سیاسی حمایت جاری رکھے گا اور افغان فوج کی تشکیل کے لیے افغان حکومت کی درخواست پر غور کر سکتا ہے۔

☆ روس اپنے سابقہ تلخ تجربے کی روشنی میں افغانستان کے قریب آنے سے بھی ڈرتا ہے لیکن افغانستان میں جاری صلیب اور اسلام کی جنگ میں اس کی ہمدردیاں صلیبیوں کے ساتھ ہی ہیں۔

❁---❁---❁
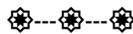
پیغامِ مجاہد

شاعر: مقصود الزماں سحر شہیدؒ

سر کٹانے کی ادا جنگ کی خو لایا ہوں
اپنی مسلی ہوئی کچھ کلیوں کی بُو لایا ہوں
خون دینے کے لیے جام وسبو لایا ہوں
اک یہ پیغام کہ دو تم بھی لہو لایا ہوں

عرض ہے تم سے کہ پیغامِ مجاہد سُن لو
جو بھی دیکھے ہیں فلک نے وہ شواہد سُن لو

تم نے اس دیس میں آزاد فضائیں دیکھیں
حاکمِ وقت کی ہر آن ادائیں دیکھیں
ظلم اور جبر کہ ہر گھر میں بلائیں دیکھیں
وردی پوشوں کی ہر لمحہ خطائیں دیکھیں

تم کہ ہر طرح سے آزاد تھے خاموش رہے
جاگتی آنکھوں سے ہر دور میں بے ہوش رہے

ہاں مِرے دیس میں بھی جور وستم ہے کب سے
کلمۂ حق کی سزا دار ورسن ہے کب سے
اُتری ہر گھر میں وہاں شامِ الم ہے کب سے
آنکھ ہر شخص کی اس جبر سے نم ہے کب سے

میں تو خاموش نہیں ظلم کی ان راتوں میں
مِری تلوار سلامت رہے ان ہاتھوں میں

میں مسلماں ہوں مِری جنگ ہے افکار کی جنگ
ہم کبھی لڑتے نہیں درہم ودینار کی جنگ
کفر سے رہتی ہے اسلام کے احرار کی جنگ
جبر کے دور میں بھی جرأت اظہار کی جنگ

ہم سے مانگو تو سہی خونِ جگر بھی دیں گے
نام اسلام کا آئے گا تو سر بھی دیں گے

اور ہی ہوتے ہیں فرعونوں سے ڈرنے والے
تم نے دیکھے ہی نہیں جاں سے گزرنے والے
نذر اپنا سر وتن دین کو کرنے والے
عرصۂ جنگ میں ہنس ہنس کے اترنے والے

ہم وہ مسلم ہیں کہ فرعون کو برباد کریں
اپنی جانوں کے عوض دیس کو آزاد کریں

خلافت کے اجزا

جاننا چاہیے کہ ''خلافتِ راشدہ'' کے دو جز ہیں ایک تمکین فی الارض یعنی حکومت اور سلطنت اور دوسرا اقامتِ دین یعنی قانونِ شریعت کا اجراء اور نفاذ جو انبیاء کرام کی بعثت اور اسلامی حکومت کا اولین مقصد ہے۔ اصل مقصود ''دین'' ہے اور ''حکومت'' اس کی خادم ہے اس لیے حق تعالیٰ نے تمکین فی الارض کے بعد جو اصحاب تمکین کے اوصاف بیان فرمائے ہیں ان میں پہلا وصف یہ بیان فرمایا اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ اس جملہ میں تمام شعائرِ اسلام قائم کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ اور اس کے بعد وامروا بالمعروف میں تمام علوم دینیہ کے احیاء کی طرف اشارہ ہے اور نھوا عن المنکر میں کافروں سے جہاد اور جزیہ لینے کی طرف اشارہ ہے۔ اس لیے کہ کفر سے بڑھ کر کوئی منکر اور کوئی بدتر شے نہیں ہے اور مسلمانوں پر حدود اور تعزیرات قائم کرنے کو بھی یہ لفظ شامل ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ سلطنت ملنے کے بعد خود بھی احکامِ شریعت کے پابند ہوں گے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ دوسروں کو بھی شریعت کا پابند بنائیں گے اور اخیر میں وللہ عاقبۃ الامور فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ انجام کی خبر اللہ تعالیٰ ہی کو ہے تم کو خبر نہیں کہ اس جہاد کا اثر کیا ہوگا اور کیسے عجیب و غریب ثمرات و برکات اس پر مرتب ہوں گے۔ نیز اشارہ اس طرف بھی ہے کہ درمیانی احوال اور وقتی شکست پر نظر نہ کرنا۔ والعاقبۃ للمتقین جیسے مریض کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں مگر انجام اس کا صحت ہے، بہر حال ''تمکین فی الارض'' اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو عرش سے نازل ہوا ہے لہذا یہ ناممکن ہے کہ یہ وعدہ پورا نہ ہو اور یہ بھی ناممکن ہے کہ اس خدائی وعدہ کو کوئی غصب کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ایفاء کو اپنے ذمّہ لیا ہے جو خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر پورا ہوا۔ وعدہ خداوندی میں نہ مخالفت کا امکان ہے اور نہ مخاصمت کا اور نہ تسلط کا اور تغلب کا اور غصب کا اور نہ خیانت کا''۔

(مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، معارف القرآن، سورہ الحج۔ ۴۱)